امت میں تفرقہ بازی کا حل

اسلافؒ کا راستہ

تالیف: فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن محمد المعتاز حفظہ اللہ

تقدیم: الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

ترجمہ: پیرزادہ شفیق الرحمن شاہ الدراوی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از جناب عزت مآب صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ
ممبر سر برآوردہ علماء کمیٹی سعودی عرب

الحمد لله ؛ وبعد!

میں نے شیخ عبداللہ بن محمد المعتاز حفظہ اللہ کی کتاب دیکھی ؛ جس کا عنوان ہے:

" اعلام الخلف بمنهج السلف"

میں نے اسے اپنے موضوع پر بہت ہی قیمتی کتاب پایا۔ خصوصاً اس دور میں جب کہ طرح طرح کی ہوائیں چل رہی ہیں اور اصلاح کے نام پر نئی فرقہ بندیاں ہورہی ہیں۔ حالانکہ اسلام اس افتراق اور گروہ بندی سے بالکل بری ہے۔ اسلام ہمیں اجتماعیت اور کتاب وسنت کے ساتھ گہری وابستگی کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (آل عمران: ١٠٥)

"تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا انہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ○ فَتَقَطَّعُوٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ (المؤمنون ٥٣-٥٢)

"یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈرتے رہو۔ پھر انہوں نے خود ہی اپنے دین کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے، ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر خوش ہو رہا ہے۔‘‘

محترم شیخ عبداللہ حفظہ اللہ جب اس کتاب میں بعض گروہوں کے اعتقادات ذکر کرتے ہیں تو ان کا مقصد ان لوگوں کو کتاب وسنت کے مخالف منہج سے آگاہ کر کے ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا ہوتا ہے۔ ان کا مقصد کسی کو گالی دینا یا عار دلانا ہرگز نہیں؛ جیسا کہ نفرتیں پیدا کرنے والے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ بلکہ آپ اس امت کے خیر خواہ ناصح اور مشفق انسان ہیں۔ اور لوگوں کو اس چیز سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جس کے سبب سابقہ امتیں ہلاک ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے:

’’بیشک تم سے پہلے لوگ کثرت مسائل اور انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔‘‘

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مہربان ذات ہمیں کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق دے۔ سلف صالحین صحابہ کرام انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے تابعین کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

وصلى الله تعالىٰ على نبينا محمد و على آله و صحبه و بارك و سلم

تحریر

صالح بن فوزان الفوزان

عضو هيئة كبار العلماء

۲۔۵۔۱۴۳۴ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِينُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ؛ أَمَّا بَعْدُ.

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جس آدمی کے پاس علم ہو اس پر اس علم کو پھیلانا اور اس کا بیان کرنا واجب ہو جاتا ہے۔اس کے لیے علم کی بات چھپانا کسی بھی طرح جائز نہیں؛ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۸۷)

''اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔''

مخالفین پر رد کرنا ایک اہم ترین واجب ہے جسے کسی بھی صورت میں ترک نہیں کیا جاسکتا۔حق بات بیان کرنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔پس اس بنا پر میں نے اہل سلف کے مخالفین پر یہ رد لکھا ہے۔وہ لوگ جو خود بھی سلف صالحین کی راہ کو چھوڑ چکے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے لوگوں کو بھی سلفی حضرات سے ڈراتے اور بدگمان کرتے ہیں۔

مسلمان پر واجب ہوتا ہے کہ سنت رسول اللہ ﷺ کا علم بلند کرے اور اس سے منحرفین کے باطل عقائد اور عیوب لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ تاکہ لوگ ان کے چنگل میں نہ پھنسنے پائیں۔ یہ سارا کام حکمت کے ساتھ اور پیار و محبت اور نرمی سے ہونا چاہیے۔

اہل باطل تو انبیا و مرسلین علیہم السلام سے عداوت رکھنے والے لوگ ہیں۔

جبکہ دعوت حق (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کا کام ایسا فضیلت والا منصب ہے جس کی وجہ سے اس امت کو باقی تمام امتوں پر برتری حاصل ہے۔ راہ حق سے جتنا بھی انحراف دیکھنے میں آتا ہے اس کی وجہ یا تو غلو ہے یا پھر کوتاہی۔ ہمارے اس دور میں کتنی نئی نئی راہیں ایجاد ہوگئی ہیں؟ اور غلو و جفا کے کیا کیا مظاہر دیکھنے میں آرہے ہیں؟ (الحفیظ والامان)

پس اس موقع پر واجب ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے متعلق اصولی بنیادوں پر استوار شدہ صحیح شرعی مؤقف بیان کیا جائے۔ یہ امت محمدیہ کا شعار ہے۔ تاکہ دلیل کی روشنی میں حقیقی اسلام منہاج نبوت کے مطابق بالکل خالص اور پاکیزہ باقی رہے۔ اور ہر بات پر برہان و دلیل پیش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرہ: ۱۱۱)

''ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (الانبیاء: ۲۴)

''ان سے کہہ دو: لاؤ اپنی دلیل پیش کرو؛ یہ ہے میرے پاس آئی ہوئی کتاب؛ اور مجھ سے اگلوں کی دلیل؛ بات یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں تین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یوں یوں کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری بہ نسبت بہت زیادہ ڈرنے والا اور خوف کھانے والا ہوں، پھر روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور ساتھ ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یاد رکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا، وہ میرے طریقے پر نہیں۔ رواہ البخاری۔

نبی کریم ﷺ کے سچے پیروکاران ہر دور میں جہلاء کی گمراہیوں باطل پرستوں کی چیرہ دستیوں اور اہل غلو کی تحریف سے دین مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث نقل کرنے والے علما کرام نے راویوں کی کمزوریوں اور اوہام کو بھی بیان کیا ہے۔ حتی کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب میں بھی خاموش رہوں گا اور آپ بھی خاموش رہیں گے تو جاہل انسان کو ضعیف احادیث میں سے صحیح حدیث کا کب اور کیسے پتہ چلے گا۔''

اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ اہل بدعت گروہوں اور منہج سلف صالحین کے مخالف فرقوں کی گمراہیاں اور غلطیاں بیان کی جائیں۔ اس لیے کہ ہمارے اس دور میں اخوان المسلمون اور تبلیغی جماعت جیسے گمراہ گروہوں کے خطرات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ پس واجب کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس لیے کہ یہ فساد تو بہت بڑا ہے ہی مگر اس سے پیدا ہونے والا دلوں کا فساد اور خرابی بہت ہی بڑے اور انتہائی خطرناک امراض ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اسی چھوٹے سے کتابچے میں ایک بڑے مضمون کو سمیٹتے ہوئے ان گروہوں پر رد لکھا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق بات کو میرے دل میں ڈال دے۔ میں نے اس کتابچے میں علما حق کا منہج بھی واضح کیا ہے۔ اور ان اہل بدعت اور گمراہ لوگوں کی غلطیاں بھی کھول کر رکھ دی ہیں جو اصول دین میں ان سے اختلاف کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ منہج کے لیے اصولی کلام کرتے ہوئے وہ گفتگو فرماتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اس قابل ہے کہ اسے نور کے صحیفوں پر سونے کے پانی سے لکھا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:

"پس ائمہ دین وہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین راہ پر کاربند ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپس میں یک جان اور متفق تھے۔ اگرچہ ان کے مابین شریعت کے بعض فروعی مسائل جیسے طہارت اور نماز کے مسائل اور حج اور طلاق اور میراث کے بعض مسائل میں اختلاف بھی تھا۔ مگر اس کے باوجود کسی مسئلہ پر ان کا اجماع ایک قطعی حجت ہے۔ پس جو کوئی ائمہ دین میں سے کسی ایک خاص شخصیت کے لیے تعصب برتتا ہے وہ بالکل اسی شخص کی طرح ہے جو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو چھوڑ کر کسی ایک صحابی کے لیے تعصب برتتا ہے۔ جیسا کہ رافضی خلفائے ثلاثہ کو چھوڑ کر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ خوارج جو کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی شخصیات پر جرح کرتے ہیں۔ یہ ان اہل بدعت اور گمراہ خواہشات کے پجاری لوگوں کا راستہ ہے جن کا مذموم اور شریعت الٰہی سے خارج ہونا اور منہج محمدی سے دور ہونا کتاب و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں ثابت ہو چکا ہے۔ پس جو کوئی ائمہ کرام رحمہم اللہ میں سے کسی ایک کے لیے تعصب رکھتا ہے اس میں ان لوگوں کو مشابہت پائی جاتی ہے۔ بھلے وہ امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کے لیے تعصب رکھے یا پھر امام ابو حنیفہ یا امام شافعی یا امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے لیے یا پھر کسی دوسرے کے لیے۔ پھر یہ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے تعصب رکھنے والے کی غایت اور منتہا یہ ہے کہ وہ حقیقت میں علم اور دین میں ان لوگوں کے صحیح مقام و مرتبہ اور قدر و منزلت سے جاہل ہے۔ اور ایسے ہی دوسرے ائمہ کی قدر و منزلت سے بھی جاہل اور لاعلم ہے۔ پس اس طرح یہ انسان جاہل بھی ہے اور ظالم بھی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ علم اور عدل کا حکم دیتے ہیں اور جہالت اور ظلم سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ (الاحزاب: ۷۲)

''مگر انسان نے اسے اٹھالیا۔ یقیناً وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔''

یہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ ہیں۔

یہ دونوں حضرات حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سب سے بڑے متبعین اور آپ کے اقوال کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ مگر اس کے باوجود دلیل کی روشنی میں سنت واضح ہو جانے پر انہوں نے اتنے مسائل میں امام صاحب کی مخالفت کی ہے جن کا شمار ممکن نہیں۔ اس لیے کہ دلیل آ جانے کے بعد ان پر کتاب و سنت کی اتباع واجب ہوگئی تھی۔ مگر اس کے باوجود یہ دونوں حضرات اپنے استاد محترم اور امام مکرم کی بڑھ چڑھ کر تعظیم اور سچی اتباع کرنے والے ہیں۔ ان کے بارے میں ہرگز یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ان مسائل میں مذبذب تھے۔ بلکہ خود حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور دوسرے ائمہ کرام رحمہم اللہ بھی کوئی بات ارشاد فرماتے۔ پھر ان کے سامنے دلیل و حجت کی روشنی میں مسئلہ اس کے برعکس ثابت ہوتا تو وہ اپنے سابقہ قول سے رجوع کر لیتے۔ اب یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس مسئلہ میں مذبذب تھے۔ اس لیے کہ انسان ہمیشہ علم اور ایمان کی تلاش میں رہتا ہے۔ پس جب بھی اس کے لیے علم کا کوئی مخفی گوشہ واضح ہو جاتا ہے تو وہ اس کی اتباع کر لیتا ہے۔ ایسے انسان کو مذبذب نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ یہ ایسا ہدایت یافتہ انسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کو وسعت دی اور ہدایت کے مدارج میں ترقی عطا فرمائی۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (طه: ۱۱۴)

''آپ دعا کیجیے: اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔''

پس ہر اہل ایمان شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ مؤمنین عوام اور ان کے علما سے دوستی رکھیں اور ہمیشہ حق کی تلاش میں رہیں۔ اور حق بات جہاں بھی پائیں اس کی اتباع کر لیں اور یہ جان لینا چاہیے کہ جو انسان اجتہاد کرتا ہے اور حق بات تک رسائی حاصل کر لیتا ہے اس کے دوہرا اجر ہے۔ اور جو کوئی اجتہاد تو کرتا ہے مگر حق تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا اس کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایک اجر ہے۔ اور اس کی غلطی اللہ تعالیٰ کے ہاں معاف ہے.......... کسی ایک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ بعض علما کے اقوال کو اپنا شعار بنا لے۔ اور ان کی اتباع کو لوگوں پر واجب کردے اور ان کے قول کے برعکس سنت میں جو کچھ بھی واضح ہو اس کی اتباع سے منع کرتا پھرے۔" (مجموع الفتاوی ۲۲/۲۵۲)

نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں:

"ہر اس انسان کو سزا دینا واجب ہو جاتا ہے جو اہل بدعت فرقوں کی طرف اپنی نسبت کرتا ہو یا پھر ان کا دفاع کرتا ہو۔ یا ان کی تعریف اور ثنا خوانی کرتا ہو۔ یا پھر ان کی کتابوں کی تعظیم اور بڑائی بیان کرتا ہو۔ یا پھر اس کے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہ اہل بدعت کا معاون و مددگار ہے۔ یا ان کی برائی بیان کرنے کو نا پسند کرتا ہے۔ یا پھر ان کی طرف سے عذر پیش کرتا ہے کہ اس کلام کا اسے کوئی پتہ نہیں کہ یہ کیا چیز ہے......؟ اس طرح کے عذر یا تو کوئی جاہل پیش کرسکتا ہے یا پھر منافق۔"

بلکہ ہر انسان کے لیے عقوبت واجب ہو جاتی ہے جسے ان اہل بدعت اور گمراہ فرقوں کے احوال و افراد کا علم ہو اور پھر وہ ان کے خلاف تعاون نہ کرے۔ اس لیے کہ ان لوگوں کی باز پرس کرنا سب سے بڑا واجب ہے۔ اس لیے کہ یہ لوگ عوام الناس علما حکام اور امرا کے نہ صرف اخلاق بگاڑتے ہیں بلکہ ان کے دین اور عقل کو بھی تباہ کرکے رکھ دیتے ہیں۔ اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے ہیں۔ لوگوں کو اللہ کی راہ سے دور کرتے اور روکتے ہیں۔

پس مسلمانوں کے دین میں ان کی طرف سے ہونے والا یہ نقصان اس دنیاوی نقصان سے بہت بڑا ہے۔ جس میں لوگوں کا دین تو چھوڑ دیا جاتا ہے مگر ان کی دنیا لے لی جاتی ہے۔ جیسے راستے کے ڈاکو کرتے ہیں۔

اور ان سے وہ تاتاری خونخوار اچھے تھے جو لوگوں سے مال لے لیتے تھے مگر ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دین کو نہیں چھیڑتے تھے۔(مجموع الفتاوی ۲/ ۱۳۲)

نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں:

"یہ دین کبھی بھی منسوخ نہیں ہوگا۔لیکن ایسا ضرور ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ اس میں تحریف وتبدیل کردیں بدل ڈالیں جھوٹ شامل کرلیں؛ مسائل کو چھپالیں؛ جس سے حق اور باطل میں التباس پیدا ہوجائے۔تو پھر یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کے بعد لوگوں میں کسی ایسے افراد کو پیدا کریں جن کی وجہ سے حجت قائم ہو۔ جو تحریف سے دین کی حفاظت اور اہل باطل اور غالیوں کی چیرہ دستیوں سے دین کا دفاع کریں۔پس ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حق کا بول بالا فرمادیں اور باطل کو ملیامیٹ کردیں اگرچہ یہ بات مشرکین کو بری ہی کیوں نہ لگتی ہو۔

پس آسمانوں سے نازل ہونے والی کتابیں اور علمی منثورات خاتم الانبیاء ﷺ سے منقول ہیں۔جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے مابین اختلافی مسائل کا فیصلہ ان ہی کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔(مجموع الفتاوی ۱۱/ ٤٣٥)

نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اہل علم کی طرف سے اہل بدعت اور منحرفین کے منہج پر خاموشی اختیار کرنا حقیقت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شعار کو معطل کرنا ہے۔یہی تو وہ شعار ہے جس کی وجہ سے اس امت کو باقی تمام امتوں پر فضیلت اور برتری دی گئی ہے۔ اور اس کا ترک کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاؤں اور مصائب کے نازل ہونے کا سبب ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کیساتھ ہوا تھا؛ سابقہ کتب: تورات زبور اور انجیل میں ان پر لعنت کی گئی ہے۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم اور راندہ درگاہ قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابۡنِ مَرۡیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّ كَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ۝ كَانُوۡا لَا يَتَنَاهَوۡنَ عَنۡ مُّنۡكَرٍ فَعَلُوۡهُ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ﴾ (المائدة: ۷۸، ۷۹)

''بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم ﷩ کی زبانی لعنت کی گئی کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے آگے نکل گئے تھے۔ وہ ان برے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے جو وہ کررہے تھے اور جو وہ کرتے تھے، وہ بہت برا تھا۔''

علامہ حافظ ذہبی ﷫ فرماتے ہیں:

''حق بات کا للکارا لگانا بہت بڑا کام ہے۔ جس کے لیے قوت اور اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ مخلص اگر قوت کے بغیر ہو تو بھی وہ اس فریضہ کو ادا کرنے سے عاجز رہتا ہے۔ ایسے ہی اخلاص کے بغیر طاقتور کو بھی رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس جو کوئی ان دونوں چیزوں کے ساتھ مکمل و کامل طور پر یہ فریضہ ادا کرے وہ انسان صدیقین کے مقام پر فائز ہے۔''

(سیر اعلام النبلاء: ۲۱/ ۲۷۸)

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ مہربان ذات ہمیں حق بات کو حق کر دیکھائے اور اس کی اتباع کی توفیق دے اور باطل کو باطل کر دیکھائے اور اس سے بچ کر رہنے کی توفیق دے۔ بیشک اللہ تعالیٰ دعاؤں کے سننے والے اور انہیں قبول کرنے والے ہیں۔ آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقه محمد

و علی آله و صحبه و من تبعهم بحسان إلی یوم الدین.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے میدان دعوت کے منہج

دعوت اسلام کے میدان میں بہت سارے مدارس نظریات و افکار موجود ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مدرسہ مدرسہ کبار العلما کا ہے۔ جو کہ احکام کا استنباط کرنے والے لوگ ہیں۔

پھر ایک سوچ وفکر اور نظریہ اخوان المسلمون کا بھی ہے۔ان کے ساتھ ساتھ سروریہ؛ تبلیغی جماعت اور اس طرح کے دیگر لوگ بھی ہیں۔

آنے والے صفحات میں سلفی علماء کی معتدلانہ سوچ اور دوسری جماعتوں کے دعوت کی وضاحت پیش کی جائے گی۔

اوّل:...... مدرسہ کبار العلما:

یہی وہ دعوت ہے جس نے دوسری منحرف دعوات اور سوچ وفکر کا کام تمام کیا اور ان کے عیوب کو طشت از بام کر کے رکھ دیا۔اور حق کو بھر پور انداز میں اس کی حقیقی صورت میں بیان کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے بعد اس سوچ وفکر کے لوگ نہ ہوتے تو اسلامی ممالک سے توحید وسنت کا منہج ختم ہو چکا ہوتا۔

ان لوگوں نے جہاد افغانستان کی قیادت کے عیوب اور شیخ جمیل الرحمٰن سلفی رحمہ اللہ کی حقانیت کو بیان کیا۔اور سلفی منہج اور اہل حدیث کی دعوت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور لوگوں کو سر برآوردہ علماء اور حکام کے گرد جمع ہونے کی دعوت دی۔اور لوگوں کو شرک و بدعات اور دھڑے بندی کی لعنت اور دیگر فتنوں سے ڈرایا۔ اخوان المسلمین سرورین اور تبلیغی جماعت کے علاوہ دیگر منحرف جماعتوں کے خطرات سے آگاہ کیا۔

اس سوچ وفکر کے امام اور سرپرست اس وقت میں حضرت امام جناب علامہ عبدالعزیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تھے۔ عصر حاضر میں متلاشیان حق کے لیے آپ بلا مبالغہ ایک پیشوا اور مثالی نمونہ تھے۔

اس سوچ وفکر کے لوگ علم و عدل اور امور کے مابین توازن اوراچھائی پر فاعل خیر کی آشیر باد اور برائی پر فاعل شر کی نرمی اور حکمت کے ساتھ حوصلہ شکنی اور تنکیر میں وسطیت پر گامزن رہے۔ آپ کے انصار و مددگار اور متبعین علما کرام وطلبہ بھی اسی معتدل سوچ پر گامزن رہے۔ حتی کہ اس مدرسہ نے ایسے لوگ پیدا کیے جو اسی معتدل سوچ کے حامل تھے۔ اور جو کسی کا حق مارنا نہیں جانتے تھے۔ نہ ہی کسی سے جھگڑا کرتے اور نہ ہی کسی کے فضائل کا انکار کرتے۔ اور نہ ہی کسی کی مدح سرائی میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگتے۔ اور نہ ہی مخالف کی مذمت میں اسے بالکل ذلیل کرکے رکھ دیتے۔ یہی وہ سوچ وفکر تھی جسے عوام الناس میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ اور حکمران طبقہ جن کی اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے انہوں نے بھی اس فکر و نظریہ کو قبول کیا۔ ہمارے ملک سعودی عرب (اللہ اسے شاد آباد رکھے) میں حکمران دوسرے کئی ممالک کے حکمرانوں سے بہت بہتر ہیں۔ اور اس طبقہ میں سے بہت سارے متلاشیان حق نے اس نظریہ اور سوچ وفکر کی طرف رجوع کیا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے۔ وہ اپنے مخلص بندوں میں سے جن کی چاہے مدد فرمائے۔ اس سے بڑھ کر اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کہ (مشرق سے لیکر مغرب تک) عوام اور خواص سبھی لوگ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی مدح میں رطب اللسان ہیں۔ علمائے کرام میں سے محمد بن صالح العثیمین صالح الفوزان اور ناصر الدین الالبانی رحمہم اللہ جیسے لوگ ابن باز رحمہ اللہ کے مدح سرا ہیں۔ حتی کہ آپ کے مخالفین بھی آپ کے منہج سے واقف کار اور آپ کی فضیلت کے معترف ہیں۔ روئے زمین کے ان علماء کا آپ کی فضیلت پر اجماع آپ کے منہج کے سلیم و معروف ہونے کی دلیل ہے۔

اگر مسلمان فتنوں سے سلامتی چاہتے ہیں تو ان پر واجب ہوتا ہے کہ وہ ان بزرگ علما کی اتباع کریں جو کہ علم و حلم بصیرت اور رشد کی صفات سے بہرہ ور ہیں۔ اور آیات ربانیہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استنباط کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾

(النساء: ۸۳)

"اور جب کوئی امن کی یا خطرے کی خبر ان تک پہنچتی ہے تو اسے فورا اڑا دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے رسول یا آپ نے کسی ذمہ دار حاکم تک پہنچاتے تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آ جاتی جو اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء: ۷)

"پس اگر تم لوگ یہ بات نہیں جانتے تو اہل علم (اہل ذکر) سے پوچھ لو۔"

بہت سارے وہ لوگ جو میانہ روی عدل وانصاف اور حقیقت کے چاہنے والے تھے وہ اس سوچ وفکر کے شیدائی بن گئے۔ حقیقت میں یہ منہج اسی منہج کا ایک سلسلہ ہے جس کی بنیاد ہمارے لیے رسول اکرم ﷺ رکھ کر گئے تھے۔ وہ رسول عربی ﷺ جنہیں جب بھی دو باتوں میں سے کسی ایک کے کرنے کا اختیار ملتا تو آپ آسان بات کو اختیار کرتے جب تک کہ اس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی والی بات نہ ہوتی۔ یہی حکمت پر مبنی وہ دعوت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعمیل میں ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (النحل: ۱۲۵)

"آپ (لوگوں کو) اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور ان سے ایسے طریقہ سے مباحثہ کیجئے جو بہترین ہو۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ (طٰہ: ٤٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسے نرمی سے بات کہنا، شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا اللہ سے ڈر جائے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (آل عمران: ٦٤)

"آپ فرما دیجیے: اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ: اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، نہ کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی شخص اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو رب بنائے۔"

یہ مرسلین کرام علیہم السلام تھے جو کہ اپنی اپنی قوم سے حکمت اور خوش اسلوبی سے جھگڑا کر رہے تھے اور وہ بطور مناظرہ و بیان یہ بھی فرمایا کرتے تھے:

﴿وَ اِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سبا: ٢٤)

"اور تم میں سے ایک فریق ہی ہدایت پر یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ یہ بات بھی فرمایا کرتے تھے:

﴿قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ (سبا: ٢٥)

"تم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو ہم نے گناہ کیا اور ہم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو تم کرتے ہو۔"

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کے بارے میں مبنی بر انصاف بات کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا﴾

(آل عمران: ٧٥)

"اور اہل کتاب میں کچھ تو ایسے ہیں کہ اگر آپ ان پر اعتماد کرتے ہوئے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزانہ بھر مال دے دیں تو وہ آپ کو واپس کر دیں اور کچھ ایسے ہیں کہ اگر آپ انہیں ایک دینار بھی دے بیٹھیں تو وہ ادا نہ کریں الا یہ کہ تم ہر وقت ان کے سر پر سوار رہو۔''

کاش کہ! ہمارے نوجوان اس سوچ و فکر کو قبول کرتے۔اور بزرگ علما کے گرد جمع ہوجاتے۔ اور ان سے علم و ادب حکمت اور توازن اور وسطیت سیکھتے۔اور حکام پر طعنہ زنی کو ترک کردیتے تو ان مصائب میں گرفتار نہ ہوتے جن میں بہت سارے اسلامی ممالک کے نوجوان مبتلا ہوکر اب جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ پیش آمدہ جدید مسائل میں فتوی دینے کا کام بڑے علما پر چھوڑ دیتے۔اور خود حکم الٰہی کی پیروی میں انہیں اپنے لیے مقتدی و پیشوا بنالیتے اور جہاں کہیں کوئی اشکال پیش آتا تو ان علمائے کرام سے پوچھ لیتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء:۷)

''پس اگر تم لوگ یہ بات نہیں جانتے تو اہل علم (اہل ذکر) سے پوچھ لو۔''

کاش کہ! یہ لوگوں حکمرانوں سے خواہ مخواہ کے جھگڑے بند کردیتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کے کاموں میں ان کی اطاعت کرتے۔

ہمارے اس زمانے میں دشمن ہر طرف سے مسلمانوں پر امڈ پڑے ہیں۔ فتنے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اس موقع پر نوجوان طبقہ پر واجب ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اس سوچ و فکر کے ساتھ منسلک ہوجائیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔یہی مکتب فکر عادل و حکیم اور منصف و سلیم ہے۔ یہی وہ صراط مستقیم ہے جس پر چلنے والے انبیا کرام صدیقین شہدا اور صالحین ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا انعام فرماتے ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی ان ہی لوگوں میں سے بنادے اور ہمیں اپنے دار رحمت میں جمع کردے۔

کاش کہ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجاتے۔غلو اور فرقہ بندی کو چھوڑ دیتے۔ جو کہ خواہ مخواہ کا پروپگنڈہ اور اشتہار بازی کرکے لوگوں کے سلف صالحین کے صاف اور خالص منہج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دور کر رہے ہیں۔ اور بلا وجہ بے تکے مسائل کو شہرت دینے کے درپے ہیں۔ اور جدید وسائل سے کام لیتے ہوئے اپنی دعوت کو ہوا دے رہے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ ان وسائل کو صحیح معنوں میں دعوت کے کام میں صرف کرتے اور گروہ بندی اور تفرقہ بازی سے باز آ جاتے۔ اور ان جماعتوں کا ساتھ چھوڑ دیتے جو کہ صراط مستقیم سے منحرف ہو چکی ہیں جیسا کہ اخوان المسلمون اور تبلیغی جماعت۔ اور ایسے ہی آزاد خیال کے لوگ۔ جن کی طرف نسبت کرنے کے متعلق شیخ بکر ابو زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان لوگوں کا شمار فرقہ ناجیہ و منصورہ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ لوگ اہل سنت والجماعت کے منہج کو چھوڑ کر ان بہتر گروہوں میں چلے گئے ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ سب جہنمی فرقے ہیں۔

کاش کہ یہ لوگ دعوت إلی اللہ میں سخت اسلوب اختیار کرنے اور فرقہ پسندی کو ترک کر دیتے یعنی ہر اس جماعت سے دور رہتے جو کہ صحیح منہج اور خالص عقیدہ کے خلاف ہے۔ کاش کہ یہ لوگ لوگوں کو سلفی دعوت سے نہ روکتے حالانکہ ایسا کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں۔

افسوس کہ یہ لوگ اپنے اس انتہائی درجہ کے تعصب سے رک جاتے اور اپنے اکابر کی غلطیوں کو صحیح ثابت کرنے کے لیے عذر لنگ پیش کرنا ترک کر دیتے۔ اور اپنے مرشدین کی جھوٹی مدح سرائی میں زمین و آسمان کے قلابے نہ ملاتے۔

افسوس کہ یہ لوگ جزوی یا فرعی امور یا معمولی سے اختلافات کی بنیاد پر دعا میں تفریق کرنے سے باز آ جاتے۔ اور دعوت إلی اللہ کا کام کرنے والوں کے عیوب تلاش کرنے اور ان کی منزلت گرانے سے رک جاتے۔ اگر چہ ان لوگوں میں کوئی غلطی بھی پائی جاتی ہے تو وہ اس درجہ کی نہیں ہے جس کی وجہ سے تفرقہ بازی شروع کر دی جائے۔

ہم اہل سنت والجماعت جو کہ حق بات پر جمع ہوتے ہیں ہم لوگوں کے درمیان فرق صرف تقوی اور علم کی بنیاد پر ہی کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ﴾ (النساء: ۸۳)

"اور جب کوئی امن کی یا خطرے کی خبر ان تک پہنچتی ہے تو اسے فوراً اڑا دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول یا آپ نے کسی ذمہ دار حاکم تک پہنچاتے تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجاتی جو اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ م بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ (الروم: ۳۲)

"اور ان مشرکوں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنا دین الگ کرلیا اور گروہوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے۔"

اخوان المسلمون کے اقوال کی مثالیں:

قاری محترم! ہم آپ کے سامنے اب کچھ مشہور اور بڑے فرقہ پسندوں کے اقوال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اقوال ہم نے شیخ محمد العجمی کی کتاب سے نقل کیے ہیں۔ یہ اقوال جماعت اخوان المسلمین کے مرشدین نے ارشاد فرمائے ہیں۔ اگر یہ کسی عام آدمی کی بات ہوتی تو ہم اسے معذور سمجھتے۔ لیکن اقوال ان سرکردہ سربراہان اور مرشدین کے ہیں جن کا عذر مقبول نہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق بات کو حق کر دیکھائے اور اس کی اتباع کی توفیق دے اور باطل کو باطل کی شکل میں ہی دیکھائے اور اس سے بچ کر رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

سعید حوی:

یہ ان کا ایک بڑا مناظر ہے۔ یہ اپنی کتاب جولات فی الفقهين الكبير و الأكبر میں صفحہ نمبر ۲ پر کہتا ہے:

"گزشتہ زمانہ کے مسلمانوں کے اعتقاد میں بھی ائمہ ہوتے تھے اور فقہ میں بھی۔ ایسے ہی تصوف میں بھی ان کے ہاں ائمہ تھے۔ عقیدہ کے ائمہ میں سے ابوالحسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعری اور ابومنصور ماتریدی ہیں؛ فقہ اور تصوف میں ان کے دیگر ائمہ بھی ہیں۔
جب کہ ان کے ماننے والوں میں ان کی امامت ماحول اور تعلیم کے اعتبار سے
مختلف ہوتی ہے۔"

عمر تلمسانی:

مصر میں جماعت اخوان المسلمین کا مرشد عام تھا۔ یہ اپنی کتاب شہید محراب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں صفحہ نمبر ۲۲۵۔۲۲۶ پر کہتا ہے:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ: جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ یہ آپ کی زندگی کے ساتھ ہی خاص تھا۔ اس آیت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس پر دلالت کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات کے بعد دعا کرنا (آپ سے مانگنا) اور آپ سے اپنے لیے استغفار کروانا بالکل جائز ہے۔

پھر کہتا ہے:

"یہی وجہ ہے کہ میں اس رائے کی طرف مائل ہوں جو کہتے ہیں کہ: جو کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے آپ کے در پر آئے تو آپ حیاً و میتاً اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔"

پھر اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

"جو کوئی کرامات اولیاء کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور ان کی پاکیزہ قبروں کے پاس آ کر پناہ کا طالب ہوتا ہو۔ اور مصیبت اور سختی کے وقت میں انہیں پکارتا ہو تو ایسے انسان پر سختی اور نکیر کرنے کی کوئی وجہ اور سبب نہیں۔ اس لیے کہ اولیاء کی کرامات انبیا کرام کے معجزات کی دلیل ہیں۔"

یہ ان کے مرشد عام کا عقیدہ اور قول ہے تو پھر جو اس سے کم درجہ یا نچلے طبقہ کے لوگ ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ اور جن قبروں پر جا کر یہ لوگ ایسے تماشے رچاتے ہیں یہ قبریں کن کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ان میں سے ایک بدوی کی قبر ہے۔ جو کہ فاطمی داعیہ اور زندیق اور ملحد انسان تھا۔ جس نے کبھی ایک نماز بھی جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی۔ اس کے علاوہ بھی اس کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم

ایسے ہی صوفیاء کی قبریں جیسا کہ شاذلی دسوقی حسین سیدہ زینب اور قناوی کی قبریں۔ ان کے بارے میں کہا ہے: ان قبروں پر جا کر مانگنا نہ ہی شرک ہے نہ ہی بت پرستی ہے اور نہ ہی الحاد ہے۔ (بحوالہ سابقہ صفحہ: ۲۳۱)

یہ اس انسان کا حال جسے اخوانی اپنا مرشد عام خیال کرتے ہیں۔

شیخ علامہ حمود التویجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ایسا کہنا شرک اکبر ہے جس سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

اور علامہ تقی الدین ہلالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایسا کہنا انبیاء کرام کے خلاف جرت کا اظہار کرنا ہے۔"

جب کہ سوریا (شام) میں اخوان المسلمین کے مرشد عام مصطفیٰ سباعی ۱۹۸۹۔۱۰۔اکو عصر کے بعد قبر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے یہ اشعار پڑھے:

(ترجمہ): "اے بیت اللہ کے اُمیر کارواں! اور طیبہ کی طرف جانے والے جو کہ سید الامم کی تلاش میں ہیں۔ اگر نبی مختار کی طرف تیرا چل کر جانا نفلی عبادت ہے تو اہل ہمت کے نزدیک جیسے لوگوں کا چل کر جانا فرض ہے۔

میرے آقا! اے اللہ کے حبیب! میں آپ کی چوکھٹ پر آ کر کھڑا ہوں اور اپنی بیماری کی شکایت پیش کر رہا ہوں۔ میرے آقا! بیماری کی تکلیف میرے سارے جسم میں پھیل گئی ہے۔ شدت کرب کی وجہ سے نہ ہی آرام پاتا ہوں اور نہ ہی آنکھ لگتی ہے۔ میرے اہل خانہ میرے اردگرد نیند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مگر میری تکلیف کی وجہ سے میری نیند مجھ سے جفا کر رہی ہے۔ میں نے ایک لمبا عرصہ کام کاج میں گزارا۔ آج میرے پاس اس گفتار اور قلم کے سوا کچھ بھی باقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اے میرے آقا! میرا شوق جہاد طوالت پکڑ رہا ہے تو کیا آپ رب کی بارگاہ میں میرے لیے دعا کریں گے کہ مجھے اس اونچے علم کے نیچے واپسی نصیب ہو۔ اللہ کی قسم! بیماری سے نجات کے لیے میری یہ گریہ وزاری زندگی میں رغبت جاہ و مال اور نعمتوں کے شوق کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ میری خواہش یہ ہے کہ کل کہا جائے: تم نے تو اپنی ہر چیز اسلام کے لیے ہدیہ کردی تھی۔"

اسماعیل شطی:

رئیس التحریر مجلہ البیان اور مرشد عام اخوان المسلمین کویت۔

اس نے مسجد العلیان میں تقریر کرتے ہوئے کہا: مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں کیسے اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ ثابت کروں۔

شیخ حمود التویجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی توحید اسما و صفات کا منکر ہے وہ جہمی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کا منکر۔

اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کے منکر کو بڑے بڑے علماء امت نے کافر کہا ہے۔ جیسا کہ امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔ اور پانچ سو علماء نے جہمیہ کی تکفیر کے مسئلہ پر ان کی تقلید کی ہے۔

عمر تلمسانی: اس آیت کریمہ میں ﴿وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ﴾ "اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔"

دائیں ہاتھ کی تفسیر تمکنت اور قدرت سے کرتا ہے۔

یہی تو وہ اشاعرہ کا عقیدہ ہے جو کہ بعض اخوان المسلمون کے مرشدین نے بھی اپنایا ہے۔ اور تلمسانی اور جہمیہ بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

حسن البنا:

کہتا ہے: اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں مخلوق میں سے کسی ایک کا وسیلہ اختیار کرنا ایک فروعی اختلاف ہے؛ جیسے دعا کی کیفیت میں اختلاف۔ اس کا عقیدہ کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں : اس نظریہ کو بیان کرتے ہوئے ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب التوسل والوسیلة اور مجموع الفتاوی جلد اول میں اس کا باطل ہونا ثابت کیا ہے۔

علامہ شیخ تویجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کتاب وسنت بحق النبی اور بجاہ النبی کے وسیلہ سے سوال کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک نے بھی ایسے نہیں کیا۔ بلکہ یہ نئی ایجادات میں سے ایک باطل کام ہے۔ دلیل تو صرف وہ چیز بن سکتی ہے جو کتاب وسنت سے منقول ہو کر آئی ہو۔

شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ ان لوگوں پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ ایک بدعتی وسیلہ ہے۔"

اخوان المسلمون اور صوفیت کی بیعت:

برادر محترم! ذرا اخوان المسلمون کے اس مکروہ چہرہ کو دیکھیں۔

سعید حوی اپنی کتاب تربیتنا الروحانی (ہماری روحانی تربیت) میں ص 28 پر کہتا ہے:

"مجھے ایک عیسائی نے ایک قصہ سنایا جو کہ خود اس کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ایک بار وہ ذکر کے حلقہ میں حاضر ہوا۔ تو ذاکرین میں سے کسی ایک نے اس کی پیٹھ میں چلم کا پھل دے مارا جو کہ اس کے سینہ سے نکل گیا۔ اس نے اس پھل کو پکڑ بھی لیا۔ مگر اسے اس سے نہ ہی کوئی تکلیف ہوئی اور نہ ہی اس کا کوئی نشان باقی نظر آیا۔"

یہ اخوان المسلمون کے چہرے کا ایک رخ ہے جو کہ سعید حوی نے پیش کیا ہے۔ یہ کلام پڑھ کر اخوان المسلمون ناز ونخرے سے کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں تو ہر طرح کے لوگ ہیں۔

ہاں ان کے ہاں گھی اور جھاگ حق اور باطل خرافات اور واہیات جہالت اور حماقت اور زندیقیت ہر طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ یہی شخص اپنی کتاب کے صفحہ ۲۴۴ پر لکھتا ہے:

"ہمارے مشائخ صوفیا کی بیعت اور ان کے قائم کردہ ذکر کے حلقات کو جائز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں۔ اور اس بیعت کو ایسے ہی سمجھتے ہیں جیسے صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔"

اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۷ پر لکھتا ہے:

"مجاہدہ کے چار ارکان ہیں:

(۱) تنہائی (۲) خاموشی (۳) کم سونا (۴) اور کم کھانا۔"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۱ پر لکھتا ہے کہ:

"اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر مسجد میں اجتماعی ذکر کے حلقات قائم کیے جائیں اور اجتماعی درود وسلام کی مجلسیں منعقد کی جائیں۔"

اتحاد وقرابت کا دھوکا:

اخوان المسلمون نے پوری دنیا میں ایران میں خمینی کے رافضی انقلاب کی تائید کی۔ اور شیعہ سنی میں اتحاد و بھائی چارے کے نعرے لگانے لگے۔ دیکھیں: مجلّہ المجتمع الکویتیہ عدد ۴۳۴ اشاعت ۱۹۷۹۔۲۔۲۵، اس کی عبارت یوں ہے:

"اخوان المسلمون کی قیادت نے ترکی؛ پاکستان؛ ہندوستان؛ انڈونیشیا افغانستان ملائشیا؛ فلپائین اور دیگر بلاد عرب کے علاوہ امریکہ یورپ اور ہر جگہ کی تمام اسلامی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام لوگ مل کر ایک وفد تشکیل دیں جو کہ امام آیت اللہ خمینی سے ملاقات کے لیے ایران جائے اور انہیں یقین دلائے کہ ان تمام ممالک کی اخوانی اور اسلامی جماعتیں ان کے ساتھ ہیں۔ (اس وفد میں ترکی کی حزب اسلامی پاکستان؛ ہندوستان اور بنگلہ دیش کی جماعت اسلامی؛ انڈونیشیا کی حزب ماشومی؛ ملائشیا کی جماعت شباب اسلام؛ اور فلپائین کی جماعت اسلامی کے ارکان شامل تھے)۔ خمینی نے اس وفد کا استقبال کیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ وفد کے ارکان نے اپنی طرف سے خمینی کو یقین دلایا کہ اخوان المسلمون کی تمام تنظیمیں ایرانی انقلاب کی بھرپور خدمت کریں گی۔ اور ان لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ۱۶۔۳۔۱۹۷۹ کو نماز جمعہ کے بعد شہدا کی غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی۔“

تلمسانی نے کہا ہے: ”اب واجب ہوتا ہے کہ شیعہ اور سنی کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے۔“ (دیکھیں: شمارہ نمبر ۱۰۵ جولائی ۱۹۸۵ بعنوان شیعہ اور اہل سنت)

ایسی باتیں اخوان المسلمون نے اردن میں بھی کہی ہیں۔

اتحاد طلبہ کویت نے کویت یونیورسٹی میں بھی یہ نعرہ بلند کیا ہے۔

لبنان میں اخوان المسلمون کے مرشد فتحی یکن نے اپنی کتاب الموسوعة الحركية میں صفحہ نمبر ۲۸۹ پر یہی بات کہی ہے۔

اور یہی بات کتاب ابجدیات التصور الحركية للعمل الاسلامی میں صفحہ ۱۴۸ پر بھی کہی گئی ہے۔

اسی طرح کا کلام کتاب الاسلام فكر وحركة و انقلاب میں صفحہ ۵۶ پر لکھی گئی ہے۔

محمد غزالی اپنی کتاب: كيف نفهم الاسلام میں صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳ اور ۱۴۴ پر یہی باتیں کہہ چکا ہے۔ حسن الترابی نے بھی یہی بات کہی ہے۔

راشد الغنوشی نے اپنی کتاب الحركة الاسلامية و التحديث صفحہ ۱۷ پر یہی بات کہی ہے۔

اور میاں مودودی نے اپنے ایک بیان میں جو کہ مجلّہ الدعوہ شمارہ نمبر ۱۹ میں اگست ۱۹۷۹ میں جاری ہوا اس سابقہ قول کی تائید کی ہے۔

پھر اسماعیل شطی نے مجلّہ المجتمع شمارہ نمبر ۴۸۷ میں جو کہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ کو شائع ہوا اس میں علمی خسارہ کے نام سے شائع ہونے والے اپنے بیان میں کہا ہے:

”محمد باقر الصدر عصر حاضر میں مذہب جعفری کے ایک نمایاں مرجع ہیں۔“

اسی طرح کی باتیں ایک اور اخبار الصبح الجدید میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ اخبار اخوان المسلمون والے جامع خرطوم سے شائع کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخوان المسلمون اور روافض کی تائید:

اخوان المسلمون والے اثنا عشری روافض کی تائید اور مدد کرتے ہیں۔ اور ان کی حمایت و تائید اور خدمت کے لیے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ شیعہ اور سنی میں کوئی فرق نہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ مذہب پانچ ہیں۔ حنفی شافعی مالکی حنبلی اور جعفری۔

یہ لوگ خمینی اور اس کے رافضی انقلاب کی بڑی کھل کر حمایت کرتے ہیں۔ خمینی کے رافضی انقلاب کے برپا ہونے پر انہوں نے اظہار یکجہتی کا ایک بیان جاری کیا جو کہ المجتمع میگزین کے شمارہ نمبر 434 میں 25/12/ 1979 کو اس وقت جاری ہوا جب اخوان المسلمون کا وفد ایران کی زیارت پر گیا ہوا تھا۔ اور ایرانی صدر اور ڈاکٹر مہدی بازرگان نے اس وفد کا استقبال کیا اور ان کی تائید حاصل کی۔ اخوان المسلمون نے اس دن کو یوم یکجہتی کا نام دیا۔ اور پوری دنیا میں اخوان المسلمون کی طرف سے یہ دن منایا گیا۔

اور کبھی ایسا بھی نہیں دیکھنے میں آیا کہ ان لوگوں نے قبر پرستوں کے خلاف کوئی بات کی ہو۔ وہ لوگ جو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر قبروں کو پوجتے ہیں۔ ان قبر پرستوں سے اسلامی ممالک مصر؛ پاکستان؛ شام؛ انڈونیشیا؛ سوڈان اور دیگر ممالک کی مساجد بھری ہوئی ہیں۔ بلکہ ان کا ایک بڑا عالم مسجد حسین جو کہ ایک قبر پر بنائی گئی ہے؛ میں پڑھتا اور پڑھاتا رہا۔ وہاں سجدے کرتا رہا۔ اور قبر پر چادریں چڑھانے میں شریک ہوتا رہا۔ اخبارات میں وہ تصویریں چھپی ہیں جس میں یہ عالم مصری صدر کے ساتھ قبر پر چادر پوشی کر رہا ہے۔

اردن کے اخوان المسلمون اور خمینی انقلاب کے متعلق ان کا مؤقف

اردن میں اخوان المسلمون نے اس ایرانی انقلاب کے متعلق اپنے مؤقف کی وضاحت میں ایک بیان جاری کیا۔ یہ بیان اپنے تصور اور تحریکی کردار وقرار اور تنظیم کے اعتبار سے پوری طرح اس انقلاب کے مطابقت رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے اس بیان میں کہا ہے:

”ہمارے امام جناب حسن البنا شہید رحمہ اللہ کی ترجیحات میں سے ایک بات یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھی کہ مسلمان فقہی اور فروعی اختلاف کو بھلا کر آپس میں ایک ہو جائیں۔
انہوں نے شیعہ اور اہل سنت کو قریب لانے کے لیے اپنی بھرپور کوششیں صرف
کیں جو آپس کے اختلافات کو بھلانے کے لیے ایک تمہیدی کارروائی تھی۔ اس
راہ میں ان کے شیعہ کے ثقہ اور معتمد علماء سے بہت گہرے رابطے تھے جیسا کہ
امام آیت اللہ کاشانی؛ شہید نواب صفوی؛ اور عراق میں امام کاشف الغطاء اور ان
کے علاوہ دیگر شیعہ علماء۔''

اخوان المسلمین کی یہ رائے ہے کہ: ایران میں اسلامی انقلاب کا قیام اس مشن کی تکمیل اور تجدید ہے جس کی بنیاد امام حسن البنا نے رکھی تھی۔ جو کہ شیعہ اور اہل سنت کو قریب لانے کے لیے ابتدائی کوششیں تھیں۔

اخوان المسلمون اور ایرانی انقلاب کی تائید:

کویت یونیورسٹی میں اتحاد طلبہ؛ جن کی اصل اخوان المسلمون ہی ہیں؛ انہوں نے اپنے مجلہ الاتحاد کے چوتھے شمارے میں ایک افتتاحیہ مقالہ لکھا ہے۔ اس مقالے کا عنوان ہے:

''ایرانی انقلاب امریکی ایمپائیر کے مقابلہ میں''

اس مقالے میں لکھا ہے:''تیسری دنیا کے لوگوں خصوصا اسلامی دنیا کے نوجوانوں پر واجب ہوتا ہے کہ وہ امریکی قیادت میں عالم مغرب کے مقابلہ میں ایران میں اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔''

آگے چل کر کہتے ہیں:''اس لیے ہم سخت تاکید کے ساتھ کہتے ہیں کہ: ایران کے اسلامی انقلاب کے ساتھ ساتھ کھڑے ہونا جدید شکل وصورت میں پائے جانے والے امریکی استعمار سے آزادی کی طرف پہلا قدم ہے۔''

نیز انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ: ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی اقتصادی پابندی یا عسکری کارروائی کی صورت میں سرکاری اور قومی سطح پر ایرانی انقلاب کا ساتھ دیں۔ حقیقت میں ایران کی مدد کویت ہی کی مدد ہے۔ اور ایران کی سبکی حقیقت میں کویت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکی ہے۔

اخوان المسلمون اور لبنانی حزب اللہ (درحقیقت حزب الشیطان) کی تائید:

برادر محترم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے؛ دیکھیں مصر میں اخوان المسلمون کے مرشد عام مہدی عاکف ۲۰۰۶ کی اسرائیلی اور رافضی حزب اللات کی جنگ میں حزب کے ٹی وی چینل المنار پر انٹرویو میں کیسے حزب اللات کی نصرت وحمایت کی تائید کی ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا:

> ''اخوان المسلمون کا مؤقف تو بڑا مشہور و معروف ہے۔ تو آپ کا ان لوگوں کے متعلق کیا خیال ہے جو مذہبی منافرت کو ہوا دیتے ہوئے حزب اللہ کی مدد کو حرام کہتے ہیں؟ حتیٰ کہ ان کے لیے دعا کرنے کو بھی حرام کہتے ہیں۔''

تو مہدی عاکف نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا: یہ بڑی عجیب بات ہے۔ میں پہلے دن سے حزب اللہ کی نصرت کے لیے آواز لگا رہا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اخوان المسلمون کا مبدا اس بات پر ہے کہ ہم سب ایک رب کی عبادت کرتے ہیں۔ ہمارا قرآن ایک ہے۔ ہمارا رسول ایک ہے۔ ہمارا قبلہ ایک ہے۔ شیعہ اور سنی دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ میں نے ایسے مسائل سے متعلق اخوان المسلمون کے پالیسی بیان میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا: ان مسائل کو وہ لوگ ہوا دیتے ہیں جو اسلام کو اس طرح سے سمجھتے ہی نہیں جیسے اس کو سمجھنا واجب ہے۔ اخوان المسلمون کا یہ مؤقف حسن البنا کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں شیعہ اور سنی کو آپس میں قریب لانے کی کوششیں بھی کی گئیں۔''

ارے بھائی! ایسی گری ہوئی باتوں کو اہمیت نہ دیا کریں۔

ایسے ہی قطر کے ٹی وی چینل الجزیرہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

اولاً: سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کے شہداء کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اپنے دار رحمت میں انبیاء وصدیقین وشہداء اور صالحین کے ساتھ ملا دے۔ اور یہ کہ جو لوگ شیعہ اور سنی میں فرق کرتے ہیں وہ بالکل جاہل ہیں۔ ہم سب ایک امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ہمارا رب ایک ہے اور ہم سبھی ایک ہی نبی کے ماننے والے ہیں۔

اس انٹرویو کے لیے یوٹیوب پر دیکھیں: مهدی عاكف :لا فرق بين السني و الشيعيی۔

میں کہتا ہوں: ان لوگوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق اور قربت کیسے ہوسکتی ہے جو حضرت ابوبکر وعمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر لعنت کرتے ہوں اور ان کی عزت و آبرو پر حملہ آور ہوتے ہوں۔ اور ام المؤمنین پر وہ الزام دھرتے ہوں جس الزام کی نفی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں کی ہے۔

جب اس جماعت کے مرشدین کا یہ حال ہو تو پھر اس سوچ وفکر اور اس مکتب فکر کے منہج کے مطابق ہم اپنے بچوں کی تربیت کیسے کرسکتے ہیں جن کا منہج سلف صالحین اور ہمارے علمائے کرام اور حکام کے منہج سے کوسوں دور ہو۔ بلکہ واجب ہوتا ہے کہ ان منحرف جماعتوں سے دور رہا جائے۔ اور سلف صالحین کے منہج کی اتباع کی جائے جس پر سلفی حضرات کاربند ہیں۔ اور جس پر یہ ہماری حکومت رشیدہ امام محمد بن سعود اور امام محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ کے دور سے آج کے دن تک کاربند ہے۔ آج کے اس دور میں باقی حکمرانوں کی نسبت سعودی حکمران منہج نبوی اور راہ سلف صالحین کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ہم پر واجب ہوتا ہے کہ ان کے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خیر و بھلائی کی توفیق دے۔ اور ہم ہر طرح سے ان کی تائید و حمایت کرتے ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم (اور پھر اس کے بعد سعودی حکمرانوں کی کوشش ومحنت کا ثمر) ہے کہ سعودی عرب میں کوئی ایسی قبر نہیں ہے جس کی پرستش کی جاتی ہو۔ اور نہ ہی منحرفین اہل بدعت کو اپنی گمراہیاں پھیلانے اور بدعات کی طرف دعوت دینے کی کوئی اجازت ہے۔

میں کہتا ہوں اور میرے ساتھ دین پر غیرت کھانے والا ہر سنی سلفی یہ بات کہتا ہے کہ: ایران کے رافضی انقلاب کی حمایت اور تائید کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے جیسا کہ اخوان المسلمون کررہے ہیں ۔ اور اس انقلاب کے خطرات سے بچ کر رہنا واجب ہے۔ اس لیے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رافضی مجوسی انقلاب ہے۔ جو کہ عالم اسلامی میں تخریب کاری اور مسلمانوں کی صفوں میں پھوٹ پیدا کرنے کے لیے سامنے لایا گیا ہے۔

شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اخوان المسلمون کا شمار اہل علم لوگوں میں نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ لوگ صحیح علم سے نفرت رکھنے والے ہیں۔ اور ہمارے نوجوان طبقہ سے (مذاق کرتے ہوئے) کہتے ہیں: تم اپنے آپ کو حدیث میں مشغول رکھتے ہو کہ فلاں نے فلاں سے روایت کیا اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

جب تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو رب تعالیٰ نے خالص توحید کی دعوت اور شرک سے منع کرنے کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔ اور قرآن کریم میں یہی کچھ بیان ہوا ہے تو پھر توحید کے بارے میں اخوان المسلمون کی کتابیں کہاں ہیں؟ حالانکہ انہوں نے سیاست اور دوسرے موضوعات پر کتابیں لکھ لکھ کر دنیا بھر دی ہے۔ کیا وہ اپنے ملک میں نہیں دیکھ رہے کہ لوگ شرک اکبر کی بیماری میں غرق ہو رہے ہیں؟۔ جو کہ قبروں پر مجاور بنے بیٹھے ہیں۔ جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں اور غیر اللہ کے نام کی نذریں مانتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی اپنی کتابوں میں اس موضوع کی طرف معمولی سا اشارہ بھی کیا ہے جس موضوع کی دعوت کے لیے اللہ تعالیٰ نے مرسلین کو مبعوث فرمایا اور کتابیں نازل فرمائیں۔

ان کی کتابوں میں تو ہمیں اس قسم کا کوئی موضوع نہیں ملتا۔ بلکہ وہی بیکار اور لایعنی طویل مکالے اور گفتگو ہے جس کا توحید کے موضوع سے کوئی دور تک کا بھی تعلق نہیں۔ نہ ہی کوئی توحید سے ربط وصلہ ہے۔ کیا یہ اخوان المسلمون کے علما اور دعاۃ اور مرشدین میں بہت بڑی کمی اور کمزوری نہیں ہے؟۔ ہاں اب دیکھیں کہ اخوان المسلمون آج کل کافرانہ نظام جمہوریت کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور اس کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو ایسے نظام کی دعوت دے رہے ہیں جو سراسر قرآن کریم کے مخالف ہے۔ اور کہتے ہیں کہ فیصلہ اکثریت کی بنا پر ہونا چاہیے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

(الانعام : ۱۱۶)

"اے محمد (ﷺ!) اگر آپ باسیان زمین کی اکثریت کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے۔"

ان لوگوں کی سب سے بڑی خواہش لوگوں کے پیٹ بھرنا ہے جس کے لیے وہ کفار سے بھی مل جاتے ہیں۔

جب کہ صحیح اور سلیم عقیدہ کے حامل لوگوں کی منتہائے تمنا اللہ وحدہ لاشریک کی توحید بجا لانا اس کے دین کو قائم کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ جب کہ دنیاوی امور کا درجہ اس کے بعد آتا ہے۔

اخوان المسلمون کی مبادیات:

یہ ذہن میں رہے کہ ان لوگوں کی دعوت چھوٹے بڑے اور عالم اور جاہل ہر طرح کے لوگوں کے لیے عام نہیں۔ بلکہ یہ لوگ خصوصاً نوجوان طبقہ کو اپنی توجہ کا مرکز بنائے رکھتے ہیں جب کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی دعوت چھوٹے بڑے عالم اور جاہل اور مرد وعورت ہر طبقہ و معیار کے لوگوں کے لیے عام ہوا کرتی تھی۔ ان کی مبادیات میں سے ایک بیعت بھی ہے۔ جو انسان ان کے ہاں ایک متعین خاص مقام تک پہنچ جاتا ہے اس سے بیعت لیتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں سے انہوں نے یہ بیعت کرنے کا کہا ہے۔

ان کا ایک بنیادی طریقہ لوگوں کے مابین نفرت اور بغض کو فروغ دینا بھی ہے۔ مثلاً کہتے ہیں: فلاں آدمی ان کے راز افشاں کرتا ہے۔ فلاں اس مقام تک پہنچا ہے اور فلاں اس مقام تک نہیں پہنچا۔ اس طرح سے نوجوان طبقے میں تفریق پیدا کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے:

"جب آپ دیکھیں کہ کچھ لوگ عوام کو چھوڑ کر دین کے بارے رازدارانہ باتیں کر رہے ہوں تو سمجھ لیجیے کہ ان میں گمراہی کی ابتدا ہو چکی ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخوان المسلمون کی خفیہ پلاننگ:

اس کا ایک بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ان کی دعوت کی ابتداعلم سے نہیں ہوتی۔(جب کہ دین اورتوحید کی دعوت کی ابتداہی علم سے ہوتی ہے(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:)

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ﴾ (محمد: ۱۹)

"پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگیں۔"

یہ گروہ بندی اورتفرقہ بازی اور بغیرعلم حکمرانوں کے خلاف بغاوت پر اتر آنا(یہ سب کچھ اخوان المسلمون کی تربیت کا کرشمہ ہے۔

یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہیے کہ حکومت سعودی عرب کی طرف سے ان لوگوں کی سرگرمیوں پر پابندی ہے۔ اور ان کی جماعت کے ساتھ ملنا(یاان کی جماعت کا ساتھ دینا)ولی امر کی اطاعت سے بغاوت اورخروج شمار ہوگا۔

یہ لوگ یہاں پرخفیہ طور پراپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ان کے پروگرام اور اجتماعات بھی خفیہ طور پر ہوتے ہیں۔جن میں یہ لوگ ردی اور قیمتی ہرطرح کی چیزیں ملا کر پیش کرتے ہیں۔ان کے اتباع کاروں میں دین کے ساتھ وابستگی بہت کمزور ہوتی ہے۔ بلکہ واجبات تک کے ادا کرنے میں ڈنڈی مارتے ہیں۔ بہت سارے لوگ حق بات واضح ہوجانے کے بعد بھی اسے قبول نہیں کرتے۔جبکہ ان کے برعکس سلفی حضرات میں اس طرح کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

نصیحت: اپنے نوجوانوں کومیری نصیحت ہے کہ:اگر وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں اوررسول اللہ ﷺ کی راہ پر چلنا چاہتے ہیں توانہیں چاہیے کہ وہ اس فرقہ بازی اورگروہ بندی سے بچ کر رہیں۔اوراپنے ان سلفی بھائیوں سے مل جائیں جن کا منہج کتاب و سنت کی روشنی میں علماکرام سے ماخوذ ہے۔جوکہ حکمرانوں سے ٹکرانہیں رکھتے۔

سلفیت کوئی فرقہ نہیں جن کا اخوان المسلمون کی طرح کوئی مرشد ہواور اس کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت لی جاتی ہو۔ بلکہ یہ لوگ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہیں وہی ان کے مرشد ہیں۔

اخوان المسلمون کی تأسیس کی بیسویں سالگرہ پر مرشد عام کا خطاب:

آیئے ذرا اخوان المسلمون کے بانی حسن البنا کو دیکھیں۔ انہوں نے جماعت کی تأسیس کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر اسکندریہ میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''اخوان المسلمون کی تحریک عقائد میں سے کسی عقیدہ ادیان میں سے کسی دین اور طوائف میں سے کسی طائفہ کے خلاف نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس تنظیم کے اراکین و منتظمین کو اس بات کا بھر پور احساس ہے کہ رسالات کے بنیادی امور کو اس وقت الحاد سے خطرہ ہے۔ ایمان رکھنے والے لوگوں پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی تمام تر توجہ انسانیت کو اس خطرے سے بچانے پر مبذول کریں۔'' (قافلة الاخوان للسيسي ص ٢١١)

میں پوچھتا ہوں: کیا یہی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت ہے؟ جس میں فاسد عقائد کے خلاف ایک لفظ تک نہیں بولا جاتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبة : ٣٣]

''وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کردے۔ خواہ یہ بات مشرکوں کو کتنی ہی ناگوار ہو۔''

پھر ایمان کا تقاضا اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اس کے نفرت (ولا و برا) کہاں گئے؟۔ اس لیے کہ اخوان المسلمون والے تو نہ ہی یہود و نصاریٰ کو برا سمجھتے ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے کافر کو۔

وحدتِ ادیان:

اخوان المسلمون کے طریقہ کے مطابق عیسائیوں سے دوستی۔

(اخوان المسلمون کے ایک بڑے لیڈر) باقوری نے یہ ذمہ داری اپنے کندھوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھائی تا کہ وہ اسلام اور عیسائیت اور عالم اور پادری کے درمیان قربت کی راہیں پیدا کرے۔ جب یہ آدمی ٹی وی پر آیا تو اس کے ساتھ پادری صموئیل تھا جو کہ دینی بھائی چارے کی کمیٹی کا سربراہ ہے۔ پھر اس نے جامعہ ازہر کا عمامہ پادری کے سر پر رکھا اور کہا:

اب اگر تم چاہو تو کہو کہ یہ دونوں پادری ہیں اور چاہو تو کہو کہ یہ دونوں عالم ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے (مزید لجاجت میں خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے) کہا:

''جب میں بابا کی باتیں سنتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے میں سلف صالحین میں سے کسی ایک کی گفتگو سن رہا ہوں۔'' دیکھو عادل حمودہ کی کتاب: قنابل ومصاحف۔

وحدتِ ادیان سے متعلق حسن الترابی کی آرا:

ڈاکٹر حسن الترابی نے مجلہ المجتمع شمارہ ۷۳۶ اشاعت ۱۹۸۵-۱۰-۸ میں اپنے جاری کردہ ایک بیان میں کہا ہے:

ملی اتحاد کی وجہ سے ہم ایک اور بڑے اتحاد میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم لوگ اسلامی محاذ پر سے اسلام کے ذریعہ ملت ابراہیمی کے ان اصولوں تک پہنچتے ہیں جو ہمیں تاریخ کی روشنی میں عیسائیوں کے ساتھ تاریخی اور ثقافتی ورثہ کی لڑی میں پرو دیتے ہیں۔ ہماری تاریخ اعتقادات اور اخلاقیات مشترک ہیں۔ ہم صرف عداوت پر مبنی حسد اور عصبیت ہرگز نہیں چاہتے بلکہ ہم اللہ کی رضامندی کے لیے اخوت پر مبنی ایک بھائی چارے کا رشتہ چاہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (آل عمران: ٦٧)

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی، بلکہ سب سے ہٹ کر اللہ ہی کا حکم ماننے والے تھے، اور وہ مشرک بھی نہیں تھے۔''

یہ تمام منقولات ایک سچے مسلمان کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ تمام تر دھڑے بندی اور تفرقہ بازی کو چھوڑ کر صرف ایک سلفی مسلک کو اپنائیں جس پر آج کے دور میں سعودی عرب اور بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ممالک کے علما کرام کار بند ہیں۔

ڈاکٹر محمد المرسی جمہوریہ مصر کے معزول صدر نے ایک ٹی وی انٹرویو میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

''اہل مصر خواہ نصاری ہوں یا مسلمان ان کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔اس لیے کہ اسلامی عقیدہ اور مسیحی عقیدہ میں کوئی اختلاف نہیں۔جو چاہے جس عقیدہ کو اپنا لے۔ ان کے مابین عقیدہ کا کوئی اختلاف نہیں۔اختلاف صرف اور صرف وسائل اور آلیات میں ہے۔عقائد کا اختلاف ممکن ہی نہیں۔''

شیخ مصطفیٰ عدوی حفظہ اللہ اس پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس جماعت کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ان کی طرف منسوب ایسے مقولات پھیلائے جارہے ہیں جن کی صحت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔لیکن ایسے اقوال انتہائی گہری جالت کی پیداوار ہیں۔ اس جماعت کے ذمہ دار کی طرف منسوب کیا جارہا ہے کہ اس نے کہا ہے: اس کے نظریہ کے ہم مسلمانوں کے اور عیسائیوں کے عقیدہ میں کوئی اختلاف نہیں۔بلکہ یہ اختلاف وسائل کے استعمال میں ہے۔یہ عقیدہ شریعت اسلامیہ سے انتہائی درجہ کی جہالت اور دوری کی پیداوار ہے۔شریعت اسلامیہ کے متعلق ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

آپ فرما دیجیے: اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔اور اس کا ہمسر کوئی نہیں۔

پس کسی انسان کا ان دو آدمیوں کو برابر کرنا جن میں سے ایک کہتا ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

اور دوسرا شخص جو کہتا ہے: بیشک اللہ تعالیٰ تین میں سے تیسرا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی مسیح ہے اور مسیح ہی اللہ تعالیٰ اور اس کا بیٹا ہے۔

ایسا کہنا دین کی معرفت نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ سیاسی اتحاد اور جماعت بندی کبھی بھی ہمارے اس اسلامی عقیدہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتی جس کے اصول ثابت شدہ اور متفق علیہ ہیں۔ جو کہ اہل سنت والجماعت کا ایک واضح منہج ہے۔ میں اس جماعت کے ذمہ داروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جماعتی سطح پر کھلم کھلا اعلان کریں کہ وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی شریعت چاہتے ہیں۔ یہ اس طرح کی رجعت پسندی اور گراوٹ العیاذ باللہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ اور جو گندی چیز ہو اس سے گند ہی نکلتا ہے۔ ہم ہر اس طریقہ اور منہج سے پناہ مانگتے ہیں جو کتاب وسنت سے دور کرنے والا ہو۔

اس جماعت کے ذمہ داروں کو چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان پر انعام کر دیا ہے اور انہیں اکثریت حاصل ہوگئی ہے اور پارلیمنٹ میں بھی کامیابی مل گئی ہے تو اب انہیں چاہیے تھا کہ اللہ کا شکر بجالائیں اور اس کی تعظیم کریں۔ اور اس کی شریعت کی ایسے تعظیم کریں جیسے تعظیم کرنے کا حق ہے۔ ایسے نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اسلام کی وجہ سے شرماتے اور چھپتے پھریں۔ اور شریعت اسلام سے دوری اختیار کرلیں۔ یہ جو بات میں کہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا بار بھی اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ اگر یہ لوگ یا دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کا بار اٹھانے اور اس کی نصرت کرنے سے روگردانی کریں تو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس امانت کو اٹھانے کو تیار ہوں۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عوام الناس نے ان دینی جماعتوں کو اس لیے پذیرائی دی ہے تو اس سے ان کا مقصد شریعت الٰہی کا نفاذ ہے۔ اب اگر ان دینی جماعتوں کے سربراہان اللہ تعالیٰ کی شریعت نافذ نہیں کریں گے تو ان کا شمار اپنی قوم کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے ساتھ خیانت کرنے والوں میں ہوگا۔"

غزالی: غزالی نے اپنی کتاب من هنا نتعلم میں ص ۵۳ پر کہا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بیشک میں اپنے دل کی گہرائیوں سے صلیب اور ہلال کے درمیان اتحاد قائم ہونا چاہیے۔ وہ لوگ جو مصری قوم میں عنصریت پھیلانا چاہتے ہیں ان کے تقوی کا کوئی بھروسہ ہے اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے متلاشی ہیں۔"

اور اسی کتاب کے صفحہ ٦٦ پر کہا ہے:

"اس سابقہ تاریخ کے باوجود ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ آگے بڑھائیں اور اپنے دلوں اور کانوں کو ہر اس دعوت کے لیے کھولیں جو مختلف ادیان کے درمیان بھائی چارے کے قیام کے لیے لگائی جائے۔ اور انہیں آپس میں قریب کرتی ہو۔ ہمیں اس ایک آسمانی اور شریف نسبت کو یاد رکھنا چاہیے۔"

بیشک اسلام اہل ایمان کے مابین اخوت قائم کرنے کا درس دیتا ہے۔ اور ان عنصریات کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ محبت اس مٹی کی خاطر وطن اور اصنام اور قومیات کی خاطر ہو تو پھر اہل ایمان عزت والے اور کافر ذلیل و رسوا ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ٥ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ﴾

(القلم: ٣٥-٣٦)

"کیا ہم فرماں برداروں کا حال مجرموں کا سا بنا دیں گے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ تم کیسا حکم لگاتے ہو۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾

(الجاثیہ: ٢١)

"جو لوگ بداعمالیاں کر رہے ہیں کیا وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم انہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایک جیسا کر دیں گے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو گا یہ کیسا برا فیصلہ کر رہے ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ﴾ (البقرۃ: ۲۲۱)

"ایک مومن غلام، آزاد مشرک سے بہتر ہے خواہ تمہیں وہ اچھا ہی لگے۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ﴾ (البقرۃ: ۲۲۱)

"ایک مومن لونڈی آزاد مشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔"

کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ (التوبۃ: ۲۹)

"اور اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں نہ آخرت کے دن پر، نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے ان پر حرام کی ہیں اور نہ ہی دین حق کو اپنا دین بناتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور چھوٹے بن کر رہنا گوارا کرلیں۔"

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین حق صرف اور صرف اسلام ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام ادیان باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ﴾ (البقرۃ: ۱۳۷)

"سو اگر یہ اہل کتاب ایسے ہی ایمان لائیں جیسے تم لائے ہو تو وہ بھی ہدایت پا لیں گے اور اگر اس سے منہ پھیریں تو وہ ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (الاعراف: ۱۵۸)

"آپ کہہ دیجیے: لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی الہ نہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ، جو اللہ اور اس کے ارشادات پر ایمان لاتا ہے اور اسی کی پیروی کرو۔ امید ہے کہ تم راہ راست پالو گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہود و نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کریں۔ اور جب ان میں سے کسی سے ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔"

اخوان المسلمون یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ شرع حنیف کو نافذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر انہوں نے نہ تو کبھی توحید کی طرف دعوت دی اور نہ ہی کبھی شرک پر رد کیا۔ اور جو شخص ان کی جماعت کی طرف منسوب ہو اس کے لیے تعصب برتتے ہیں اور اس سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں بھلے وہ کسی باطل عقیدہ پر ہی کیوں نہ ہو۔ اسی بنا پر یہ لوگ اہل توحید سے تو دشمنی رکھتے ہیں۔ افغانستان میں شیخ جمیل الرحمٰن شہید رحمہ اللہ کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا؟ ان کا یہی سلوک انصار السنۃ اور اہل حدیث کے ساتھ رہتا ہے۔

انہوں نے شیخ جمیل الرحمٰن کی جگہ مجددی کو افغان اتحاد کا سربراہ مقرر کیا۔ مجددی وہ صوفی ہے جس کا خیال ہے کہ کائنات کا نظام چند ایک قطب مل کر چلا رہے ہیں۔ اور انہوں نے بیان جاری کیا ہے کہ: "مجددی بیرونی دنیا میں ایک مقبول شخصیت ہے۔ خصوصا مغربی دنیا میں۔" (مجلة الجهاد شمارہ ۵۲ مارچ ۱۹۸۹)

اس کو سربراہ متعین کرنے میں ایک طرف سے تو صوفیا کو راضی کرنا تھا اور دوسری طرف مغرب کی رضامندی منظور تھی۔ اور اب الیکشن کی تیاری کر رہے ہیں۔ جمہوریت کو لانا چاہتے ہیں جس میں اکثریت کی بنیاد پر فیصلے ہونگے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ جمہوریت خالصتاً ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفریہ نظام ہے۔

آپ یہ بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں کوئی بھی حادثہ یا واقعہ رونما ہو (یا کوئی بھی فتنہ پیدا ہو جائے) تو اخوان المسلمون کو آپ ہمیشہ اہل حدیث کی دشمن صفوں میں ہی دیکھیں گے۔ بلکہ مجھے پاکستان کے ایک اہل حدیث نے بتایا کہ اگر اخوان المسلمون کامیاب ہو جاتے تو اہل حدیثوں کو بالکل صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیتے۔ اور اگر سوشلسٹ کامیاب ہو جائیں تو ہمارے پاس ان کے ساتھ مقابلہ کے لیے اور ان کا توڑ کرنے کے لیے ہمارے پاس حل موجود ہے۔ سوشلسٹ اور دوسرے اہل خرافات کی طرف سے ہمیں جو تکلیف ملتی ہے وہ اخوان المسلمین کی طرف سے ملنے والی تکلیف کی نسبت آسان اور کم ہوتی ہے۔

آپ دیکھیں تو سہی کہ اخوان المسلمون نے کیسے شیخ جمیل الرحمٰن رحمہ اللہ کی امارت اسلامی کا قلع قمع کیا۔ شیخ کو قتل کیا۔ ان کے چاہنے والوں اعوان و انصار کا بے دریغ قتل عام کیا۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کسی دوسرے نے نہیں کیا تھا۔

اخوان المسلمون کے لیڈروں کے ارشادات

سوڈان میں اخوانیوں کے سربراہ ڈاکٹر حسن ترابی کہتا ہے:

"ملی اتحاد کی وجہ سے ہم ایک اور بڑے اتحاد میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم لوگ اسلامی محاذ پر سے اسلام کے ذریعہ ملت ابراہیمی کے اُن اصولوں تک پہنچتے ہیں جو ہمیں تاریخ کی روشنی میں عیسائیوں کے ساتھ تاریخی اور ثقافتی ورثہ کی لڑی میں پرو دیتے ہیں۔ ہماری تاریخ اعتقادات اور اخلاقیات مشترک ہیں۔ ہم صرف عداوت پر مبنی حسد اور عصبیت والا دین ہرگز نہیں چاہتے بلکہ ہم اللہ کی رضامندی کے لیے اخوت پر مبنی ایک بھائی چارے کا رشتہ چاہتے ہیں۔"

(مجلہ المجتمع شمارہ ۷۳۶ اشاعت ۱۹۸۵-۱۰-۸ میں جاری کردہ بیان)

محمد غزالی: اپنی کتاب "سر تأخر العرب" میں ص ۵۳ پر کہتا ہے:

"اسلامی دعوت کو کئی ایک مغربی اور کفریہ اطراف سے خطرات اور چیلنجز درپیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اور سب سے غریب بات یہ ہے ان میں سب سے بڑا خطرہ ایک اور مکتب فکر کی طرف سے ہے جو کہ سلفیت کا لبادہ پہنے ہوئے ہیں۔"

جب کہ کتاب "من ھنا نتعلم" میں یہود و نصاریٰ کے متعلق لکھا ہے:

" کچھ بنیادی چیزیں ایسی بھی ہیں جن پر آسمانی مذاہب کی طرف نسبت رکھنے والوں کا ایک نکتہ پر اجتماع واتحاد ممکن ہے۔ یہ نکتہ یہودیت ونصرانیت اور اسلام کو ایک جگہ پر جمع کرسکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ تینوں مذاہب کے ماننے والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

اور اسی کتاب کے ص ۵۳ پر لکھتا ہے:

"ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ آگے بڑھائیں اور اپنے دلوں اور کانوں کو ہر اس دعوت کے لیے کھولیں جو مختلف ادیان کے مابین بھائی چارے کے قیام کیلیے لگائی جائے۔ اور انہیں آپس میں قریب کرتی ہو۔ ہمیں اس (دین ابراہیم کی طرف) شریف نسبت کو یاد رکھنا چاہیے۔"

اور غزالی نے کہا ہے (جیسا کہ پہلے گزر چکا):

" بیشک میں اپنے دل کی گہرائیوں سے صلیب اور ہلال کے درمیان اتحاد قائم ہونا چاہیے۔ وہ لوگ جو مصری قوم میں عنصریت پھیلانا چاہتے ہیں ان کے تقوی کا کوئی بھروسہ ہے اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے متلاشی ہیں۔"

اخوان المسلمون کے رہنماؤں اور مرشدین کے کچھ ایسے ہی خیالات ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ان فرمودات کو جان بوجھ کر پس پشت ڈال رہے ہیں۔ یہ فرمودات یہ ہیں:

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۸۵)

"اور جو شخص اسلام (فرمانبرداری) کے سوا کوئی اور دین چاہے تو اس سے ہرگز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔"

اور اس فرمان کو بھی بھلا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَ مَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (المائدۃ: ۷۳)

"بلاشبہ وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے کہا کہ: "اللہ تین میں کا تیسرا ہے" حالانکہ الہ تو صرف وہی اکیلا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (المائدۃ: ۷۸، ۷۹)

"بنی اسرائیل کے کافر لوگوں پر حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ نافرمان ہو گئے تھے اور حد سے آگے نکل گئے تھے' وہ ان برے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے جو وہ کر رہے تھے اور جو وہ کرتے تھے، وہ بہت برا تھا۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾

"آپ فرما دیجیے: لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَ الۡاَغۡلٰلَ الَّتِيۡ كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡ﴾ (الاعراف: ١٥٦، ١٥٧)

''مگر میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ لہٰذا جو لوگ پرہیزگاری کرتے، زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان کے لیے میں رحمت ہی لکھوں گا۔ جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہے، جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ رسول انہیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے، ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔

شیخ ناصح علوان اپنی کتاب تربیة الاولاد فی الإسلام کے جزدوم میں ص ۸۴۵ پر الشیخ المربی کے موضوع میں والدین کو اپنی اولاد کو شیخ اور مربی کے ساتھ مرتبط کرنے اور مشائخ زنادقہ جیسے ابن عربی اور عبدالوہاب شعرانی کی کتابوں کی ترغیب دیتے ہوئے سلفیوں کے متعلق لکھتا ہے: یہ لوگ تو ان مشائخ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ (سلفی) ان کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ بلکہ یہ لوگ تو شبہات میں غرق ہو رہے ہیں۔

زاہد الکوثری: اپنی کتاب السیف الصقیل میں ص ۵ پر سلفیوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے لکھتا ہے: ''یہ بھرتی کیے ہوئے بیوقوف لوگ ہیں۔''

اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور ان کی کتاب التوحید کے بارے میں لکھتا ہے:

''بیشک یہ شرک کی کتاب ہے۔''

اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے لکھتا ہے: ''اگر ابن تیمیہ شیخ الاسلام ہے تو پھر اسلام پر سلام ہو۔''

یہ انسان سلفیوں کا بڑا دشمن تھا۔ اس کی تعریف کرتے ہوئے شام میں اخوان المسلمون کا ایک اور بڑا رہنما شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اپنی کتاب الرفع و التکمیل ص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸ میں لکھتا ہے:

”بنام استاد محترم جو کہ حقیقت میں استاد ہیں زاھد الکوثری الحجة المحدث الاصولی المتکلم النظار المؤرخ علامہ زاھد الکوثری۔“

شیخ حسن البنا:

حسن البنا نے ۲۳ رجب ۱۳۶۶ ہجری کو اسراء و معراج کی مناسبت سے منعقدہ ایک محفل میں ایک بات کہی جو کہ سیسی نے اپنی کتاب قافلہ الاخوان کے پہلے جزء میں نقل کی ہے۔ اس نے کہا:

”بعض ہندو اپنے آپ کو مٹی کے نیچے دفن کر دیتے ہیں۔ اور پھر کئی کئی دن تک بغیر ہوا کے اور بغیر سانس لیے ایسے ہی پڑے رہتے ہیں۔ اور پھر کچھ دنوں کے بعد ان گڑھوں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی جان نہیں جاتی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان قوت ارادہ روحانی ارتقاء و بلندی اور نفس کی عظمت کی بنا پر اس درجہ تک ترقی کر جاتا ہے کہ شیطانی خوارقات اور معجزات الٰہیہ کے مابین کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔“

یوں اس مرشد جی نے رسول اللہ ﷺ کے آسمانوں پر چڑھنے کے معجزہ کو شیطانی کھیل تماشوں کی جنس میں سے ایک بنا دیا۔ اسی تقریب کی مناسبت سے طریقہ مرغنیہ ختمیہ کے شیخ اور اس کے ساتھی قاہرہ کی زیارت کے لیے پہنچے۔ ان کے متعلق سیسی لکھتا ہے:

سید محمد عثمان مرغنی کی زیارت کے موقع پر اخوان المسلمون نے ایک بڑے اجتماع کا اہتمام کیا۔ اس اجتماع میں استاد مرشد عام نے بھی تقریر کی۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

بیشک دار اخوان بہت بڑی خوش قسمتی اور سعادت محسوس کر رہا ہے کہ وہ آج ان پاکیزہ دلوں اور کریمانہ نفوس اور جہاد کے علمبرداروں اور عرب ہیروز کا استقبال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہے ہیں جو کہ قیادت اسلام کے ستون ہیں۔اور سادات مراغنہ کے لیے
خالص محبت وتکریم اور پیار والفت کا اظہار کرتے ہیں ۔ ہمارا نمائندہ جب بھی
ان کے پاس سوڈان گیا تو انہوں نے اسی اخلاص ومحبت کا مظاہرہ کیا۔"

اور پھر اس نے لکھا ہے:

"میں ۱۹۴۷ میں بھی اسراومعراج کے جلسہ میں شریک ہوا۔مجلس کے ایک کونے
میں اسماعیلیہ [شیعہ] کے بڑے سید مرغینی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ایک
بھائی بھی وہاں ان کے پاس موجود تھے۔"

پس ختمی دلا ور ختمی تائید اس دعوت کی تاریخ میں روز اول سے ہی ان کے ساتھ شامل و شریک رہی ہے۔سماحۃ الشیخ سید عثمان مرغینی الکبیر اور سید محمد عثمان اس علم کو بلند کرنے والے سب سے پہلے انسان تھے۔اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ:

" اس دعوت کی ابتدا کے اس اہم موڑ پر انہوں نے جو کردار دیکھایا ہے اور
ان (اخوان المسلمون) کے دلوں میں حضرت محترم (سید مرغینی) کے لیے جو
عزت واکرام اور محبت پائی جاتی ہے اسے ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں۔"

استاذ: مصطفیٰ السباعی: (سابق) مرشد عام اخوان المسلمون (بلاد شام)۔
کہتا ہے:

"تمام معاملات اصلاً عوام کے ہاتھ میں ہیں۔اس لیے کہ ہر قیادت اور حکومت
کا اصل مصدر عوام ہیں۔ یہی حکومتی قیادت جو کہ تأسیسی مجلس اور دستوری
حکومت کی ترجمان ہوتی ہے اسے جماعت الام (بڑی یا مرکزی جماعت) کہا
جاتا ہے۔"

اور اس نے مزید کہا ہے:

"جمہوریت جمہور کی حاکمیت سے رضامندی کا نام ہے جس میں دستور اور حکم کی
سیادت عوام کے پاس ہوتی ہے۔اور اگر یہ جمہور کوئی ایسا فیصلہ بھی کرلیں جو کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے خلاف ہو تو اسے قبول کیا جائے گا۔"

استاد تلمسانی: (مرشد عام اخوان المسلمون مصر):

ہمارا مؤقف یہ ہے کہ تمام جماعتوں کو اظہار رائے کی آزادی ہو اور ان کے ساتھ احترام سے پیش آیا جائے۔ ان کی رائے کا احترام کیا جائے۔ جب میں اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ لوگ میری رائے کو قبول کریں تو پھر میں لوگوں کو اس حق سے کیوں محروم کروں جسے میں اپنی ذات کے لیے جائز سمجھتا ہوں۔ کیا یہ آزادی ہے کہ میں لوگوں کے اور ان کی آرا کے مابین حائل ہو جاؤں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حق دیا ہے۔ یہ ایسا موضوع ہے جس میں کوئی شک یا ابہام والی بات نہیں۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)

﴿فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (الکھف: ۲۹)

"اب جو چاہے اسے مان لے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔"

(صحیفہ الانباء شمارہ ۱۲ مجلۃ المجتمع: ۱۹۸۶-۵-۲۷)

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آیت مبارکہ تہدید و وعید کے لیے نازل ہوئی ہے اباحت اور اختیار کے لیے نازل نہیں ہوئی جیسا کہ اخوان المسلمون کے لوگوں کا خیال ہے۔ اس لیے کہ پوری آیت اس طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا﴾

(الکھف: ۲۹)

"نیز آپ انھیں کہیئے کہ: حق تو وہ ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے (آ چکا) اب جو چاہے اسے مان لے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔ ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں اسے گھیرے ہوئے ہیں۔ اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انھیں پینے کو جو پانی دیا جائے گا وہ پگھلے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تانبے کی طرح گرم گرما اوران کے چہرے بھون ڈالے گا۔ کتنا برا ہے یہ مشروب اور کیسی بری آرام گاہ ہے۔"

مرشدین اخوان المسلمون اور جمہوریت

اور جو چیز صحیح عقیدہ اور صحیح وسلیم سلفی منہج کے خلاف ہے وہ جمہوریت ہے۔ جمہوریت سیاسی شرک (اشتراک) کی بنیاد اور اصل ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ حکم اور نظام عوام کے لیے ہوگا اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہوگا۔ اور یہ کہ حکومت اور نظام ہی تشریع کے مصدر ہیں۔ بھلے کوئی حکم شریعت اسلامیہ کے بالکل خلاف ہو۔ جمہوریت میں انسان کو معبود بنادیا جاتا ہے۔ حکم جمہور کا چلتا ہے۔ اور تشریع کا اختیار غیر اللہ کو دیا جاتا ہے۔

اخوان المسلمون کے بہت سارے لوگ جمہوریت کی تائید کرتے ہیں۔ ان کے ایک مرشد حامد ابونصر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے:

"ہم ایسی جمہوریت چاہتے جو سب کے لیے عام اور شامل ہو۔"

(مجلہ العالم ۱۹۶-٦-۲۱)

اب سبھی لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ مصر اور دوسرے ملکوں میں اب اخوان المسلمون جمہوریت کے علمبردار بنے پھرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اسی جمہوریت پر قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

عصام عریان نے کہا ہے: "ہم سب سے پہلے جمہوریت کا مطالبہ کرنے والے اور اسے نافذ کرنے والے ہیں۔" (مجلہ لواء اسلام شمارہ ۱۹۹۰-۱۰-۱)

کویت میں اخوان المسلمون کا ترجمان مجلہ المجتمع اپنے ایک افتتاحی کالم میں زبان حال سے پکار کر اخوان المسلمون کی حقیقت بیان کررہا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

"کویت میں جمہوریت حق ہے یا انعام۔"

اس مضمون میں وہ لکھتے ہیں: کویت میں عوام کا حکومت میں شریک ہونا کوئی عطیہ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخشش نہیں نہ ہی کوئی ہبہ ہے بلکہ یہ ایک ایسا اتفاق ہے جس پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ حدیث میں آتا ہے:

''ان فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے صبح آدمی ایمان والا ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایمان والا ہوگا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔'' (مسلم)

بہت سارے اخوان المسلمون کے لوگ بڑی داڑھی رکھنے شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنے اور لباس (اور دیگر امور) میں کفار کی مخالفت کرنے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ علوم شرعی کے حصول سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتے ہیں۔

اس لیے کہ یہ لوگ زور بیان اور چکنی چپڑی باتوں سے حقائق کو تبدیل کر کے پیش کرتے ہیں۔ اکثر طور پر کفار کی تقلید کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ صحیح اور اصلی اہل سنت والجماعت اہلحدیثوں سے چڑ اور چھیڑ خانی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(نساء: ۱۱۵)

''مگر جو شخص راہ راست کے واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ۔ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا خود اس نے رخ کرلیا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں جھونک دیں گے جو بہت بری بازگشت ہے۔''

اخوان المسلمون ایسے ہی روافض کی تائید وحمایت میں کمر بستہ رہتے ہیں۔ ان کا ایک رسالہ الصباح الجدید جو کہ اخوان المسلمون کی طرف سے جامعہ خرطوم سے چھپتا ہے۔ اس نے ۱۹۸۲۔۲۔۱۷ میں ایک مقالہ شائع کیا ہے جس کا عنوان رکھا ہے:

نصرت کی بشارتیں۔ خلیج کے مشائخ ڈالر کے زور پر۔ خمینی کے خلاف فتوی صادر کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ریالوں کا اسلام صحیح اسلام کے مقابلہ میں۔

لکھتے ہیں: سبھی جانتے ہیں کہ ایران کی اسلامی حکومت کے خلاف مغربی میڈیا اس وقت کس موڑ پر کھڑا ہے؟ یہ بات سبھی لوگ جانتے ہیں۔ اگر کیمونسٹ لوگ اس کی ضد رکھیں تو یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آخر خلیج کے علماء و مشائخ دین کا سہارا لیتے ہوئے کیوں اس کے خلاف ہیں؟ یعنی آپ دوسرے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ: اسلام ہی اسلام کے خلاف لڑ رہا ہے۔ لیکن آپ اس کو یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ گھٹنے ٹیکنے والا اسلام جہادی اسلام کے خلاف ہے اور ریالوں کا اسلام صحیح اور اصلی اسلام کے خلاف نبرد آزما ہے۔ اور ظالموں کے مددگاروں کا اسلام مجاہدین سے اللہ تعالیٰ کی محبت والے اسلام کے ساتھ ٹکرا رہا ہے۔ یہ لوگ دل کی گہرائیوں سے تمنا رکھتے ہیں کہ کسی طرح یہ اسلامی انقلاب ناکام و نامراد ہو جائے۔ اور خلیج کے علماء و مشائخ امیر المؤمنین کی قیادت میں صحیح اسلام کے دروازے پر کھڑے ہوں۔

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اخوان المسلمون اور سروریوں کے افکار ہی دہشت گردی تکفیر اور مظاہروں اور ولی امر کی اطاعت سے خروج کا سبب بن رہی ہے۔ یہ لوگ نہ ہی کوئی بات سنتے ہیں اور نہ ہی نیکی کے کاموں میں اطاعت گزاری کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس انقلاب؛ مظاہرے تخریب کاری اور ہنگامے بپا کرتے ہیں۔ اس موقع پر ہم سلفیوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہم سلف صالحین کا منہج بیان کریں۔ اور لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس منہج کی دعوت پیش کریں۔ فتنوں اور شر انگیزیوں سے دور رہیں۔ اور جس ولی امر کی بیعت کر لی ہے اس کی اطاعت کریں اور بڑے و بزرگ علمائے کرام علمائے کرام کا احترام کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَـٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء: ۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان حاکموں کی بھی جو تم میں سے ہوں ۔ پھر اگر کسی بات پر تمہارے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس معاملہ کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔ یہی طریق کار بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔"

بلا شک و شبہ بہت سارے اخوان المسلمون والے تبلیغی جماعت والے اور سروری اور ان کے علاوہ دیگر گروہوں کی طرف منسوب لوگ ایسے ہی اگر آپ ان سے گروہ بندی کے متعلق پوچھیں گے تو وہ اس چیز کا بالکل انکار کر دیں گے۔ اور کہیں گے: ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ حالانکہ ان کی سوچ وفکر اور تنظیم و جماعت کی بات ہو تو پھر ان کی وہی سوچ اور وہی ذہنیت وہی تنظیم ہوتی ہے۔ وہ اپنے اس نظام سے کبھی باہر نہیں ہو سکتے۔ بھلے وہ اپنی زبانی کتنے ہی ایسے دعوے کیوں نہ کرلیں کہ وہ ان منحرف جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ ان تمام لوگوں کا سلفیت سے کراہت ونفرت پر اتفاق و اتحاد ہے۔ اور یہ لوگ آپس میں اختلاف کے باوجود سلفیوں کے خلاف منصوبہ بندی اور بغض ونفرت پر متفق ہیں۔ جب کہ (تبلیغی جماعت والے) مملکت سعودی عرب اور بلاد خلیج میں اخوان المسلمون اور سروریوں کے لیے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

میرے محترم نوجوان بھائیو! ان تمام گروہوں اور دھڑوں سے بچ کر رہیں جن پر مملکت سعودی عرب میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے پر پابندیاں عائد ہیں اور ملک کا نظام ان کے ساتھ منسلک ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ ان تمام گروہوں کو چھوڑ کر حقیقی اہل سنت والجماعت سلفی حضرات کے ساتھ مل جائیں جو کہ توحید کے علماء ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب انسان سیدھے منہج اور خالص عقیدہ توحید کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کی عقل میں کمزوری اور خلل آ جاتا ہے۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے کتنی سچی کہی ہے جب آپ نے فرمایا:

"ہمارا ایک بچہ بھی تمہارے ایک ہزار علماء پر غالب آ سکتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الشَّيْطَنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَبِ السَّعِيرِ﴾ (فاطر: ٦)

''شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے۔ لہٰذا اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروکاروں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَقُلْنَا يَآدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾ (طه: ١١٧)

''ہم نے کہا: اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَنًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ٥ وَ إِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ﴾

(الزخرف: ٣٧)

''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور ایسے شیطان انہیں سیدھی راہ سے روک دیتے ہیں جبکہ وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں۔''

سروریہ:

ان کے متعلق تفصیل سے آگاہ کرنے کے لیے بطور خاص علیحدہ موضوع کی ضرورت ہے۔ یہ ایسے مکتب فکر سے نکلے ہوئے لوگ ہیں جن سے ہمارے نوجوان طبقہ کو بچ کر رہنا چاہیے۔ ان لوگوں کی خصلت بھی یہ ہے کہ یہ عوام کو انقلاب کی طرف بلاتے ہیں۔ حکمرانوں اور ان کے ہمنواؤں سے بغض رکھتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان سے متنفر کرتے اور ان کے خلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھارتے ہیں۔اس جماعت کا مؤسس ایک معروف انسان ہے جسے سعودی عرب کویت اور بعض دوسرے خلیجی ممالک سے ملک بدر کیا ہوا ہے۔(اور اب اس نے بریطانیہ میں پناہ لے رکھی ہے)۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو جانے اور ان جانے میں اس کی راہوں پر چل رہے ہیں(اور اس آدمی کا ساتھ دے رہے ہیں)۔ہم اس موقع پر پھر صمیم قلب سے اور انتہائی خلوص سے اپنے نوجوانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کا ساتھ دیں جن کا راستہ سلف صالحین کا راستہ ہے(جو کہ کتاب وسنت کی دعوت پر مبنی ہے)۔

سروریہ کی تأسیس:

اس کی بنیاد ایک ایسے آدمی نے رکھی ہے جو کہ اخوان المسلمون سے علیحدہ ہوگیا تھا۔ اور جب اسے بعض عرب ممالک نے ملک بدر کر دیا تو اب اس نے باہر(بریطانیہ میں)اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔اس جماعت کا مکمل تنظیمی ڈھانچہ موجود ہے۔اور ایک محدود فکری قیادت بھی ہے۔اور کئی ایک مؤسسات ہیں جو کہ سعودی عرب اور بہت سارے عرب ممالک میں بھی اس کی زبان میں بات کرتے ہیں۔اس جماعت کے ساتھ ملنے کیلیے کوئی بیعت وغیرہ نہیں لی جاتی جیسا کہ اخوان المسلمون والے کرتے ہیں۔سروریہ کی نسبت اس کے بانی ومؤسس کی طرف کی جاتی ہے؛ جس کو یہ لوگ بہت بڑا اسلامی مفکر و سکالر شمار کرتے ہیں۔اور اس کی مدح سرائی میں مبالغہ اور غلو سے کام لیتے ہیں۔

اس جماعت کی ابتداء سعودیہ میں ہوئی۔اس کے بانی نے ان لوگوں کے خیال کے مطابق سلفی عقیدہ اور اخوانی سوچ وفکر کو ملا کر ایک نیا معجون مرکب تیار کیا۔اور مملکت کے اندر دینی جماعتوں اور ائمہ وخطباء کے ہاں اسے پذیرائی حاصل ہوئی۔

سعودی عرب میں اور سعودیہ سے باہر اس کے ماننے والوں کی اچھی خاصی سرگرمیاں پائی جاتی ہیں۔ان لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اس طرح سے اصلاح اور تجدید کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت انقلاب اور سختی کے ساتھ پیش آنے کی دعوت دیتے ہیں۔اصلاح اور انتخابات کے نعرے لگاتے ہیں۔ان لوگوں کی ایک سوچ یہ بھی ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاد اور جدت پسندی کے ساتھ سختی سے نمٹتے ہوئے صحیح اسلامی فکر کے مطابق داخلی طور پر اصلاح پر مکمل توجہ دینی چاہیے۔

یہ لوگ بہت سے حساس مراکز اور بہت ساری دینی اور فلاحی و خیراتی تنظیموں وسائل نشر و اشاعت مساجد و مدارس کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہوگئے ۔ ان مساجد و مدارس میں اب ان کی سوچ و فکر کے مطابق دروس اور خطبات ہوتے ہیں۔

کویت میں یہ لوگ السّلفی العلمی کے نام سے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں سے برسر پیکار ہیں جنہیں یہ الجامیہ کا نام دیتے ہیں۔ متحدہ عرب امارات سوڈان مصر یمن الجزائر اور بعض دوسرے ممالک میں ان لوگوں کا وجود پایا جاتا ہے۔

اس جماعت کا مؤسس اس تنظیم سازی کا انکار کرتا ہے جو کہ اس کے نام پر کی گئی ہے۔ کویت پر عراقی قبضہ کے متعلق ان لوگوں کا ایک خاص مؤقف تھا۔ اور ایسے ہی عراق میں امریکی مداخلت کے متعلق بھی ان کا خاص مؤقف ہے۔

اس جماعت کا مؤسس سالانہ ایک میگزین بھی شائع کرتا ہے۔ اور بریطانیہ میں ان لوگوں نے ایک مرکز قائم کیا ہوا ہے جس کا نام ہے: مرکز دراسات السنة النبوية۔

اس تنظیم کا بانی سعودی حکام سے بطور خاص دشمنی رکھتا ہے اور بلکہ بعض اہم شخصیات پر کفر کا فتوی تک لگاتا ہے۔ یہ لوگ جانب داری تشدید اور تکفیر میں بھی میلان رکھتے ہیں۔ بالعموم سیاست میں بھی اہتمام رکھتے ہیں۔ اور اصلاح کے نام پر لوگوں میں کام کرتے ہیں۔

اس کے بعض ماننے والوں کو یہ پتہ بھی نہیں کہ وہ سروری گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ شیعہ اور بڑھتے ہوئے ایرانی اثر و نفوذ کے بہت خلاف ہیں۔ ایسے ہی یہ لوگ امریکی قبضہ اور سعودی سیاست کے بھی خلاف ہیں۔

شیخ مقبل الوادعی رحمہ اللہ شیخ عبداللہ العبیلان حفظہ اللہ کے نام ایک خط میں فرماتے ہیں:

سرور نے یمن میں دماج بستی میں جا کر دو یا تین بار ان کی زیارت کی تھی۔ اور اس نے کہا تھا: ہم آپ سے کوئی بات نہیں چھپاتے۔ ہم بھی ایک جماعت ہیں۔ اور ہم ہر مسلمان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موالات رکھتے ہیں۔ ہمارے دل میں کسی بھی مسلمان کے لیے کوئی تعصب نہیں ہے۔ یہ اس شخص کا کلام تھا۔

شیخ مقبل رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبیلان حفظہ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''آپ کو ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیے اور اپنے طلبہ کو بھی ایسی جماعتوں سے خبردار کرتے رہنا چاہیے۔ اس سوچ وفکر کا اپنا ایک نظام و دستور ہے جو کہ مستقبل میں ظاہر ہو جائے گا۔''

حق بات تو یہ ہے کہ سروریہ اس مبداء کے ہی خلاف ہیں جس پر مملکت سعودی عرب کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ مبداء شریعت اسلامیہ کا نفاذ اور ہر قسم کی گروہ بندی کا قلع قمع ہے۔

سروریہ کی اصل بنیاد اخوان المسلمون ہیں؛ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ لوگ عقیدہ کے باب میں امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر ہیں۔

اس جماعت کی اپنی تنظیم سازی ہے اور اہم ترین شخصیات ہیں جو کہ میدان دعوت میں کام کرتے ہیں۔ اور ان کی تنظیمیں ہیں اور ان کے پھیلنے کا سبب اس سلفی دعوت سے پہلو تہی اور نفرت اور اس کو بدنام کرنا ہے جسے ناحق اور ظلم سے وہابیت کے نام پر بدنام کر دیا گیا ہے۔

سروریہ نے اپنی تنظیمی وسیاسی تربیت اور طریقہ کار اخوان المسلمون سے لیا۔ جب کہ عقیدہ کے امور سلفیوں سے لیے ہیں۔ یعنی سروری اخوان المسلمون اور سلفیوں کا معجون مرکب ہیں۔ اور ان لوگوں کا خیال ہے اس وقت وہ سعودیہ میں ایک بڑی اکثریت میں موجود ہیں۔

بہر حال صورت حال کچھ بھی ہو۔ ہم ہرگز کسی بھی طرح یہ گروہ بندی نہیں چاہتے۔ ہم دعوت و منہج میں نبی رحمت محمد بن عبداللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین ہیں۔ ہم پر واجب ہوتا ہے کہ اپنے نوجوان طبقہ کی تربیت اسی منہج و دعوت کے مطابق کریں۔

خودساختہ فرقہ جامیہ

ایک خودساختہ اور خیالی فرقہ جامیہ بھی ہے۔ جسے شیخ محمد بن امان جامی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ظلم و زیادتی کرتے ہوئے اس شیخ کے پیروکاروں کو جامیہ کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے موسوم کرتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ لوگ حکام طبقہ کو نہ گالیاں دیتے ہیں اور نہ ہی برا بھلا کہتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگوں کو نیکی کے کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت کا حکم دیا کرتے ہیں۔
یہ لوگ عقیدہ و منہج میں سلفی ہیں۔ مگر بعض وسائل کے استعمال میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور دعوت کے میدان حکمت اور وعظ و نصیحت میں سختی کر جاتے ہیں۔ ان کی فضیلت یہ ہے کہ انہوں نے بہت سے انقلابی لیڈروں اور دیگر جماعتوں جیسے اخوان المسلمین؛ سرورین اور تبلیغی جماعت والوں کی غلطیاں بڑے دھڑلے سے اس وقت میں بیان کیں جب دوسرے لوگ خاموش ہو گئے تھے۔

انہوں نے سلفی منہج اور دعوت کو اس وقت میں واضح طور پر کھول کر بیان کیا جب بہت سارے لوگ چپ سادھے ہوئے تھے۔ اور بہت سارے لوگوں پر حق واضح نہیں تھا۔ منہج کا بہت ہی کم کوئی مسئلہ ایسا ہوگا جس میں ان کا اختلاف دوسرے لوگوں سے ہوا مگر حق ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی وجہ سے عوام الناس کو بہت فائدہ پہنچایا۔ انہوں نے دلیل و برہان کی روشنی میں حق کو کھول کر بیان کیا۔ منحرفین اور اہل باطل پر کاری ضرب لگائی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد یہ لوگ نہ ہوتے تو بہت سارے ممالک میں سلفی منہج اور توحید کی دعوت مٹ چکی ہوتی۔ انہوں نے اخوان المسلمون؛ سروریہ؛ تبلیغی جماعت اور دیگر گروہوں کی غلطیاں اور عیوب واضح طور پر بیان کیے۔ اہل حدیث کی منقبت اور فضائل بیان کیے۔ لوگوں کو شرکیات خرافات بدعات اور راہ حق سے ہٹے ہوئے لوگوں سے خبردار کیا۔ اخوان المسلمون کے مرشدین اور بڑے مراجع کا فساد اور خرابیوں کو طشت ازبام کیا۔ اور حکام کی طرف رجوع کرنے کی اہمیت بیان کی۔

بہت سارے علماء و مشائخ نے شیخ محمد امان جامی کی فضیلت و منقبت بیان کی ہے۔ ان کبار علمائے کرام میں علامہ شیخ عبدالعزیز رحمہ اللہ شیخ صالح اللحید ان صالح الفوزان اور شیخ عبد المحسن العباد حفظھم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ:

جب آپ سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ: فرقہ جامیہ ایک خطرناک فرقہ ہے اپنے نوجوانوں کو ان کے بارے میں نصیحت کریں؟

تو آپ نے فرمایا: کیا اس کی مراد شیخ محمد بن امان جامی رحمہ اللہ پر تہمت باندھنا ہے؟۔یہ سائل بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کر رہا ہے۔افسوسناک پہلو یہ لوگ ایسے الزامات لگاتے ہیں حالانکہ حق یہ ہے کہ: محمد بن امان جامی رحمہ اللہ اور شیخ ربیع بن ہادی مدخلی رحمہ اللہ اور دیگر سبھی مشائخ مدینہ ہمارے ہاں عقیدہ سلیمہ پر اور علمی اعتبار سے معروف اور سلفی ہیں۔

اور پھر آپ نے طلبہ کو ان کی کتابیں پڑھنے اور ان سے علم حاصل کرنے کی وصیت کی۔

اور فرمایا: اور یہ ایسے الزامات لگاتے ہیں اور انہیں جامیہ کہتے ہیں ان کے اسلاف نے اس سے پہلے ہمیں بھی وہابی ہونے کا طعنہ دیتے تھے۔یہ لوگ بھی ان کی سوچ و فکر پر کاربند ہیں۔ہم سارے وہابی اور جامی ہیں۔جامی یہ ایک جدید اصطلاح ہے۔جسے ان لوگوں نے گھڑ لیا ہے جو کہ بالکل جاہل ہیں اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت پر طعنہ زنی کرنا چاہتے ہیں۔الحمدللہ! ہم سب وہابی اور جامی ہیں اس لیے کہ ہم سلفی ہیں۔ان شااللہ۔

ایسے ہی اپنی ایک تحریر میں علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ”محمد بن امان الجامی علم و فضل حسن عقیدہ اور دعوت إلی اللہ کی سرگرمیوں میں اور بدعات وخرافات سے ڈرانے میں ہمارے ہاں معروف ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔آپ ہمارے خاص الخواص اہل سنت بھائیوں میں سے تھے۔ ہم آپ کے علم سے استفادہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔“

(أسئله السويديه ج:٢)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

آپ کے متعلق فرماتے ہیں: شیخ محمد امان الجامی ان بہت کم نادر علماء کرام میں سے ہیں جنہوں نے اپنا علم اور اپنی تمام تر صلاحتیں مسلمانوں کے فائدہ؛ان کی رہنمائی اور دعوت إلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے لیے مسخر کردی تھیں۔آپ جامعہ اسلامیہ اور مسجد نبوی شریف میں تدریس کے دوران اور دنیا کے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران حکمت و بصیرت کے ساتھ دعوت دیتے رہے اور سعودی عرب کے اندر بھی آپ مختلف علاقوں میں خطبات اور درس دیا کرتے تھے۔ جن میں آپ توحید کی دعوت پیش کرتے۔ لوگوں میں صحیح وسلیم عقیدہ پھیلاتے اور نوجوانوں کو منہج سلف صالحین پر کاربند رہنے کی تلقین کرتے۔اور گمراہ کن تنظیموں اور جماعتوں کے افکار و آرا اور طریقہ کار سے ڈراتے رہے۔جو انسان آپ کو ذاتی طور پر نہ جانتا ہو تو وہ آپ کو آپ کی کتابوں اور کیسٹوں کے ذریعہ سے پہچان سکتا ہے جن میں آپ کے علم بیش بہا کا خزانہ محفوظ ہے۔اور اس علمی خزانے سے بہت سارے لوگوں کو فائدہ حاصل ہوا ہے۔

شیخ جامی ہمارے بھائی اور ہمارے ساتھی تھے۔آپ جامعہ اسلامیہ سے فارغ التحصیل تھے۔ پھر آپ جامعہ اسلامیہ اور مسجد نبوی میں مدرس متعین ہوگئے۔ جہاں پر آپ دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے۔ہم آپ کے بارے میں صرف خیر اور بھلائی ہی جانتے ہیں۔اور کوئی جماعت جامیہ کے نام سے موجود نہیں ہے۔ یہ صرف بعض افترا پردازوں اور جھوٹے لوگوں نے شیخ محمد بن امان جامی پر بہتان گھڑ لیا ہے۔اس لیے کہ آپ توحید کی دعوت دیتے۔بدعات وخرافات سے منع کرتے۔اور منحرف افکار کے لوگوں نے آپ سے دشمنی کی وجہ سے یہ نام گھڑ کر آپ کی طرف منسوب کرلیا ہے۔

شیخ صالح اللحیدان حفظہ اللہ

آپ فرماتے ہیں: میں جانتا ہوں آپ ذاتی طور پر بہت اچھے آدمی تھے اور سلفی عقیدہ کے حامل تھے۔ آپ دوران تدریس اور اس کے بعد بھی ہمارے ساتھیوں میں سے تھے۔ میرے علم کے مطابق آپ اہل توحید میں سے تھے۔

شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ (مدرس مسجد نبوی):

آپ فرماتے ہیں: شیخ محمد بن امان جامی رحمہ اللہ سے میرا تعارف اس وقت ہوا جب آپ معہد الریاض میں طالب علم تھے۔اور پھر اس کے بعد آپ جامعہ اسلامیہ میں مرحلہ ثانویہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرس تعینات ہوئے۔ پھر اس کے بعد مرحلہ جامعیہ میں استاذ مقرر ہوئے۔ میں آپ کو ایک موحد صاحب حسن العقیدہ اور صحیح وسلیم منہج کے حامل انسان کی حیثیت سے جانتا ہوں۔

آپ بڑے اہتمام و تزک واحتشام کے ساتھ عقیدہ کے مسائل اپنے دروس اور لیکچرز میں تحریر و تقریر میں بیان کیا کرتے اور بدعات وخرافات سے خبردار کرتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

شیخ ربیع بن ہادی مدخلی حفظہ اللہ!

آپ فرماتے ہیں: شیخ محمد بن امان جامی ایک مؤمن موحد اور سلفی انسان تھے۔ آپ دین میں فقیہ تھے۔ علوم عقیدہ میں آپ کو کمال دسترس حاصل تھی۔ میں نے آپ سے بڑھ کر عمدہ طریقہ سے مسائل عقیدہ سمجھانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے ہمیں ثانویہ کے مرحلہ میں عقیدہ واسطیہ اور عقیدہ حمویہ بطور سبق پڑھایا تھا۔ میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو کہ احسن اسلوب سے طلبہ کو سمجھا سکے۔ آپ صاحب حسن خلق متواضع اور باوقار انسان تھے۔ آپ سے اخلاق سیکھا جاتا تھا۔

ڈاکٹر صالح بن عبداللہ العبود (مدیر جامعہ اسلامیہ سابقا)

آپ فرماتے ہیں: فضیلۃ الشیخ محمد بن امان الجامی مدرس مسجد نبوی کئی ایک علما کرام نے آپ کی تعریف وتوصیف کی ہے جیسے شیخ عمر فلاتہ مدرس مسجد نبوی اور مدیر قسم الحدیث اور فضیلۃ الشیخ محمد محمود الوائلی مدرس مسجد نبوی اور استاذ جامعہ اسلامیہ پروفیسر ہائیر ایجوکیشن۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن خمیس مدرس جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض۔ اور شیخ / داعیہ محمد بن عبد الوہاب مرزوق البنا۔ اور ان حضرات کے علاوہ دیگر بہت سارے علما کرام نے آپ کو اچھے الفاظ میں یاد کیا ہے۔

تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت والے اپنے بارے میں شیخ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ کے جو اقوال نقل کرتے ہیں (اور اس طرح سے لوگوں کو دھوکا دینے میں تلبیس ابلیس کا کام لیتے ہیں) یہ سبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرانے اقوال ہیں (جب ان علما کرام کو صحیح معنوں میں تبلیغی جماعت کی حقیقت کا علم نہیں تھا)۔ان اقوال سے ان علما کرام نے رجوع کرلیا تھا۔ان علما کے جدید اقوال شیخ سلطان العید نے اپنی کتاب میں جمع کیے ہیں۔ان کے علاوہ دیگران علمائے کرام کے اقوال بھی اس کتاب میں جمع کیے ہیں جو کہ تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں سے لوگوں کو ڈراتے اور خبردار کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ اقوال میں اس کتاب کے آخر میں درج کروں گا۔

اس جماعت کی ابتدا ہندوستان سے ہوئی۔ اس کی بنیاد رکھنے والے چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور قادری طریقہ سے منسلک لوگ تھے۔یہ اپنے ذمہ داروں پر ایک بڑے کی بیعت کو لازم قرار دیتے ہیں۔ یہ اپنی مجلسوں اور اجتماعات میں کتاب تبلیغی نصاب پڑھ کر سناتے ہیں۔ یہ کتاب شرکیات وخرافات سے بھری ہوئی ہے۔ اور ایسے ہی دوسری کتاب حیات الصحابہ بھی پڑھتے ہیں۔ چونکہ اس کتاب میں درج جھوٹے قصے ان کی خواہشات سے موافقت رکھتے ہیں۔اہل عرب میں حیات صحابہ پڑھتے ہیں اور اہل عجم کے لیے تبلیغی نصاب کو خاص کر رکھا ہے۔

یہ لوگ دنیا سے بے رغبتی اور زہد برتتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة: ٢٠١)

”اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“

یہ لوگ باقی تمام اعمال کو ترک کیے بیٹھ جاتے ہیں ۔تحریر وتقریر اخبار و میگزین مدرسہ واعلام میں حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ مساجد میں اور ذکر کے حلقوں میں بیٹھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

یہ لوگ صحیح معنوں میں شرعی علم رکھنے والے علماء کو ناپسند کرتے ہیں۔حدیث کے علماء کو تو اہمیت نہیں دیتے (مگر اپنے صوفی سلسلہ کے جہلاء کو ہی مقدم رکھتے ہیں)۔

ان کے ہاں جو انسان ایک خاص مقام تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے لیے ایک خاص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت ہے۔ بہت سارے لوگوں کو انہوں نے یہ بیعت کرنے کو کہا۔

شیخ سعد الحصین جو کہ لمبے عرصہ تک ان کیساتھ رہے ان کے ساتھ چلوں پر نکلتے رہے اور ان کے دفاع میں لڑتے رہے پھر آخر میں انہیں چھوڑ دیا اور ان کی سرگرمیوں سے ڈرانے اور خبردار کرنے لگ گئے۔ ان سے بھی تبلیغی جماعت کے بارے میں پوچھا گیا۔ اور مدینہ طیبہ میں شیخ احمد شرقاوی سے بھی ان کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے یہی کہا: انہوں نے ہم سے وہ بیعت کرنے کے لیے کہا تھا جس کو غالب طور پر یہ لوگ عربوں سے چھپا کر رکھتے ہیں۔

پھر دعوت کے میدان میں لوگوں پر تین دن یا چالیس دن یا چار ماہ کا عرصہ لازم کر لینا ایک بدعتی طریقہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ یہ لوگ نوجوان طبقہ پر اثرانداز ہوتے ہیں اور انہیں راہ استقامت پر لے کر آتے ہیں۔ تو یہ بات ان کے کام کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ والی بات نہیں کہ روافض بوذی صوفی دوسرے تمام لوگ اپنی تاثیر رکھتے ہیں ۔حتی کہ عیسائیوں کے پادری اور یہودیوں کے حبر بھی تاثیر رکھتے ہیں۔ یہ تاثیر کسی چیز کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ بلکہ حق کی دلیل نبی کریم ﷺ کی سچی اتباع ہے۔ اگر انسان ان لوگوں کی ہمراہی میں دسیوں سال گزار لے تو اسے صحیح علم شرعی کی بو تک نہیں پہنچے گی بلکہ وہ جہالت میں ہی بڑھتا جائے گا۔ بخلاف صحیح اور سلیم عقیدہ والے لوگوں کی ہم نشینی کے۔

یہ لوگ زیادہ تر خوابوں اور قصوں اور ڈھکوسلوں پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے خودساختہ کرامات اور احوال وحالات گھڑ کر پیش کرتے ہیں جو کہ شرعی علم اور شرعی منہج و ہدایت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔

ان لوگوں نے پاکستان میں اہل حدیث کی کئی مساجد کو منہدم کیا۔ یہ لوگ استعمار کے گماشتے ہیں اسی لیے ان کو چین میں اور یہود و نصاریٰ کی ملکوں (اسرائیل اور فرانس وغیرہ) میں کام کرنے کی اجازت ہے۔ ان کے اکثر ماننے والے جاہل لوگ ہیں۔ آپ ان کے ساتھ کسی ایک عالم کو بھی ایسے نہیں پائیں گے جو شریعت اور سلف صالحین کے منہج کو سمجھتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر وہ ان کے ساتھ چلنے بھی لگا تا ہو۔

توحید ربوبیت کا اہتمام کرتے ہیں ۔توحید کی اس قسم کا اقرار تو مشرکین مکہ بھی کرتے تھے۔تقریباً اکثر لوگ یا سارے لوگ اس توحید الوہیت کی یاد دہانی کو بھول چکے ہیں جس کی دعوت انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم السلام لے کر آئے تھے اور اسی دعوت کی خاطر آسمانوں سے کتابیں نازل کیں۔توحید کی اس قسم کی دعوت میں کلام کرنے کو یہ لوگ تفرقہ اور اختلاف کے اسباب میں سے ایک قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور کتاب وسنت حق اور باطل میں فرق کرتے ہیں۔

اپنی اولادوں کو بغیر تربیت اور رہنمائی کے چھوڑ کر مدتوں گھروں سے غائب رہتے ہیں۔اور بعض لوگوں نے تو اپنی بیویوں کو صرف اس لیے طلاق دیدی تا کہ وہ سارا وقت سفر اور دعوت کے لیے فارغ رہ سکیں۔

جو کوئی حق کا متلاشی ان کو اچھی طرح سے پہچان لیتا ہے وہ ان کا ساتھ چھوڑ کر نکل جاتا ہے اور ان لوگوں کے حقائق کو عوام کے سامنے آشکار کرتا ہے۔ایسے ہی لوگوں میں سے شیخ شمری اور شیخ سبیعی ؛ شیخ سعد الحصین علامہ شرقاوی اور دوسرے بہت سارے لوگ شامل ہیں۔

ان لوگوں کا خیال ہے کہ جس جہاد کی تقریباً نصف قرآن میں ترغیب دی گئی ہے اس سے مراد ان کے ساتھ چلے پر نکلنا ہے۔یہی چیز تو اسلام کے دشمنوں کو مطلوب اور انہیں خوش کرنے والی ہے۔

یہ لوگ اگر چہ ابتدا میں لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر اپنے مخالفین اور معترضین کے ساتھ ان سے بڑھ کر بد اخلاقی کرنے والی کوئی دوسری جماعت نہیں۔

صحیح دعوت کی ابتدا ہمیشہ علم پر مبنی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ﴾ (محمد: ۱۹)

”پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اپنے لیے گناہ سے حفاظت طلب کیجیے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر قول و عمل سے پہلے علم سے بات شروع کی گئی۔ جب کہ یہ لوگ اخلاقیات جھوٹے قصوں اور خوابوں سے اپنی دعوت کی ابتدا کرتے ہیں۔

حکومت سعودی عرب نے ان لوگوں پر پابندی لگا رکھی ہے۔ان کے ساتھ خفیہ یا اعلانیہ طور پر نکلنا اور ان کے اجتماعات میں شریک ہونا ولی امر کی مخالفت شمار ہوگا۔ ایسے ہی گروہ بندوں میں بٹنا بھی ولی امر کی نافرمانی ہے۔ ہماری یہ حکومت الحمد للہ صحیح اور معتدل سلفی عقیدہ پر کاربند ہے۔اور سلسلہ امام محمد بن عبد الوہاب اور امام محمد بن سعود کے دور سے چلا آ رہا ہے۔ اب یہاں پر آ کر غلط قسم کے افکار و آرا کو ہوا دینا اور ان کی نشر و اشاعت کرنا (درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا نہیں بلکہ)اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا ہے۔ جو لوگ علما کرام کے ایسے اقوال کی نشر و اشاعت کرتے ہیں جن سے انہوں نے رجوع کرلیا ہے۔ وہ ان علما پر بہتان لگا رہے ہیں جس کا انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب دینا ہوگا۔ان کے پاس حق نام کی کوئی چیز نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا طریقہ کار ٹھیک نہیں۔(ویسے اگر چند اچھی باتیں بتا دیتے ہیں تو) شیطان نے آیت الکرسی پڑھنے کی تعلیم دی تھی جو کہ حق ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا:”وہ ہے تو بڑا جھوٹا مگر اس نے بات سچی کہی ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡہُ بِقِنۡطَارٍ یُّؤَدِّہٖۤ اِلَیۡکَ ۚ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡہُ بِدِیۡنَارٍ لَّا یُؤَدِّہٖۤ اِلَیۡکَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَیۡہِ قَآئِمًا﴾

(آل عمران : ۷۵)

”اور اہل کتاب میں کچھ تو ایسے ہیں کہ اگر آپ ان پر اعتماد کرتے ہوئے ایک خزانہ بھر مال دے دیں تو وہ آپ کو واپس کردیں اور کچھ ایسے ہیں کہ اگر آپ انہیں ایک دینار بھی دے بیٹھیں تو وہ ادا نہ کریں الا یہ کہ تم ہر وقت ان کے سر پر سوار رہو۔“

بہت سارے کافر ممالک کے بہت سارے مفید حقائق ہیں۔لیکن یہ حقائق ان کو کچھ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ نہ دے سکے۔ بلکہ ان لوگوں کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ یہ کافر و منافق اور ظالم لوگ ہیں۔ پس تبلیغی جماعت کے پاس بعض حقائق کا ہونا اس بات کا متقاضی نہیں کہ ہم ان کی حمایت و تائید کرنے لگ جائیں۔

یہ لوگ فضائل اعمال اور ذکر کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں مگر صحیح عقیدہ کی نشر و اشاعت کا کوئی اہتمام نہیں کرتے۔

ان کی دعوت کا اصل اثاثہ قصے کہانیاں کچھ خواب اور سپنے اور من گھڑت اقوال ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو قصہ گو لوگوں کو جب مسجد میں دیکھتے تو انہیں کنکریاں مارا کرتے۔

آپ کسی سچے سلفی کو ہرگز نہیں دیکھیں گے کہ وہ سلفیت چھوڑ کر ان کیساتھ شامل ہو گیا ہو۔ جبکہ ان سے بہت سارے لوگ اس منحرف منہج کو چھوڑ کر سلفیت کو اپنا چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾

(یوسف : ۱۰۸)

''آپ فرما دیجئے کہ: میرا راستہ یہی ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں خود بھی اس راہ کو پوری روشنی میں دیکھ رہا ہوں اور میرے پیروکار بھی۔''

کیا یہ لوگ بھی بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

ہمیں بعض انتہائی قابل اعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ ان کی بعض مسجدوں میں قبریں ہیں۔ اور ان قبروں پر وہ چلہ کشی کر کے کشف اور الہام اور تقرب إلی اللہ کی مشقیں کرتے ہیں۔ اور ایک لمبا وقت بغیر حرکت کیے ان قبروں کے پاس کھڑے رہتے ہیں۔ ایسا کرنا بھی شرک کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسا جمعرات کے دن کیا جاتا ہے۔ اور اسے روحانی الہام (مکاشفہ) کا نام دیتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ ایسے کرنے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں فائدہ حاصل ہوگا۔ حالانکہ ایسا کرنا عین شرک ہے۔

ان کے منہج کے فاسد ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ ان کے بہت سارے پرانے ساتھی ان کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ جبکہ آپ کسی ایک سلفی کو بھی ایسا نہیں پائیں گے جو ان بزرگ اور مجتہد علما کے منہج و مسلک کو چھوڑ کر گیا ہو۔

تبلیغی جماعت کے چیدہ چیدہ اوصاف

یہ لوگ توحید اسما و صفات اور توحید الوہیت کو جان بوجھ کر اہمیت نہیں دیتے۔ جب کہ توحید ربوبیت پر ہی سارا زور صرف کرتے ہیں۔ بدعات و خرافات اور شرکیات پر رد کرنے میں بہت ہی سستی بلکہ تجاہل سے کام لیتے ہیں۔ اور اس کی دلیل پیش کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے صفوں میں اتحاد و اتفاق قائم رہتا ہے۔ توحید الوہیت کی ان کے ہاں کوئی اہمیت نہیں ۔ قبروں اور درگاہوں اور بدعات و خرافات اور شرکیات کا بھی ایسا ہی حال کرتے ہیں۔ علم حدیث یا دوسرے علوم شریعت کا کوئی اہتمام نہیں کرتے۔ خوابوں اور قصے کہانیوں پر گزارا کرتے ہیں۔ صرف بعض چیزوں میں بھلائی کرنے کا حکم دیتے ہیں برائی سے منع نہیں کرتے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ برائی سے منع کرنے سے ان کی صفوں میں افتراق پیدا ہوگا۔

اور ان کے ہاں ایسی ہی کتابیں قابل اعتماد ہیں جو اس قسم کے خرافات بدعات اور شرکیات اور ضعیف یا موضوع روایات پر مشتمل ہوں۔ جیسا کہ ان کی کتاب تبلیغی نصاب اور حیات صحابہ سے صاف ظاہر ہے۔ اور ایسے ہی صوفیا کے طرق اربعہ (نقشبندیہ؛ قادریہ؛ سہروردیہ اور چشتیہ) پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ تصوف اور بدعات کا خطرہ اولیا و صالحین کے ساتھ تعلق کے خطرات سے کم ہے۔ اپنے بیانات میں خوابوں ذوق اور علم المغیبات پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اپنے مسلک دیوبندیت کے لیے تعصب کا برتاؤ کرتے ہیں۔ جب کہ کتاب و سنت اور سلف صالحین کے اقوال میں موجود دلیل کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔ یہ لوگ توحید و سنت کے علماء کو اپنے ہاں بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ ہاں کبھی کبھار صرف جان بچانے کے لیے ایسا کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ جہالت میں لت پت اور دین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بصیرت اور سمجھ سے بہت دور ہیں۔ موضوع روایات ضعیف احادیث اور خرافات قصے اور اپنے مولویوں کے اقوال نقل کرتے رہتے ہیں۔ مساجد میں قبروں کے وجود پر کوئی رد نہیں کرتے۔

ان لوگوں کے ہاں طلسماتی تعویذ گنڈے بھی پائے جاتے ہیں جو کہ بعض نمبروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ تعویذ ان کے مشائخ کے تحریر کردہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ بھی ان کے ساتھ چلتے ہیں جو کہ عوام ہوں یا دیگر کوئی ۔ان سب پر جہلاء کو ہی امیر بناتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ان کے خاص اسباق پہلے پڑھ چکے ہوتے ہیں۔ اوران کے ہاں خاص بیانات ہوتے ہیں جو کہ انہوں نے اپنے ماننے والوں کو رٹائے ہوتے ہیں۔

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ صوفیا کے بعض مشائخ کو وہ مقام ومنزلت حاصل ہے جس کی وجہ سے انہیں کعبہ سے بھی بلند مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر ان مشائخ کی زیارت کو چل کر جاتے ہیں (جسے یہ لوگ باعث ثواب سمجھتے ہیں)۔

ایسے یہ لوگ عوام کو کتاب وسنت کی صحیح دلیل کی طرف دعوت دینے کے بجائے تقلید کی دعوت دیتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ پر صلواۃ وسلام پڑھنے کا بھی ان لوگوں کا ایک بدعتی طریقہ ہے۔ مثلاً ان کے ہاں ایک درود یوں ہے:

((اللهم صل على محمد بحر أنوارك ومصدق اسرارك و لسان حجتك و عروس مملكتك و إمام حضرتك و طرز ملكك ـ وفراز رحمتك۔ و طريق رحمتك المتلذذ بتوحيدك ۔إنسان عين الوجود والسبب في كل موجود عين أعيان خلقك المتقدم على نور ضيائك ـ يا رسول الله !أسئلك الشفاعة .)) (تبليغی نصاب كتاب الحج ص: ١٧)

اور ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ مادی قوت طلب کرنا بھی ایسے ہی شرک ہے جیسے بتوں کیساتھ تعلق رکھنا شرک ہے۔ اور یہ لوگ اپنے ساتھ اس مزعوم دعوت کے لیے نکلنے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد فی سبیل اللہ شمار کرتے ہیں۔ چار ماہ تک کے لیے اہل خانہ کو چھوڑ کر نکل جانا اور مساجد میں سونا یہ جہاد ہے۔

اور ان میں سے بعض قبروں پر جا کر مراقبہ بھی کرتے ہیں خصوصاً جمعرات کے دن۔ اور اس مراقبہ میں روحانی الہام کا دعوی کرتے ہیں۔

یہ لوگ لا إلہ إلا اللہ کے معانی کو مقصد اور فضیلت طریق حصول تک ہی محدود کرتے ہیں۔ قصد سے مراد اس بات کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک و مدبر اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ اور فضیلت یہ ہے کہ جس انسان کا دنیا میں آخری کلام لا إلہ إلا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور طریق حصول سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی لفظ جلالہ اللہ اللہ یا پھر ھو ھو کی ضربیں لگائی جائیں ایسا سینکڑوں بار کیا جاتا ہے۔

اور بعض کے ہاں ایک اور بدعت ہے کہ جمعرات کے دن بوقت شام خصوصی طور پر سورت یس کی تلاوت کرتے ہیں۔

ایسے ہی یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے بعد از وفات شفاعت اور مدد کے طلبگار ہوتے ہیں اور ایسے خرافات قصے کہانیوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کی سچائی کی کوئی حقیقت نہیں۔ جیسا کہ حمد رفاعی کا قصہ کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر اطہر سے ہاتھ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیا تا کہ وہ دست مبارک کو بوسہ دے سکے۔

یہ لوگ اہل بدعت کو موحد علماء پر فضیلت اور ترجیح دیتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر رد اور انکار کرتے ہیں جو کہ شرک اور اہل شرک سے برسر پیکار ہو۔ جب ان کا کوئی بڑا مرنے لگتا ہے تو اس پر قرآن پڑھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اہل علم اور علما سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ علماء کے علم کو مسائل کے علم کا نام دیتے ہیں جب کہ اپنے صوفیا کے اقوال کو علم الحقائق کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ سلفی حضرات ان کی صفوں میں پھوٹ ڈالتے ہیں۔

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے اسماء وصفات کا انکار کرتے ہیں۔ اور اپنے بعض علما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شان میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ انہیں معصومیت کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ اور اہل بیت کی شان میں غلو کرتے ہوئے حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ بدعات و شرکیات اور خرافات سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لوگوں کو بلاوجہ دنیا سے زہد و بے رغبتی برتنے اور احتیاج و فقر اور ذلت کی زندگی گزارنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

یہ بعض صفات ہیں جو کہ تبلیغی جماعت اور اخوان المسلمون میں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ سروریوں کی بعض صفات بھی بالکل اخوان المسلمون جیسی ہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ یہ لوگ اپنے تئیں صحیح عقیدہ کی دعوت و تبلیغ کے بڑے حریص ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے ان لوگوں کے کچھ اعمال ایسے ہیں جو کہ صحیح عقیدہ توحید اور صحیح سلفی منہج کے بالکل خلاف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ انقلابی تحریکیں برپا کرنا حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور مظاہرے کرنا۔ نوجوانوں کو حکمرانوں کی نافرمانی کی تعلیم دینا۔ اور سلفیوں سے بغض رکھنا۔ اور فتنے پھیلانے کے لیے غیر اہل توحید سے ولا و برا رکھنا وغیرہ۔

[تبلیغی جماعت اور علمائے عرب]

برادر محترم! اب آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

"ائمہ دعوت اور سلفی علماء امت کے فتاوی اور اقوال تبلیغی جماعت کے بارے میں۔"

تاکہ آپ ان لوگوں کے منہج کے متعلق پوری بصیرت کے ساتھ اپنے مؤقف پر قائم رہ سکیں۔

امام محمد بن ابراہیم آل شیخ:

آپ کتاب "یہ ہے تبلیغی جماعت؛ جس میں کوئی خیر نہیں" سے نقل کرتے ہوئے تبلیغی جماعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہ جماعت ایک بدعتی اور گمراہ جماعت ہے۔ ان کے خط کے ساتھ جو کتابیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ملی ہیں ان کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ بدعت اور گمراہی پر قائم ہیں اور قبر پرستی کے شرک میں مبتلا ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جس پر کسی بھی طرح خاموش نہیں رہ سکتے۔ اس لیے ہم عنقریب ان پر ایک مفصل رد لکھیں گے جس سے ان کی گمراہی اور باطل خرافات پر ایک کافی وشافی رد ہوگا۔''

امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بلاشک وشبہ تبلیغی جماعت عقیدہ کے مسائل سے بے بہرہ اور بے بصیرت ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ نکلنا جائز نہیں۔ ہاں ان کے ساتھ صرف وہ لوگ جاسکتے ہیں جو علم وبصیرت پر ہوں اور صحیح عقیدہ اور اہل سنت والجماعت کے منہج پر قائم ہیں تاکہ ان کی رہنمائی اور خیر خواہی کا کام کرسکے۔ لیکن اس کے لیے بھی شرط یہ ہے کہ وہ لوگ اس کی بات سنتے ہوں۔''

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں:

''الحمد للہ ہمارے پیارے ملک میں باہر سے ایسی ویسی جماعتیں منگوانے اور ایسے ویسے مناہج اور طریقہ کار برآمد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس ملک کے رہنے والوں پر واجب ہوتا ہے کہ وہ جس منہج اور عقیدہ پر کاربند ہیں اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور ان کے خلاف جو بھی جماعت ہو اس کو چھوڑ دیں۔ بھلے وہ کوئی بھی جماعت ہو تبلیغی جماعت ہو یا کوئی دوسری جماعت۔ تبلیغی جماعت کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔ ان میں بہت ساری بدعات اور خلاف شریعت امور پائے جاتے ہیں۔ جنہیں ان لوگوں نے طشت ازبام کیا ہے جو اس جماعت کے ساتھ وقت لگا چکے ہیں۔ اور ان کی ہمراہی میں رہ کر ان کی حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے واضح کیا ہے کہ دعوت الی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے میدان میں ان لوگوں کا منہج رسول اللہ ﷺ کے منہج کے خلاف ہے۔ اصل میں یہ اہل بدعت و تصوف کی دعوت ہے۔ جب معاملہ ایسے ہی ہے تو پھر اس جماعت سے بچ کر رہنا واجب ہوجاتا ہے۔ خصوصا ہمارے ملک سعودی عرب میں جہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحیح اور سلیم منہج والی جماعت سلفی حضرات موجود ہیں جو کہ صراط مستقیم پر قائم ہیں۔''

پھر آپ اس جماعت سے لوگوں کو ڈراتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ جماعت لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور گناہ اور برائیاں ترک کرنے اور نیکی کے امور بجالانے کی دعوت دیتی ہے۔ مگر مقام افسوس تو یہ ہے کہ نہ ہی توحید کی دعوت دیتے ہیں اور نہ ہی شرک سے منع کرتے ہیں۔ یہ لوگ بعض فروعی اعمال و عبادات اور ذکر و اذکار کی مشقیں کرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں بعض اہل بدعات کے مناہج بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ خروج اور لمبے اور متعین مدت کے سفر۔ اور ایسے ہی یہ لوگ اس صحیح اور شرعی علم سے بھی بے نیازی برتتے ہیں جس علم کی روشنی میں صحیح عقیدہ اور شرعی عبادات و معاملات کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی مباحات (و مکروہات اور حرام و حلال) کا علم حاصل ہوتا ہے۔''

اور اسی علم کی وجہ سے صحیح عقیدہ کے مخالف امور کا بھی علم حاصل ہوتا ہے۔

آخر میں آپ نے اپنی نصیحت کو اس بات پر ختم کیا ہے آپ اس جماعت کی طرف نسبت رکھنے کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ ایسی ناقص دعوت ہے جو کسی بھی طرح کچھ بھی کام نہیں آسکتی۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی جماعت سے نسبت رکھے یا ان کے ساتھ نکلے۔ اس لیے کہ اس جماعت کے ساتھ جانے میں دین میں بصیرت یا عقیدہ کی معرفت میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ تبلیغی جماعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''وہ دین جو کہ محمد رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں۔اور جس کا بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جب جبرائیل امین آئے اور انہوں نے اسلام ایمان اور احسان کے بارے میں سوالات کیے۔ میری ان بھائیوں کو نصیحت یہ ہے جنہوں نے اپنی طرف سے کچھ ارکان اور نمبر(چھ نمبر) بنا لیے ہیں کہ وہ ان خود ساختہ چیزوں کو چھوڑ کر اس منہج پر واپس آ جائیں جس پر رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے۔اور جس کو نبی کریم ﷺ نے دین قرار دیا ہے۔''

علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ تبلیغی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:

''ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی دعوت کتاب وسنت پر قائم ہے۔لیکن یہ صرف زبانی دعویٰ ہے۔حتیٰ کہ ان کے مابین عقیدہ بھی متفق علیہ نہیں۔ان میں سے کوئی ایک اشعری ہے تو دوسرا ماتریدی اور تیسرا صوفی کوئی چوتھا لادین اور لامذہب۔ اس لیے کہ ان کی دعوت کی بنیاد اس چیز پر ہے کہ انہیں کیسے جمع کیا جائے؟(دین وعقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں) حقیقت میں ان لوگوں کے پاس کوئی علمی ثقافت نہیں۔ ان لوگوں کو پچاس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے ان میں آج تک کوئی معتبر عالم پیدا نہیں ہوا۔''

آپ نے ان لوگوں کے عقیدہ کی گمراہیاں اور بدعتی تصوف کے طریقے اور لوگوں کے سامنے اختیار کیے جانے والے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''تبلیغی جماعت عصر حاضر میں ایک صوفی جماعت ہے۔ جو کہ اخلاقیات کی دعوت دیتے ہیں۔جب کہ معاشرہ میں عقیدہ کی اصلاح کے لیے ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔اس لیے کہ ان کے نزدیک ایسا کرنے سے تفرقہ بازی پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔"

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کا کوئی علمی منہج نہیں۔ بلکہ ان کا منہج اس جگہ کے اعتبار سے ہوتا ہے جہاں پر یہ لوگ موجود ہوں۔ اس لیے کہ یہ لوگ وقت اور ماحول کے اعتبار سے ہر رنگ میں ڈھلنا جانتے ہیں۔"

شیخ عبدالرزاق عفیفی رحمہ اللہ:

تبلیغی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:

"میں تبلیغی جماعت کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ یہ بدعتی لوگ ہیں خواہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ یہ لوگ مصر میں اسرائیل میں امریکہ میں سعودیہ میں غرض کہ ہر جگہ پر اپنے شیخ الیاس سے جڑے ہوئے ہیں۔" (فتاوی الشیخ: ا/۱۷۴)

شیخ عبدالعزیز الراجحی حفظہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں:

"یہ بات تو معروف ہے کہ تبلیغی جماعت والے صوفی ہیں۔ ہم لوگوں کو ان کے ساتھ نکلنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لیے کہ ان لوگوں کے ہاں توحید کی دعوت کا کوئی اہتمام نہیں۔ نہ ہی بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں۔ بس صرف ایک ہی رٹ لگاتے ہیں: نکلو اور نکلو..........."

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

"اگر آپ تبلیغی جماعت کے درمیان کھڑے ہو کر توحید کی بات کریں گے تو وہ آپ کو ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ وہ کہتے ہیں: توحید کی طرف نہ بلاؤ اور نہ ہی برائی سے منع کرو۔ بلکہ لوگوں کو ان ان چیزوں کی دعوت دو۔ کسی ایک کے بارے میں کوئی بات نہ کرو۔ جب کہ سلفی اپنے طلبہ کو علم حاصل کرنے کی نصیحت کرتے ہیں وہ انہیں علم فقہ سیکھنے اور دین میں بصیرت حاصل کرنے کی دعوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں پھر اس کے بعد دعوت کا کام کیا جائے تا کہ پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلایا جاسکے۔

الحمد للہ ! ہمارے ہاں علمی مرجعیت کا ان باہر سے آنے والی جماعتوں کے بارے میں ایک خاص اثر رہا ہے۔ سعودی عرب میں فتوی کی دائمی کمیٹی نے تبلیغی جماعت کے بارے میں ایک فتوی جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے:

تبلیغی جماعت صلح واتحاد کے مسئلہ میں غلو کا شکار ہے۔ اور دین کو اتنا مجمل بیان کرتے ہیں کہ عقیدہ توحید کے اہم ترین مسائل بھی تفصیل سے بیان نہیں کرتے۔ حالانکہ توحید ہی اصلی اسلام ہے۔ اور توحید سے ہی تمام رسولوں کی دعوت کی ابتدا ہوتی ہے۔ تبلیغی جماعت کے بارے میں آج تک معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ دعوت کے میدان میں انبیاء ومرسلین کے طریقہ کار پر چلے ہوں اور اصول وفروع میں دین وشریعت کی تفصیل بیان کی ہو۔ ان کے ہاں بس صرف نکلنا ہے۔ نکلو اور نکلو......

اور یہ لوگ دعوت کو اجمالی طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ نکلنے والا صحیح معنوں میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل نہیں کر پاتا۔ اور نہ ہی اسے دین کی تفصیل کے متعلق کوئی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔ یہ طریقہ تو اتباع رسول اللہ ﷺ پر مبنی طریقہ ہرگز نہیں۔

جماعتوں اور گروہوں کا مؤقف:

علمائے کرام کی جانب سے خبردار کیے جانے کے بعد اس قسم کی دعوتیں دھڑے بندیاں اور تفرقہ بازی پھیلانے والے اس ملک میں اس قسم کی حرکات سے کیا چاہتے ہیں؟ یہ جماعتیں اور فرقے جنہوں نے امت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔ ان کی خفیہ تنظیم سازی اور کھوکھلے مگر پر فریب نعرے اور ظاہر میں تقوی و پارسائی کے لباس اور جھوٹی تبلیغ کے ساتھ خروج نے عوام الناس کو دھوکے میں مبتلا کر کے رکھ دیا۔

الحمد للہ ! کہ ہمارا یہ مبارک ملک صحیح سلفی منہج پر قائم ہے۔ پھر یہ لوگ ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے درپے کیوں ہیں؟ کیا وہ ہمیں اس گروہ بندی اور فرقہ پرستی سے معاف نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھیں گے؟ اور تمہارا یہ فساد اور دھوکا بازی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ بجائے اس کے کہ لوگ ایک ہی جماعت بن کر رہیں دس جماعتیں نہ بنیں اور ایک ہی راستے پر رہیں دس راستے نہ بنائیں تم نے ان میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی پیدا کر دی۔ ان کے احساسات ومشاعر سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں علمائے حق سے بدگمان کر کے دور کر دیا۔ اور حکمرانوں کے خلاف ان کو ابھارنے لگ گئے۔

یہ منحرف جماعتیں بظاہر زہد اور پارسائی کا لباس اوڑھے ہوئے ہیں اور وعظ ونصیحت کا کام کرتے ہیں مگر اپنے منہج و وسائل اور طریق کار میں راہ حق سے برگشتہ اور دور ہیں۔ ان کے اندر موجود تفرقہ و گروہ بندی بیعت وگشت اور بیانات اور خروج کے بدعتی عناصر نے نوجوانوں کو خرافات میں ایک نئے فرقہ میں تبدیل کر دیا ہے۔

محترم بھائی! آپ کی خدمت میں اس کی بابت کچھ تفصیل پیش ہے۔

اوّل:......سب سے پہلے: لا إلـه إلا الله کی تفسیر ان الفاظ میں کرنا کہ دل سے فاسد یقین کو نکال کر اس میں صحیح یقین داخل کرنا۔ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کلمہ طیبہ کی یہ تفسیر اور اس طرح کی شرح صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس سے صرف توحید ربوبیت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ صرف توحید ربوبیت کے اقرار کی بنیاد پر کوئی انسان اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ایسی تفسیر بیان کرنے والے پر واجب ہوتا ہے کہ وہ یہ غلط معنی بیان کرنے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے۔

دوم:......شیخ حمود تویجری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب القول البليغ في التحذير من جماع التبليغ میں ص۱۰ ایران کے بعض امراء کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ: اگر ہمیں کچھ بھی اختیار حاصل ہوتا تو میں ابن تیمیہ ابن قیم اور محمد بن عبد الوہاب رحمہم اللہ کی کتابیں جلا کر راکھ کر دیتے۔ اور ان کا ایک ورق بھی باقی نہ چھوڑتے۔

ص ۳۳۵ پر تبلیغی جماعت کے ایک بزرگ اور الشهاب الثاقب کے مؤلف کے متعلق لکھا ہے کہ وہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ص ۳۳۶ پر تبلیغی جماعت کے ایک اور بزرگ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

سوم:...... تبلیغی جماعت صوفیاء کے طریقوں پر قائم ہے۔ وہ طریقے یہ ہیں:

سہروردیہ نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ۔

امام محمد بن ابراہیم آل شیخ فرماتے ہیں:

آپ کتاب ''یہ ہے تبلیغی جماعت، جس میں کوئی خیر نہیں'' سے نقل کرتے ہوئے تبلیغی جماعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''یہ جماعت ایک بدعتی اور گمراہ جماعت ہے۔ ان کے خط کے ساتھ جو کتابیں ہمیں ملی ہیں ان کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ بدعت اور گمراہی پر قائم ہیں اور قبر پرستی کے شرک میں مبتلا ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جس پر کسی بھی طرح خاموش نہیں رہ سکتے۔ اس لیے ہم عنقریب ان پر ایک مفصل رد لکھیں گے جس سے ان کی گمراہی اور باطل خرافات پر ایک کافی وشافی رد ہوگا۔''

چہارم:...... یہ لوگ جماعت کے امراء کی بیعت کے نام پر نوجوانوں کو ولی امر کی بیعت سے متنفر اور دور کرتے ہیں۔ اس فرقہ کے بارے میں آپ جو کہنا چاہیں کہہ سکتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں اہل سنت والجماعت کے ہاں مقرر شدہ اصولوں کے مطابق یہ بات طے شدہ اور معلوم ہے کہ: بیعت تو مسلمانوں کے اس حاکم کی ہوتی ہے جس کی بیعت اہل حل و عقد نے کرلی ہو۔ جب کہ تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ نوجوانوں کو مسلمان حکمرانوں کی نافرمانی کرنے اور ان کے بیعت سے ہاتھ کھینچ کر ایک جماعت کے بڑے کی اتباع اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کی تربیت دیتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے ماننے والوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور ہر گروہ پر ایک امیر بنادیا جاتا ہے۔ یہ امور بتدریج بڑھتے رہتے ہیں۔ حتی کہ اپنے اتباع کاروں کی تربیت اس بات پر کرتے ہیں کہ لوگ فساد وگناہ کا شکار ہوکر شہوت پرستی دنیا کی لذتوں اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی محبت میں ڈوب چکے ہیں۔

”جماعة التبليغ في القارة الهندية“ کے مصنف نے ان کے بارے یہ لکھا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو پانچ اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

ان میں سے ایک بت دنیاوی مشغولیت اور رزق کی تلاش میں مشغولیت ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا یہ نظریہ بالکل باطل ہے کہ حصول رزق کی جدو جہد کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر کر دیا جائے۔

یہ لوگ نوجوانوں سے کام کاج تجارت اور دیگر دھندے چھڑوا کر ان کی ایسی تربیت کرتے ہیں جس سے ان میں مایوسی بدگمانی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور نوجوان معاشرہ کی نظروں میں گرے ہوئے طبقہ میں شمار ہونے لگتا ہے۔

پنجم :...... ہفتہ وار اعتکاف: یہ اعتکاف جمعرات کے دن ہوتا ہے۔اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:”جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات اعتکاف کرنے بارے میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک بدعتی عمل ہے جس کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آپ نے ان دنوں کو اعتکاف کے لیے خاص کیا ہو۔“(كشف الستار)

ششم :......خروج فی سبیل اللہ کے معانی میں تحریف:

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

”خروج فی سبیل اللہ سے مراد وہ خروج نہیں ہے جو یہ لوگ مراد لیتے ہیں۔اس لیے کہ یہاں پر خروج فی سبیل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور لڑائی میں شرکت کے لیے نکلنے کو کہتے ہیں۔اور خروج سے جو مراد یہ لوگ لیتے ہیں یہ ایک خودساختہ تفسیر ہے جس کی کوئی دلیل شریعت میں نہیں۔“(كشف الستار)

ہفتم :......علماء حق پر سب وشتم اور طعنہ زنی اور طلب علم سے دوری:

ان لوگوں کے ہاں کئی طور طریقے ہیں جن میں اپنے نوجوان کو مشغول رکھتے ہیں۔ان میں سے اگر کوئی علم حاصل کرنے اور علماء کی مجلس اختیار کرنے کے لیے نکل جائے تو اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں: تم داعی ہو۔ اور داعی کی مثال اس بادل کی ہے جو خود لوگوں کی زمینوں پر سے گزرتا ہے اور انہیں سیراب کر دیتا ہے۔ جب کہ علماء کی مثال اس سے مختلف ہے۔ علماء کی مثال ایک کنویں کی ہے۔ اگر تمہیں کنویں سے ایک میل کے فاصلے پر پیاس لگ جائے تو کنویں تک پہنچنے سے پیاس تمہیں قتل کر دے گی۔ اور اگر کنویں پر پہنچ بھی گئے تو اس میں سے پانی نکالنے کے لیے تمہارے پاس ڈول نہیں ہو گا۔ اور اگر کوئی نوجوان علماء کے پاس چلا بھی جائے اور ان کی ہم نشینی اختیار کرے تو اسے پھر وہی بات یاد آ جاتی ہے جس کا بیج اس کے دل میں بویا گیا ہوتا ہے کہ تم تو بادلوں کی مانند ہو................ لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین .)) (رواہ البخاری)

''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔''

ہشتم:......ترک انکار المنکر:

یہ اس جماعت کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔ ان کی دعوت میں برائی کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے لوگوں میں نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بنا پر اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ یہ دعوت ناقص اور باطل طریقے پر مبنی ہے۔ اس چیز کا مشاہدہ ہر وہ انسان کر سکتا ہے جو ان کے ساتھ وقت لگائے۔ بلکہ یہ تو اس جماعت کا ایک بنیادی اصول ہے۔ اس اصول کی بنیاد پہ جماعت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی خلاف ورزی کر رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

''تم ہی بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے: تم لوگوں کو بھلے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں برا جانے......"

چونکہ ان لوگوں کا گمان یہ ہے کہ وہ اپنے ہمنواں کی تربیت فضائل اعمال پر کر رہے ہیں حالانکہ یہ بلا علم کے دعوت کی مشق ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ لوگ علم پر دعوت کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: علم حاصل کرنے میں بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ اور عمر بہت کم ہے۔ اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

میری طرف سے آگے پہنچا اگرچہ ایک آیت کا علم ہی کیوں نہ ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس منہج کو سمجھنے میں خلل کا نتیجہ ہے جس پر رسول اللہ ﷺ علمائے اسلام اور اہل سنت و الجماعت کے مصلحین کاربند تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[باب العلم قبل القول والعمل]

"باب اس بیان میں کہ: قول اور عمل سے پہلے علم حاصل کرنا چاہیے۔"

پس مت کہو اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ وہ دعوت کے میدان میں انبیائے کرام علیہم السلام کے منہج کو سمجھیں۔

تفرقہ بازی کے خطرات اور نقصانات پر علمائے کرام کی رائے

عزت مآب جناب علامہ ابن باز رحمہ اللہ:

آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ مبتدعین کے بارے میں دعا کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ اور ہم آنجناب سے یہ بھی امید کرتے ہیں کہ خصوصی طور پر ان نوجوانوں کو بھی نصیحت فرمائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے جو مختلف گروہوں اور فرقوں سے نسبت رکھتے ہیں؟

جواب: ......ہم اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ حکمت اور بھلے طریقے سے وعظ و نصیحت اور اچھے طریقے سے رد کرتے ہوئے دعوت إلی اللہ کا کام کریں۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ تمام لوگوں کے ساتھ یہی رویہ ہونا چاہیے۔ اور اہل بدعت جب اپنی بدعات کا اظہار کریں تو ان کے ساتھ بھی یہی سلوک روا رکھنا چاہیے۔ اور ان کی بدعات کا انکار کرنا چاہیے بھلے وہ شیعہ ہوں یا کوئی دوسرا ہو۔ ممن جب بھی کوئی بدعت دیکھتا ہے تو اس پر واجب ہو جاتا ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق شرعی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے بدعت کا انکار اور اس پر رد کریں۔

جہاں تک بات ان نئی نئی جماعتوں کی طرف نسبت کی ہے تو واجب یہ ہوتا ہے کہ ان جماعتوں اور ان کی طرف نسبت کو ترک کر دیا جائے۔ اور اپنی نسبت صرف اور صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے رکھیں۔ اور اس پر ایک دوسرے کے ساتھ صدق واخلاص کے ساتھ تعاون کریں۔ اور اس جماعت میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (المجادلة: ٢٢)

”سن لو! اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (المجادلة: ٢٢)

”جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ نہیں پائیں گے کہ وہ ان سے دوستی لگائیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں۔“

(مجموع فتاوی ابن باز: ١٧٦/٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ:

سوال: ......اس وقت میں جماعتوں کی کثرت کے ساتھ موجودگی آں جناب پر مخفی نہیں ہے۔آپ ان کے بارے میں ہمیں کیا نصیحت فرماتے ہیں؟۔

جواب: ......بسم اللہ...... اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کا ان مختلف گروہوں میں بٹ جانا اس اتفاق و یکجہتی اور اجماع کے خلاف ہے جس کا تقاضا شریعت مطہرہ کرتی ہے۔اور اس میں شیطان کی موافقت ہے جو کہ مسلمانوں کے مابین بغض و عداوت اور نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نمازوں سے روکنا چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ﴾(الانبیا : ۹۲)

”یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے سب ایک دین پر ہیں اور میں ہوں رب تمہارا سو میری بندگی کرو۔“

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ﴾ (المؤمنون : ۵۲)

”اور یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے سب ایک دین پر اور میں ہوں تمہارا رب سو مجھ سے ڈرتے رہو۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟﴾ (آل عمران : ۱۰۳)

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُوا۟ وَٱخْتَلَفُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (آل عمران : ۱۰۵)

”نیز تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور روشن دلائل آجانے کے بعد آپس میں اختلاف کرنے لگے؛ یہی لوگ ہیں جنہیں بہت بڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب ہوگا۔“

کوشش کرو کہ لوگوں کو ایک بات پر جمع کرسکو۔اور گروہ بندی کو ترک کردو۔کیونکہ تفرقہ بازی اور گروہ بندی رسوائی اور ناکامی کا سبب ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کے امور کی اصلاح فرمادیں ۔اور انہیں ایک کلمہ پر جمع کردیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں۔

تحریر:......محمد بن صالح ابن عثیمین

۱۳ صفر ۱۴۱۹ ھجری

نیز آپ سے یہ سوال بھی پوچھا گیا کہ:

سوال:...... اس وقت میدان میں موجود مختلف اسلامی جماعتوں کی طرف نسبت رکھنے کا حکم ہے؟ ہم اس بارے میں واضح راہیں چاہتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے ساتھ اس کے مناسب برتا کرسکیں؟

جواب: ......اول: میرے بھائی! ہم اس دینی تفریق کے قائل نہیں ہیں۔یعنی اس لحاظ سے کہ ہر گروہ یا جماعت اپنے آپ کو دوسروں سے منفرد سمجھنے لگے۔ یہ تفریق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں شامل ہے:اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (الانعام: ۱۵۹)

”جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے ،ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں ۔ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ خود ہی انہیں بتلا دے گا کہ وہ کن کاموں میں لگے ہوئے تھے۔“

یہی وجہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے کہ ان میں ایک دوسرے کے خلاف بغض و نفرت پائی جاتی ہے۔اور ان کی یہ نفرت اور بغض ان فاسق لوگوں کی بغض ونفرت سے بڑھ کر ہے جو اعلانیہ گناہ کے کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم یہ چیزیں سنتے آرہے ہیں۔اور یہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتے ہیں اور بغیر کسی کفریہ سبب کے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ اس دینی تفریق اور گروہ بندی کا میں بالکل بھی قائل نہیں ۔ بلکہ میری رائے یہ ہے کہ ان تمام گروہوں کو ختم کرنا واجب ہے۔ اور ہم سب کو ایسے ہی ایک امت ہو جانا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دور میں لوگ ایک جماعت ہوا کرتے تھے۔

اور ہم میں سے جو کوئی عقیدہ یا قول و فعل کی راہ میں خطا کا مرتکب ہو تو ہم پر واجب ہوتا ہے کہ اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے حق بات کی طرف اس کی رہنمائی کر دیں۔ اگر وہ راہ حق پر آ جائے تو یہی چیز مطلوب ہے۔ اور اگر حق کسی دوسرے کے پاس ہو تو ہم پر اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر حق ہمارے ساتھ ہو اور وہ بلا وجہ اپنی بات پر اصرار کر رہا ہو تو اس صورت میں ہم لوگوں کو اس کی رائے اور سوچ و فکر سے آگاہ اور خبردار کریں گے۔ اور یہ نظریہ و عقیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ ایک گروہ ہے اور ہم ایک دوسرا گروہ ہیں۔ اور اس طرح سے ہم امت اسلامیہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔

میری رائے یہ ہے کہ ہمارے لیے ضروری ہے بلکہ ہم پر واجب ہوتا ہے کہ اس گروہ بندی کے خلاف ایک ہو جائیں والحمد للہ (لقاء ات الباب المفتوح)

علامہ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

سوال: ...... کیا علماء پر واجب ہوتا ہے کہ وہ نوجوانوں کے لیے ان جماعتوں تفرقہ بازی اور دھڑے بندی کے خطرات کو واضح کریں؟

جواب: ...... ہاں! گروہ بندی اور تفرقہ بازی کے خطرات کو واضح طور پر بیان کرنا واجب ہوتا ہے تا کہ لوگوں کو بصیرت حاصل ہو سکے۔ اس لیے کہ عوام دھوکا کھا جاتے ہیں۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مختلف جماعتوں سے دھوکا کھایا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہی حق پر ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے طلبہ علم اور عوام کے سامنے اس دھڑے بندی اور تفرقہ بازی کے خطرات سے آگاہ کریں۔ اس لیے کہ اگر ہم خاموش رہیں گے تو لوگ سمجھیں گے علمائے کرام ان جماعتوں کے متعلق جانتے تھے مگر پھر بھی ان پر خاموش رہے- تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطلب یہ ہے کہ یہ جماعتیں حق پر ہیں--تو پھر اس دروازے سے لوگوں پر گمراہی داخل ہوگی۔ پس جب بھی ایسی چیزیں سامنے آئیں تو ان کی حقیقت کو بیان کرنا واجب ہوجاتا ہے۔اس لیے علوم شریعت کے طلبہ کی نسبت ان جماعتوں کا خطرہ عوام کے لیے بہت زیادہ ہے۔اس لیے کہ علماء کے خاموش رہنے پر عوام یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ یہ جماعت صحیح اور حق ہے۔

سوال: ...... کیا ان گروہوں اور فرقوں کے ساتھ اتحاد ممکن ہے؟ اور وہ کون سا منہج ہے جس پر چل کر اجتماع واتحاد ہوسکتا ہے؟

جـــواب: ......گروہوں اور فرقوں کیساتھ اتحاد ممکن نہیں۔کیونکہ یہ گروہ تو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ جبکہ دو مخالف چیزوں کے مابین اتحاد ناممکن اور محال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران : ۱۰۳)

’’اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔‘‘

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گروہ بندی سے منع کیا ہے اور ایک جماعت بن کر رہنے کا حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (المجادلة : ۲۲)

’’سن لو! اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ (المؤمنون : ۵۲)

’’بیشک یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے سب ایک دین پر ہیں۔‘‘

مختلف دھڑے گروہ فرقے ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (الانعام : ۱۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے، ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ خود ہی انہیں بتلا دے گا کہ وہ کن کاموں میں لگے ہوئے تھے۔''

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا:

''میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی ان میں ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔''

اس ایک جماعت کے علاوہ کوئی نجات یافتہ جماعت نہیں ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کا منہج وہ منہج ہے جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین چل رہے تھے۔ ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں وہ فرقے ہیں وہ جماعت ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ﴾ (البقرة: ١٣٧)

''اور اگر اس سے منہ پھیریں تو وہ ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں۔''

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس امت کے بعد میں آنے والے لوگوں کی اصلاح صرف اسی راہ پر چل کر ہوسکتی ہے جس سے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

(التوبة: ١٠٠)

''وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ جنہوں نے احسن طریق پر ان کی اتباع کی، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔
ہمارا اجتماع صرف اور صرف سلف صالحین کے طریقے پر چل کر ہی ممکن ہوسکتا ہے۔" (الاجوبة المفيدة : ١٢٢، ١٢٤)

علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ:

سلفی دعوت ہر رنگ اور ہر روپ کی گروہ بندی کے خلاف ایک اعلان جنگ ہے اور اس کا سبب بڑا ہی واضح ہے: سلفی دعوت ایک معصوم ہستی کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ ہستی ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ پس جو کوئی اس دعوت سے باہر نکل گیا ہم اسے ہرگز سلفی نہیں کہتے۔ جب کہ دوسری جماعتیں ایسے اشخاص و افراد کی طرف منسوب ہیں جو کہ معصوم نہیں ہیں۔ اور جو کوئی سلفیت کا دعوی کرے جو کہ حقیقت میں کتاب وسنت کی دعوت ہے اسے چاہیے کہ وہ ان سلفی راہوں پر بھی چلے وگرنہ مسمی کی حقیقت کے بغیر خالی خولی نام رکھ لینا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔" (فتاوى العلماء الاكابر)

شیخ بکر ابوزید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنی کتاب میں ان دھڑوں کی طرف نسبت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آج کل بہت سارے اسلامی فرقوں اور گروہوں کا حال یہ ہے کہ یہ کسی کو اپنا بڑا اور قائد مقرر کردیتے ہیں اور پھر ان سے دوستی اور محبت رکھنے والے سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور ان کے مخالفین سے دشمنی اپنا لیتے ہیں۔ اور پھر کتاب و سنت کی طرف رجوع کیے بغیر اور اس کی دلیل کے متعلق پوچھے بغیر ہر فتوی میں ان کی اقتدا و اتباع کرتے ہیں۔"

اور آپ اپنی کتاب حلیۃ طالب العلم میں ص ۶۵ پر فرماتے ہیں:

"حزبیت اور گروہ بندی کی اساس پر کوئی ولاء و براء قائم نہیں ہوسکتی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام کی کوئی نشانی اسلام اور سلام کے علاوہ نہیں۔

اے طالب علم بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک بنا دے۔ اور آپ کے علم میں برکت دے۔ آپ علم اور عمل دونوں کی طلب میں رہیں۔ اور سلف صالحین کے طریقہ پر چلتے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایئے۔ اور ان گروہوں اور دھڑوں میں گھسنا اور نکلنا چھوڑ دیجیے۔ کیونکہ دھڑے بازی میں شمولیت اللہ تعالیٰ کے وسیع دین سے اپنے آپ کو نکال کر گروہ بندی کے تنگ سوراخ میں داخل کرنا ہے۔ اسلام سارے کا سارا آپ کے لیے منہج اور جادہ ہے۔ مسلمان سارے کے سارے ایک جماعت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اسلام میں کوئی طائفیت اور گروہ بندی نہیں۔ گروہ بندیوں کے اپنے اپنے رخ ہیں۔ اور وہ نئے قالب ہیں جن کا وجود سلف صالحین کے دور میں نہیں تھا۔ یہ گروہ بندی صحیح علم کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ (اور مسلمانوں کے نقصان کا ایک بڑا سبب ہے)۔ اسلامی اتحاد میں اس فرقہ بازی کی وجہ سے کتنی ہی بڑی کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور مسلمانوں کو ان دھڑوں نے کتنا ہی بڑا دھوکا دیا ہے۔

شیخ محمد ابراہیم رحمہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں:

”میں آپ کو ان تمام تنظیموں اور گروہوں سے دور رہنے کی وصیت کرتا ہوں جو کہ شر کی چنگاری بنی ہوئی ہیں۔ اور یہ ہجوم لوگوں کو صحیح اور شرعی علوم سے دور رکھنے کے لیے ہے۔ اور وطن میں ان کا کڑوا شر پھیل رہا ہے۔ ان کی مثال اس پرنالے کی ہے جو گندے پانی کو جمع کر کے آگے بکھیر دیتا ہے۔ اس نے نہ ہی کوئی اچھی چیز کو جمع کیا اور نہ ہی کسی زمین کو کوئی فائدہ پہنچایا۔“

(عیون البصائر : ۲/ ۲۹۲)

نیز آپ فرماتے ہیں:

”استعمار کی خصلت یہ تھی کہ جب وہ مقومات کو ختم یا کمزور کرنا چاہتے (تو وہاں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ پیدا کر دیتے)۔ پھر ان میں اکثر تنظیموں کی خصلت و عادت یہ ہوتی ہے کہ اسلام کا نام تو لیتے ہیں لیکن اسلام کی حقیقی روح کو سرے سے پس پشت ڈال دیتے تھے۔ تو پھر عقلاء کی اس بات پر انہیں کوئی ملامت کی جاسکتی ہے کہ یہ گروہ اور تنظیمیں استعمار کی طرف سے مشرق پر مسلط ایک بھیانک شر اور خطرہ ہے۔''

عبرت انگیز کلمہ:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فتنہ قتل کے دور میں فرما رہی تھیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے بری ہیں جنہوں نے گروہ بندیاں کیں اور فرقے بنا لیے۔ اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (الانعام)

''جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے، ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں۔'' (الاعتصام-لامام حمد)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں:

''مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے دو ہاتھوں کی طرح ہے۔ ایک ہاتھ دوسرے کو دھوتا ہے۔ اور کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ تھوڑی سختی (رگڑ) کے بغیر میل نہیں جاتی۔ لیکن صفائی حاصل کرنا بھی تو واجب ہے۔ پس وہ سختی جس سے پاکیزگی اور نرمی حاصل ہوتی ہو اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔''

(فتاوی: ۵۳/۲۸)

شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ:

اہل سنت وحدیث (قرآن وسنت کے متوالوں) کا گناہ ہے؟ جب وہ بولتے ہیں تو وہی چیز بیان کرتے ہیں جو کہ نصوص شریعت میں وارد ہوئی ہے اور اس چیز پر خاموش رہتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے بارے میں نصوص خاموش ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وہی اوصاف بیان کرتے ہیں جو کہ خود اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کے لیے یا پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیان کی ہیں۔ اور ان جاہلوں کی تاویلات اور اہل باطل منحرف لوگوں کے طریقہ کار کا انکار کرتے ہیں جن کی ترجیح اور اولویت فتنہ ہے۔ اور انہوں نے اپنی خواہشات کو بے لگام چھوڑ دیا ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے بارے میں بغیر علم کے باتیں کرتے ہیں۔ اہل سنت ان کے اس باطل کا رد کرتے ہیں۔ اور ان کی گمراہی اور کج روی اور جھوٹ کو واضح کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے ہیں۔

(الصواعق المرسلة ١/ ٢٦٢،٢٦٣)

شیخ بکر أبو زید رحمہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں:

"وہ لوگ جو باطل پر انکار کرنے سے اپنی زبانیں موڑتے اور دباتے ہیں ان میں اگرچہ خیر کے کچھ پہلو بھی پائے جاتے ہیں مگر ان لوگوں میں بزدلی اور عزائم کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور کبھی کبھار تو حق تک رسائی حاصل کرنے اور حق کے ادراک میں بھی ان میں بہت کمزوری پائی جاتی ہے۔ حقیقت میں یہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا ہے۔ اس لیے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت اور اس کے دفاع کی ضرورت ہوتی ہے وہاں سے یہ لوگ کھسک جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر حق بات بیان سے خاموشی اختیار کرنا بالکل اسی طرح ہے جیسے باطل باتیں بیان کرنا ہے۔ اور وہ بھی اسی طرح کا گنہگار ہے۔"

ابو علی الدقاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حق بات بیان کرنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔ اور باطل بیان کرنے والا شیطان ناطق ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے اس امت کے تہتر فرقوں میں افتراق کی خبر دی تھی۔ ان میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک ہی فرقہ نجات یافتہ ہوگا جو کہ منہاج نبوت پر گامزن ہوگا۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس اضطراب انگیز عقیدہ و منہج کے اختلاف کے باوجود امت کو مختصر کر کے ایک جماعت کی صورت میں جمع کر دیں۔ یا پھر یہ کلمہ توحید کی دعوت کے خلاف ایک دعوت ہے۔ اس سے بچ کر رہنا چاہیے۔ ان لوگوں کے پاس خالی خولی دعوں کے علاوہ کوئی دلیل اور حجت نہیں پائی جاتی بس یہی کہتے ہیں:

اپنی صفوں میں اندر سے دراڑیں نہ پیدا کرو۔

باہر سے اپنے آپ پر غبار نہ آنے دو۔

مسلمانوں کے مابین اختلافات کو ہوا نہ دو۔

جو چیزیں ہمارے مابین مشترک ہیں ان پر اکھٹے ہو جاتے ہیں اور جن میں ہمارا اختلاف ہے ان میں ایک دوسرے کا عذر قبول کر لیتے ہیں۔

یہ جان لینا چاہیے کہ اعدا کی مکاریوں اور گمراہیوں کو بیان کرنا اور دین کی حراست و حفاظت کے لیے تیار رہنا اور اپنے قلموں کو بھی چوکنا رکھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ﴾ (الانفال: ۱۲)

”پس تم ان کی گردنوں پر مارو اور ان کے ہر جوڑ پر ضربیں لگاؤ۔“

ہر انسان پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی وسعت اور استطاعت کے مطابق منہج شریعت پر چلتے ہوئے اس ذمہ داری کو نبھائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (التوبۃ: ۷۹)

”اور ایسے مسلمانوں پر بھی جو اپنی مشقت (کی کمائی) کے سوائے کچھ نہیں رکھتے۔“

اور ہر مسلمان کے لیے نصیحت کرنا تو میثاق نبوی ہے۔

(الرد علی المخالف، ص: ۷۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیرہ عرب میں سلفی دعوت:

آل سعود اور شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے مل کر وہی دعوت پیش کی تھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہے جو کہ خالص توحید کی دعوت ہے۔ یہی وہ صحیح دعوت ہے جس کی ہر ایک حرکت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے میزان وزن کیا جاسکتا ہے۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب اور محمد بن سعود رحمہما اللہ نے فکری اور سیاسی قائدین کی باتوں اور افکار پر کان نہیں دھرے بلکہ آپ میزان شریعت اور منہج نبوت کے ساتھ قائم رہے۔ کسی نے یہ بھی کہا کہ: سیاست ایک جھوٹ ہے جسے قابل قبول اسلوب میں پیش کیا جاتا ہے۔

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت صرف ایک اللہ تعالیٰ کی توحید و عبادت کی دعوت ہے۔ یہ وہی دعوت ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات: ٥٦)

"اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا عبادت کا مغز ہے۔" (رواہ ابوداؤد والترمذی)

تمام نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی عبادت کے کام ہیں۔ اور ان تمام اعمال کا سر دعا ہے۔

امام محمد بن سعود اور محمد بن عبد الوہاب رحمہما اللہ کی دعوت اس وقت سے لے کر آج کے دن تک مملکت سعودی عرب کے کونے کونے میں موجود اور سرسبز و شاداب ہے۔ بھلے یہ دعوت دشمنوں مکاروں تفرقہ بازوں ملحدوں اور لیبرل ازم کے علمبرداروں کو بری ہی کیوں نہ لگتی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً﴾ (النساء: ٨٩)

"وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ جیسے وہ خود ہوئے ہیں تاکہ سب برابر ہو جائیں۔"

سلفیت یا سلفی نام کی شرعی حیثیت:

جب اخوان المسلمون بھی اپنا ایک نام رکھتے ہیں۔ ایسے ہی تبلیغی جماعت اور سروری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے لوگ بھی اپنا اپنا نام رکھتے ہیں تو پھر سلفی حضرات اپنا ایسا نام کیوں نہ رکھیں جس کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے ممتاز اور جدا ہوسکیں۔ پس سلفیت صحیح عقیدہ اور سلیم منہج والوں کا ایک جداگانہ نام ہے۔

فتنوں کے ظہور کے بعد ابن سیرین فرماتے ہیں:

"جب فتنے برپا ہوئے تو کہنے لگے: اپنے لوگوں کا کوئی نام رکھو۔"

پس یہاں سے اہل سنت و الجماعت کے نام کی ایجاد ہوئی۔ اور اصول اہل سنت والجماعت کی اصطلاح سامنے آئی۔ پھر اس کے بعد اہل الحدیث اور اہل اثر کی اصطلاح بھی امام احمد رحمہ اللہ کے زمانے میں سامنے آئی۔ پھر اس کے بعد سلفیت کی اصطلاح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے عہد میں سامنے آئی۔ یہ مصطلحات اور ان کے معانی بالکل صحیح ہیں۔ اور ان کی طرف نسبت رکھنے میں کوئی عیب والی بات نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو انسان مذہب سلف کا اظہار کرے یا اپنے آپ کو اس طرف منسوب کرے یا ان کے ساتھ تعلق رکھے تو اس پر کوئی عیب والی بات نہیں۔ بلکہ بالاتفاق اس دعوت کا قبول کرنا واجب ہے۔ اس لیے کہ سلف صالحین کا مذہب صرف اور صرف حق ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل بدعت کا شعار اس نام کو ترک کرنا اور دوسری راہوں پر چلنا ہے۔

صرف اہل سنت نام رکھنے سے مقصد پورا نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لیے کہ اشاعرہ ماتریدیہ اور دیوبندی اور دوسرے منحرف گروہ اور فرقے اپنے آپ کو اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں کے ساتھ ساتھ اہل سنت بھی کہلاتے ہیں۔ پس اس لیے اہل حق نے اپنے لیے ایک جداگانہ نام سلفی رکھا۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تمام کتابیں رسائل فتوے اور تحریریں سلفیت کی نصرت کے لیے مسخر تھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہر وہ انسان جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سلفیت کے نبوی اور شرعی راستے سے روگردانی کرتا ہے تو اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا۔ وہ تناقضات کا شکار ہو کر جہل مرکب بن جاتا ہے۔"

(در تعارض العقل و النقل: ۱/ ۲٦٥)

ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کے مسنون شرعی محمدی طریقہ کے مطابق ان لوگوں سے مناظرہ وہ انسان کریگا جو اس طریقہ سے آگاہ ہوگا اور ان لوگوں کے اقوال میں تناقضات کا بھی علم رکھتا ہوگا۔ تو پھر اسے ان لوگوں کے قول وعقیدہ کے فساد کا علم ہوجائے گا اور وہ جان لے گا کہ صریح معقول صحیح منقول سے مطابقت رکھتی ہے۔" (درتعارض العقل والنقل: ۱/ ۱٦٤)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"جان لیجیے کہ اصل میں نہ ہی عقل صریح میں اور نہ ہی نقل صحیح میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہے جو کہ سلفی طریقہ کی مخالفت کو واجب کرتی ہو۔"

(مجموع الفتاوی: ۵/ ۲۸)

سلف کی طرف نسبت رکھنا ہر لحاظ سے فخر وافتخار اور شرف ہے۔ سلفیہ اہل سنت والجماعت کی مدح سرائی ہے۔ اصل میں سلفی اہل سنت والجماعت کے مترادف لفظ ہے۔ اہل سنت اور جماعت اور اہل اثر اور فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ اور اہل اتباع یہ سبھی ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔

سلفی اپنے آپ کو سلف امت وارثان نبوت مہاجرین وانصار صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ائمہ دین ائمہ رشد وہدایت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کی میراث صحابہ کرام اور ائمہ دین سلف صالحین کے فہم کے مطابق کتاب وسنت کی اتباع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور (ان لوگوں کے لیے بھی) جو ان کے بعد آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں' ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

((فإنه نعم السلف أنا لك .)) (مسلم: ٢٤٨٢)

''بلاشبہ میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔''

حضرت راشد بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زمانہ سلف کے لوگ نر جانور پر سوار ہونا پسند کرتے تھے، کیونکہ وہ زیادہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔ (بخاری جہاد اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؛ شریر جانور اور گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کلمہ (سلف) کی توضیح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''اس سے مراد صحابہ کرام اور ان کے بعد کے لوگ ہیں۔''

(فتح الباری: ٦٦/٦)

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک اور باب قائم کیا ہے جس کا عنوان ہے:

''باب: سلف سفر کے دوران اپنے گھروں میں کھانا اور گوشت اور جن چیزوں کا ذخیرہ کیا کرتے تھے۔'' (فتح: ٥/٢٠٦)

امام زہری رحمہ اللہ ہاتھی وغیرہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ہم نے علماء سلف کو پایا کہ وہ اس کی ہڈیوں سے چربی سے فائدہ اٹھالیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔'' (فتح: ٣٤٢/١)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عمر بن ثابت سے حدیث روایت نہ کیا کرو اس لیے کہ وہ سلف صالحین کو گالیاں دیا کرتا تھا۔'' (مقدمہ مسلم ص: ٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اپنے نفس کو سنت پر صابر و ثابت رکھیں۔ اور وہاں رک جائیں جہاں سلف رک گئے تھے۔ اور وہی بات کہیں جو انہوں نے کہا ہے۔ اور جس چیز سے وہ رکے تھے اس سے رک جائیں۔ اور سلف صالحین کے راستہ پر گامزن رہیں۔ بیشک جو چیز انہیں کافی تھی وہی تمہارے لیے بھی کافی ہے۔'' (الشریعہ للآجری: ۵۸)

اسلاف کی طرف نسبت رکھنے پر امت کا اجماع ہے۔ یہ اجماع شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ (فتاوی ۱/ ۸۹)

آپ عز بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول (اور کوئی دوسرا سلف کے مذہب کی آڑ لیتا ہے) پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سلف صالحین کی طرف نسبت رکھنے اور ان کا مذہب ظاہر کرنے اور ان کے قول سے تقویت حاصل کرنے میں کوئی عیب کی بات نہیں۔ بلکہ بالاتفاق ان کا قول قبول کرنا واجب ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سلف کا مذہب حق کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ ان کے قول میں ظاہر و باطن میں موافقت پائی جاتی ہے۔ ان کے اقوال اس مومن آدمی کی طرح ہوتے ہیں جس کے ظاہر و باطن میں موافقت پائی جاتی ہے۔ اس لیے کہ اگر کوئی چیز ظاہر میں موافق اور باطن میں مخالف ہو تو وہ منافق کی منزلت پر ہوتی ہے۔ پس آپ ظاہر کو قبول کیجیے اور باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیجیے۔ اس لیے کہ ہمیں لوگوں کے دلوں میں نقب لگانے اور ان کے سینے چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔''

اہل بدعت کی نشانی یہ ہے کہ وہ سلف صالحین کی طرف نسب رکھنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اہل بدعت کا شعار سلف صالحین کے طریقہ سے روگردانی ہے۔''

میں کہتا ہوں: ''بعد میں آنے والوں میں سے کسی ایک کو آپ ایسے نہیں پائیں گے جو کہ آج کل میدان میں موجود گروہوں اور فرقوں کی طرف نسبت رکھتا ہو اور اہل سنت و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجماعت کے منہج سے دور ہو مگر وہ سلف اور سلفیت اور اسلاف کی طرف نسبت کو ناپسند کرتا ہے جیسا کہ اخوان المسلمون اور تبلیغی جماعت۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جہمیہ کی تلبیس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تلبیس الجهمیه ۱/ ۱۲۲ ابو عبداللہ الرازی میں بہت قوی جہمیت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں سلفیت کی نسبت دہریت کی طرف زیادہ رجحان پایا جاتا ہے اور فتاوی ۱۲/۳۴۹ میں آپ فرماتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ سلفی نبوی طریقہ یہ ہے کہ علوم الالٰہیہ کو قیاس اولی میں استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی﴾ (النحل: ٦٠)

"اللہ کے لیے تو بلند تر مثالیں ہیں۔"

اور فتاوی میں ۱۶/۴۷۱ پر فرماتے ہیں: اشعری اور اس کے امثال سلفیت اور جہمیت کے درمیان ایک برزخ ہیں۔

اور ۳۳/۱۷۷ پر فرماتے ہیں: جب کہ سلفی مذہب جیسا کہ خطابی اور ابو بکر خطیب اور دوسرے لوگوں نے بیان کیا ہے ان کا کہنا ہے: سلف کا مذہب احادیث صفات اور آیات صفات کو ان کے ظاہر کے مطابق لینا ہے اور اس کے ساتھ ہی کیفیت اور تشبیہ کی نفی کرنا ہے۔

نیز آپ در التعارض ۱/ ۲٤٦ میں فرماتے ہیں:

"یہ بات معلوم ہے کہ رویت باری تعالی اور صفات الٰہی اور علو علی العرش کی نفی کرنے والے اور یہ کہنے والے کہ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ دوسروں میں کلام کو پیدا کرتے ہیں اس نفی کا سبب تجسیم کا اثبات ہے جو کہ کتاب وسنت اور سلفی اجماع کے خلاف ہے۔"

حالات زندگی اور سیرت کی کتابوں میں امام ذہبی رحمہ اللہ اس آدمی کے متعلق واضح طور پر بیان فرماتے ہیں جو کہ سلف کے مذہب پر ہو۔ مثلاً: سیر اعلام النبلاء ٦/ ۲۱ میں علامہ فسوی رحمہ اللہ کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں جہاں تک جانتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یعقوبی فسوی خالص سلفی تھے۔"

اور محمد بن محمد البہرانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"آپ بہترین دین دار اور سلفی آدمی تھے۔" (سیر اعلام النبلا: ۱۸۳/۱۳)

اور ایسے ہی احمد بن احمد بن نعمہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

"آپ سلف کے عقیدہ پر تھے۔" (معجم الشیوخ: ۲/ ۲۸۰)

اور (سیر اعلام النبلا: ۱۶/ ٤٥٧) پر فرماتے ہیں:

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے:

"علم کلام سے بڑھ کر کوئی چیز میرے نزدیک ناپسندیدہ نہیں۔"

میں کہتا ہوں: "آپ کبھی بھی علم کلام و جدال میں نہیں پڑے اور نہ ہی اس طرف کبھی توجہ دی۔ بلکہ آپ خالص مذہب پر تھے۔"

اور ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں کہتا ہوں: آپ سلفی تھے بہت اچھے عقیدہ پر تھے اور متکلمین کی تاویلات سے بہت دور تھے۔" (تذکر الحفاظ: ٤/ ١٤٣)

اور عثمان بن خرزاذ طبری رحمہ اللہ کے حالات زندگی تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اور آپ بہت ذہین وفطین متقی پارسا باحیا نحوی لغوی اور سلفی تھے۔" (۱۱۸/۲۳)

اور علامہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ حنفی سلفی تھے۔" (سیر اعلام النبلا: ۳۱۷/۱۳)

اور ابن ہبیرہ رحمہ اللہ کے حالات زندگی میں لکھتے ہیں: "آپ مذہب وعربیت اور عروض کے عالم تھے سلفی اور اثری تھے۔" (سیر اعلام النبلاء: ۲۰/ ٤٣٦)

اور ابن المجد رحمہ اللہ کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آپ انتہائی ذہین اور ثقہ عالم تھے متقی اور سلفی طریقہ پر تھے۔"

(سیر اعلام النبلاء: ۱۱۸/۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یحییٰ بن اسحاق رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

”آپ مذاہب کے عارف تھے۔ شیریں سخن متواضع سلفی اور بہترین آدمی تھے۔“

(معجم الشیوخ برقم: ۹۵۷)

علامہ سمعانی رحمہ اللہ (متوفی 562 ھجری) اپنی کتاب الانساب (3/273) پر فرماتے ہیں:

”سلفی اس مذہب کے ماننے والوں کو کہتے ہیں جو سلف صالحین کی طرف نسبت رکھتے ہیں۔ اور ان کے مذہب پر ایسے ہی چلتے ہیں جیسے کہ ان سے سنا ہے۔“

آپ ایک دوسرے موقع پر (کتاب الانساب ۱/۱۳۶ پر) فرماتے ہیں:

”یہ نسبت آثار کی طرف ہے۔ یعنی حدیث اور اس کی طلب میں رہنا اور اس کی اتباع کرنا۔“

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ علامہ سمعانی کے اس کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس سلفی نام سے ایک جماعت معروف ہے۔“

الفیہ حدیث جو کہ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی 802ھ) کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے ایک جملہ لکھا ہے:

”رب سے خیر کی امید باندھے عبدالرحمٰن بن حسین اثری کہتا ہے۔“

اس لفظ اثری کی تشریح کرتے ہوئے علامہ سخاوی (متوفی ۹۰۲ ہجری) فتح المغیث ۱/۳ پر فرماتے ہیں: ”اثری: آثار کی طرف نسبت ہے۔ یہ نسبت ایک جماعت کی ہے۔ اور یہ انتساب ان کے ساتھ ہی بھلا لگتا ہے جو اس فنون میں مہارت (تصانیف) رکھتا ہو۔“

عصر حاضر کے علمائے کرام:

عزت مآب جناب علامہ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ:

”آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو خود کو سلفی اور اثری کہتے ہیں کیا یہ اپنے نفس کا تزکیہ ہے؟“

تو اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں: ”اگر وہ واقعی حقیقت میں سلفی اور اثری ہو تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایسی نسبت کا اظہار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے سلف صالحین فرمایا کرتے تھے: فلاں سلفی ہے اور فلاں اثری ہے۔ تزکیہ کا ہونا بہت ضروری ہے بلکہ تزکیہ واجب ہے۔ (محاضرہ طائف : بعنوان حق المسلم بتاریخ١٤١٣/١/١٦ھجری)

اور شیخ ربیع مدخلی کے طائف میں التمسك بالمنهج السلفی کے عنوان سے دیے گئے لیکچر پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: جناب ربیع مدخلی نے جو کچھ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت کے بارے میں فرمایا ہے وہ ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلفی دعوت کے نتیجہ میں اس ملک پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں نے اس دعوت کا حلیہ بگاڑ دیا اور کہنے لگے: وہابی بدعتی جو کہ ایسے ایسے کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ گمراہ اور بدعتی لوگ ہیں۔ یہ لوگ یا تو حقیقت سے جاہل ہیں یا پھر جہلاء کے مقلد ہیں۔ یا پھر تیسرے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں علم و بصیرت ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے گمراہ کردیا ہے۔ یہی لوگ سلفی دعوت کے دشمن ہیں۔ یا تو خود جاہل ہیں یا پھر جہلا کے مقلد ہیں یا پھر خواہشات نفس کے پیروکار اور تعصب کی آگ کے مارے ہوئے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو کہ صرف اپنا پیٹ بھرنا جانتے ہیں اور ایسی بات کرتے ہیں جس سے ان کا دانہ پانی چلتا رہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)

اور آپ نے بعض طلبہ کرام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

''ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لیکر تعلیم حاصل کریں۔ یہ ایک سلفی جامعہ ہے جو کہ طلبہ کو اہل سنت والجماعت کا عقیدہ سکھاتی ہے۔''

سوال :......میں چاہتا ہوں کہ کلمہ سلف کا معنی بیان کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ سلفی کون ہیں......؟

جواب:......سلف اہل سنت والجماعت ہیں جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں اور ان کے بعد قیامت تک آنے والے جو کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی راہوں پر چلتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ سے فرقہ ناجیہ (نجات یافتہ گروہ) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تھا: وہ ایسے لوگ ہوں گے جو اس راہ پر قائم ہوں گے جس پر آج کے دن میں اور میرے صحابہ کرام قائم ہیں۔

جب کہ بحث وفتوی کی دائمی کمیٹی نے سلف کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''سلف ہی اہل سنت والجماعت ہیں جو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے ہیں۔'' (فتوی نمبر: ۱۳٦۱)

اور جب یہ پوچھا گیا کہ:

سوال: ......سلفیت کیا ہے اور اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

تو اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

جواب: ......سلفیت سلف کی طرف منسوب ہے۔ اور سلف رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں اور وہ ائمہ رشد وہدایت ہیں جو کہ پہلے تین زمانوں کے بہترین لوگ ہیں جن کے بہترین ہونے کی گواہی اور بشارت رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔

(رواہ امام حمد والبخاری و مسلم)

سلفیون سلفی کی جمع ہے جو کہ سلف صالحین کی طرف منسوب ہیں۔

(اللجنة الدائمة والبحوث العلمية والإفتاء)

عضو: عبداللہ بن قعود　　عضو: عبداللہ بن غدیان

نائب رئیس اللجنة: عبد الرزاق عفیفی

رئیس اللجنة: عبد العزیز بن باز

سلفیت اور لغت عرب میں شہرت:

محدث العصر حضرت علامہ البانی رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ:

''سلفیت یہ نام رکھنا کیسا ہے؟ کیا یہ کسی جماعت کی دعوت ہے یا کوئی مذہبی گروہ ہے؟۔ یا پھر اسلام میں یہ کوئی نیا فرقہ نکل آیا ہے؟''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

جواب: ...... بلاشک وشبہ کلمہ سلف لغت عرب میں اور لغت شریعت میں مشہور ومعروف ہے۔ یہاں پر ہمیں مطلوب اس کلمہ کی شرعی تفسیر وتشریح ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے مرض موت میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

((فاتقی اللہ واصبری فإنی نعم السلف أنا لك .))

''پرہیز گاری اختیار کرنا اور صبر کرنا، بلاشبہ میں تمہارے لیے بالخصوص) بہترین پیش رو ہوں۔''

علمائے کرام کثرت کے ساتھ سلف کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ بات اتنی زیادہ ہے کہ اس کا شمار اور گنتی ممکن نہیں۔ اس کے لیے ہمارے لیے ایک ہی مثال کافی ہے کہ علماء بدعات کے خلاف اپنی جنگ میں کہتے ہیں:

وکل خیر فی اتباع من سلف

وکل شر فی ابتداع من خلف

''ہر قسم کی بھلائی ان لوگوں کی اتباع میں ہے جو گزر چکے ہیں۔ اور ہر قسم کا شر ان لوگوں کی بدعات میں ہے جو پیچھے (بعد میں) آنے والے ہیں۔''

لیکن کچھ علم کے دعویدار ایسے بھی ہیں جو اس نسبت کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کہے: میں سلفی ہوں۔ گویا کہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں عقیدہ وسلوک اور عبادت میں اس راہ پر قائم ہوں جس پر سلف صالحین قائم تھے۔''

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس جیسے انکار سے اس صحیح اسلام سے برأت لازم آتی ہے جس پر سلف صالحین قائم تھے اور جن کے بڑے اور سردار جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ جیسا کہ صحیح اور متواتر حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خیر الناسِ قرنِی ثم الذِین یلونھم ثم الذِین یلونھم))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔"

کسی بھی مسلمان کے لیے سلف صالحین کی طرف نسبت رکھنے سے برأت کا اظہار کرنا جائز نہیں۔ جب کہ اگر انسان کسی بھی دوسری نسبت سے انکار کرے گا تو کسی بھی اہل علم کے لیے ممکن نہیں ہے کہ اس پر کفر یا فسق کی نسبت دھرے۔ اور جو انسان اس قسم کی نسبت کا انکار کرتا ہے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ کسی بھی عقدی یا فقہی مذہب کی طرف نسبت نہ رکھے۔

ایسا انسان یا تو اشعری ہوگا یا پھر ماتریدی ہوگا۔ اور یا وہ اہل حدیث ہوگا یا حنفی ہوگا یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہوگا جو کہ اہل سنت والجماعت کے مسمی میں داخل ہوگا۔ مگر اس کے ساتھ ہی جو کوئی اشعری مذہب یا مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی طرف نسبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو ایسے اشخاص کی طرف منسوب کرتا ہے جو کہ معصوم نہیں اس میں کوئی شک وشبہ والی کوئی بات نہیں۔ اگر چہ ان میں ایسے علما بھی ہیں جو کہ حق پر ہیں۔ مگر ہائے افسوس کہ جس طرح سلفی نسبت کا انکار کیا جاتا ہے ایسے ہی غیر معصوم افراد کی طرف نسبت رکھنے کا بھی انکار کیا جائے۔

جب کہ وہ انسان جو کہ سلف صالحین کی طرف نسبت رکھتا ہے وہ اپنی نسبت عموماً معصوم کی طرف کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نجات یافتہ فرقہ کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: "وہ اس راہ پر مضبوطی سے قائم ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔"

جو انسان اس راہ پر قائم ہو وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر قائم ہے۔ وہی یہ بات کہہ سکتا ہے: میں مسلمان ہوں اور کتاب وسنت پر کاربند اور سلف صالحین کے منہج پر چل رہا ہوں۔ یا پھر وہ مختصر الفاظ میں یوں ہی کہہ دے: میں سلفی ہوں۔

محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ:

ان لوگوں کی بات کو مبنی بر خطا قرار دیتے ہیں جو کہتے ہیں: بیشک اہل سنت والجماعت تین قسم کے لوگ ہیں: سلفی اشعری اور ماتریدی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ فرماتے ہیں: ایسا کہنا غلط ہے۔ہم کہتے ہیں: سارے لوگ اہل سنت والجماعت کیسے ہوسکتے ہیں جب کہ ان کا آپس میں بہت اختلاف ہے۔حق کے بعد تو صرف گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔اور یہ سبھی اہل سنت والجماعت کیسے ہوسکتے ہیں جب کہ یہ آپس میں ایک دوسرے پر رد کرتے ہیں۔ ایسا بالکل ممکن نہیں۔ ایسا صرف اس صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب دو مختلف چیزوں کے مابین جمع ہوجانا ممکن ہو۔اگر ایسا نہ ہوتو پھر اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ ان گروہوں میں سے کوئی ایک گروہ ہی سنت اور حق پر قائم ہے۔وہ گروہ کون ہوسکتا ہے: اشعری؟ ماتریدی؟ یا پھر سلفی؟

ہم کہتے ہیں: جوکوئی سنت پر چل رہا ہو وہی اہل سنت ہے اور جوکوئی سنت کی مخالفت کررہا ہو وہ اہل سنت نہیں ہے۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ: سلف اہل سنت والجماعت ہیں۔ یہ وصف کسی اور پر کبھی بھی صادق نہیں ہوسکتا۔کلمات کا اعتبار ان کے معانی کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم سنت کی مخالفت کرنے والے کا نام اہل سنت رکھ سکتے ہیں؟ کیسا ایسا کرنا ممکن ہے؟

اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ان تینوں گروہوں کے بارے میں کہیں کہ یہ تینوں گروہ ایک ہی چیز ہیں اور ان کا اجماع واتفاق کیسے ممکن ہے؟

اہل سنت والجماعت ہی معتقد اور ہر اعتبار سے وہ لوگ ہیں جو کہ قیامت تک نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی راہوں پر گامزن ہو وہی سلفی ہے۔"

نیز آپ عقیدہ سفاریہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

"اہل اثر کون لوگ ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جو آثار کی اتباع کرتے ہیں۔ جو کہ کتاب وسنت اور اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیروکار ہیں۔اور یہ وصف تمام فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ پر پورا آتا ہے اور وہ لوگ ہیں سلفی۔ جو کہ سلف صالحین رحمہم اللہ کے طریقہ کار پر مضبوطی سے کاربند ہیں۔"

نیز آپ اتحاف الکرام جو کہ کیسٹ کی صورت میں ہے اور یہ تقریر شیخ ربیع مدخلی کے لیکچر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعنوان: الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے بعد عنیزہ میں ریکارڈ کی گئی اس میں فرماتے ہیں:

''بیشک ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں کہ اس نے شیخ ربیع مدخلی کے لیے اس علاقہ کی زیارت آسان کردی تاکہ آپ بعض مخفی امور کو جان سکیں۔ اور ہمارے یہ برادر محترم؛ اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں اتباع حق کی توفیق دے آپ سلف صالحین کے طریقہ کار پر گامزن ہیں۔ سلفیت سے میری مراد کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو کہ دوسرے مسلمانوں کے خلاف قائم ہو۔ لیکن میری مراد وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے منہج کے اعتبار سے سلف صالحین کے طریقہ پر گامزن ہیں۔ خصوصاً توحید کے اثبات اور اس کی ضد کے رد میں۔''

علامہ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

آپ اپنی کتاب البیان میں ص ۱۳۰ پر فرماتے ہیں:

''یہ دونوں احادیث مبارکہ اتباع سلف اور دوسرے لوگوں کے مابین افتراق و انقسام اور تمیز کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔

سلف صالحین اور جو لوگ ان کی راہوں پر چلنے والے ہیں ہمیشہ سے اتباع سنت کی وجہ سے دوسرے بدعتی اور گمراہ فرقوں سے جداگانہ اور امتیازی حیثیت رکھتے چلے آئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اہل سنت و الجماعت اور اتباع سلف صالحین کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کی تالیفات اس سے بھری پڑی ہیں۔ اس لیے کہ یہ لوگ اہل سنت اور اتباع سلف کے مخالفین پر کھل کر رد کرتے ہیں۔''

نیز ص ۱۵۶ پر آپ فرماتے ہیں:

''سلفیت کو بطور مذہب اختیار کرنا کیونکر بدعت ہو سکتا ہے؟ جب کہ بدعت ایک گمراہی ہے۔ اور یہ بدعتی کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ یہی تو سلف صالحین کے متبعین ہیں اور ان کے مذہب کی اتباع کرنا قرآن و سنت کی روشنی میں واجب ہے۔ یہی راہ حق و ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾ [التوبة: ١٠٠]

''اور پہلے سبقت لے جانے والے مہاجر و انصار اور وہ جنہوں نے ان کی پیروی کی بھلائی کے ساتھ، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور یہ سب راضی ہو گئے اللہ سے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی اتباع واجب ہے۔''

پس سلف صالحین کے مذہب کی اتباع کرنا عین سنت ہے اس میں کوئی بدعت والی بات نہیں۔ بدعت تو وہ لوگ کر رہے ہیں جو دوسرے لوگوں کے مذاہب پر چل رہے ہیں۔

آپ (رمضان) بوطی پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس کا یہ کہنا کہ یہ سلفی تفسیر ہے اور یہ کہ اس سے ایک متعین زمانہ مراد ہے کوئی جماعت مراد نہیں۔ یہ ایک اچھوتی اور باطل تفسیر ہے۔ کیا کسی متعین زمانے کے لیے سلفیت کا اطلاق کیا جا سکتا ہے؟

بشریت میں سے کسی ایک نے بھی آج تک ایسی بات نہیں کہی۔ بلا شک و شبہ سلفیت کا اطلاق اس اہل ایمان کی جماعت پر ہوتا ہے جس نے اسلام کے عصر اول کا زمانہ پایا اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا التزام کرتے رہے۔ یہ لوگ مہاجرین و انصار اور ان کے بعد تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین پر مشتمل ہیں۔ جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔''

یہ تو ایک جماعت کے اوصاف ہیں زمانے کے کسی مرحلہ کی صفت نہیں۔

اور ایسے ہی جب رسول اللہ ﷺ نے افتراق امت کا ذکر کیا تو فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقہ کے۔

یہ فرقہ وہی ہوگا جو کہ سلف صالحین کے منہج پر قائم ہوگا اور اسی راہ پر چل رہا ہوگا۔اس لیے کہ اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''یہ فرقہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ پر ہوں گے جس پر آج کے دن میں اور میرے صحابہ کرام قائم ہیں۔''

تو پتہ چلا کہ ایک سلفی جماعت بہت پرانی جماعت ہے۔ اور دوسری جماعت بعد میں آنے والے وہ لوگ ہیں جو ان قدما کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور ان کا منہج اپنائے ہوئے ہیں۔اور کچھ جماعتیں اس کی مخالف ہیں جنہیں جہنم کی آگ کی وعید سنائی گئی ہے۔

اور ۱۴۱۶ہجری میں حوطہ سدیر میں التحذیر من البدعۃ کے عنوان کے تحت ایک لیکچر میں آپ نے ارشاد فرمایا:

''سلفیت ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ یہی لوگ اصل میں اہل سنت والجماعت ہیں۔ یہ دیگر گروہوں میں سے کوئی گروہ نہیں۔جنہیں آج کل کے دور میں گروہ یا دھڑے کہا جاتا ہے۔ بلکہ یہی لوگ جماعت ہیں۔ وہ جماعت جو کہ سنت اور صحیح دین پر قائم ہیں۔ یہی اصلی اہل سنت والجماعت ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لا يـزال مِـن أمتِي أمة قائِمة بأمرِ اللّٰهِ ما يضرهم من كذبهم ولا من خالفهم حتى يأتِي أمر اللّٰهِ وهم على ذلِك))

''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا اور ان کو جھٹلانے اور مخالفت کرنے والے نقصان نہیں پہنچائیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی ان میں ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ نجات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانے والے کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔"

پس سلفیت وہ جماعت ہیں جو نبی کریم ﷺ کے اس مسنون طریقہ پر کار بند ہیں جس پر صحابہ کرام کار بند تھے۔ یہ دیگر معاصر گروہوں کی طرح کا کوئی گروہ نہیں۔ بلکہ یہ وہ قدیم جماعت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے عصر مبارک سے چلی آرہی ہے۔

سلفی نام رکھنے میں جب کہ وہ حقیقت پر مبنی ہو کوئی حرج نہیں۔ جب صرف زبانی دعوی ہو تو پھر ایسے کرنا جائز نہیں۔ یہ نام وہی رکھ سکتا ہے جو اہل سنت والجماعت کے مذہب پر ہو اور مخالفین کو ترک کرتے ہوئے ان کے منہج پر کار بند ہو۔

ہاں وہ شخص جو کہ یہ چاہتا ہو کہ وہ سلف صالحین کے منہج کے ساتھ زمانے بھر کی تمام گمراہیاں بھی جمع کر دے تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح صرف اسی راستے پر چلتے ہوئے ہو سکتی ہے جس پر چلتے ہوئے امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی۔" (الجواب المفيد عن أسئلة المنهج الجديد ص: ١٦)

نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:

"سلفی منہج سے مقصود وہ منہج ہے جس منہج وعقیدہ منہج سلیم اور ایمان صادق تمسک بالاسلام اور عقیدہ و شریعت پر اس امت کے سلف صالحین صحابہ کرام تابعین عظام ائمہ اعلام علم و سلوک اور ادب کے اعتبار سے کار بند تھے۔ یہ منہج اہل بدعت اور منحرف لوگوں کے برعکس ایک دوسری چیز ہے۔

سلف صالحین کے اس منہج کے نمایاں ترین داعیوں میں سے ائمہ اربعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد اور شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب اور ان کے شاگرد رحمہم اللہ اور دوسرے لوگ شمار ہوتے ہیں۔ یہ سلفیت نام اہل حق اور اہل باطل کے مابین امتیاز اور تفریق کے لیے رکھا گیا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد امان جامی رحمہ اللہ الصفات الالٰہیہ میں ص ۶۴، ۶۵ پر فرماتے ہیں:

اس سابقہ تفصیل کے بیان کرنے کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ اب سلفیت ایک معروف اصطلاح بن گئی ہے جس کا اطلاق نسل اول کے لوگوں پر اور حصول علم میں اور اس کے فہم اور اس علم کی طرف دعوت میں ان کی اتباع کرنے والوں پر ہوتا ہے۔یعنی اب یہ اصطلاح کسی خاص عہد کے لوگوں کے ساتھ مختص نہیں رہی۔ اور یہ سمجھنا واجب ہو جاتا ہے کہ اس اصطلاح کا مدلول بھی زندگی کی طرح مستمر ہے۔ اور ضرورت کے تحت فرقہ ناجیہ کو علمائے حدیث وسنت میں محصور سمجھا جاتا ہے۔ اور یہی اس منہج پر چلنے والے لوگ ہیں۔ اور یہ منہج قیامت تک باقی رہے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: "میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا اور ان کو جھٹلانے اور مخالفت کرنے والے نقصان نہیں پہنچائیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا (یعنی قیامت آ جائے گی) اور وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے۔"

شیخ بکر بوزید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنی کتاب حکم الانتماء میں فرماتے ہیں:

"جب کہا جائے: سلف یا سلفی تو یہاں پر یہ نسبت سلف صالحین کی طرف ہوتی ہے۔ سلف صالحین سے مراد تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام اور وہ لوگ ہیں جو کہ خواہشات کے پیچھے نہیں پڑے بلکہ منہج نبوت پر ثابت قدم رہے اسی وجہ سے انہیں سلف صالحین کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔ اور انہیں سلف یا سلفی کہا گیا۔ ان کی طرف منسوب لوگوں کو بھی سلفی کہتے ہیں۔

لفظ سلف یعنی سلف صالحین عند الاطلاق اس لفظ سے مراد ہر وہ انسان ہے جو صحابہ کرام کی اقتدا میں چلنے والا ہو۔ حتی کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی۔ اہل علم کے نزدیک یہ کلمہ اسی معنی میں لیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نسبت کا کوئی ایسا خاکہ یا خدوخال نہیں جو اسے کتاب وسنت کے مقتضی سے نکال باہر کرے۔ یہ نسبت ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی نسل اول سے ٹوٹی نہیں۔ بلکہ یہ نسبت ان سے ہی شروع ہوتی ہے اور ان کی طرف ہی لوٹ کر جاتی ہے۔ رہ گئے وہ لوگ جو نام یا کام اور خدوخال کے اعتبار سے اس کے مخالف ہیں تو ان پر اس اصطلاح کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ بھلے وہ سلف کا زمانہ پا چکا ہو اور ان کے ساتھ وقت گزار چکا ہو۔" (حکم الانتما ص: ۳٦)

مملکت سعودی عرب اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے ایک سلفی مملکت ہے۔ اور ان کی دعوت سلفی دعوت ہے۔ امام عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: "بیشک میں ایک سلفی آدمی ہوں۔ میرا عقیدہ سلفی عقیدہ ہے جس کے مقتضی کی روشنی میں میں کتاب و سنت پر چلتا ہوں۔"

اور اسی تقریر کے دوران آپ نے یہ بھی فرمایا:

"لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم سلفی ہیں۔ اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے ہیں۔ ہمارے اور مسلمانوں کے مابین ایک مشترک چیز ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت۔"

آپ کے بارے میں محدث علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ عمدۃ التفسیر کے مقدمہ ارے پر فرماتے ہیں:

"امام اہل السنۃ محی مذہب السلف اور اسلامی نشاۃ ثانیہ کے محرک اولین ......"

پھر بادشاہ و امراء اس مبارک ملک میں اسی منہج پر چلتے رہے۔ اور ایسے ہی خادم الحرمین الشریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز اور ولی عہد امیر سلمان اور ان کے اعوان واخوان (مددگار وانصار) ہمیشہ اس ملک میں علی الاعلان کہتے رہے ہیں کہ وہ سلفی ہیں اور سلفیت ہی امام محمد بن عبدالوہاب اور امام محمد بن سعود رحمہما اللہ کے دور سے اس ملک کا مختار مذہب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اس کا اعلان کئی بار امیر مرحوم جناب شہزادہ نائف بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

جناب عزت مآب شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں: ”ہاں! ہم سلفی ہیں اور ہم ہمیشہ سلفی ہی رہیں گے۔“

ولی عہد جناب شہزادہ نائف بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مملکت سعودی عرب۔

ان کی تقریر ہم نے سنی جو کہ آپ نے السلفی منہج شرعی ومطلب وطنی کے عنوان کے تحت منعقد ہونے والی کانفرس میں کی تھی؛ یہ کانفرس جامع الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض میں منعقد ہوئی تھی۔ اور اخباروں میں بیان پڑھا کہ آپ نے فرمایا جو کہ ایک سچی بات اور روشن کلمات ہیں فرمایا:

”الحمد للہ! یہ ملک سعودی عرب سلف صالحین کے منہج پر قائم ہوا تھا اور قائم ہے۔ اور جب تک باقی رہے گا اسی منہج پر باقی رہے گا۔ الحمد للہ یہ ایک حقیقت ہے صرف دعوی نہیں۔ الحمد للہ کہ اس راہ میں جتنی بھی آزمائشیں آئیں اور جتنے امتحانات کا سامنا کرنا پڑے (ہم اسی منہج پر قائم رہیں گے)۔ جیسا کہ اس قسم کے امتحانات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی پیش آئے تھے مثلا غزوہ احد غزوہ احزاب اور غزوہ حنین میں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اس کی سنت رہی ہے تاکہ وہ گندوں میں اور پاکیزہ لوگوں میں فرق کردے۔ یہ ایسے امتحانات ہیں جن میں اہل ایمان ثابت قدم رہتے ہیں اور منافقین کو رسوائی اٹھانا پڑتی ہے۔“

آپ نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ:

”حقیقی سلفیت وہی ہے جو کتاب وسنت سے احکام اخذ کرتی ہے۔ اس طرح سے ہم ان تمام تہمتوں سے باہر آجاتے ہیں جو ہم پر لگائی جاتی ہیں۔ یہ راہ ان لوگوں سے بہت دور ہے جو صرف سلفیت کا دعوی کرتے ہیں۔ اس لیے کہ آج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل سلفیت کا دعویٰ کرنے والے بہت ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ دعویٰ دو چیزوں سے ہی سچ ثابت ہوسکتا ہے:

پہلی بات کہ حقیقی اور صحیح سلفی منہج کی معرفت حاصل کی جائے۔

اور دوسری بات کہ: اس منہج پر کاربند بھی رہنا چاہیے۔

اگر ایسا نہ ہو تو یہ صرف زبانی اور جھوٹے دعوے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور نہ ہی اس پر کوئی دلیل ان کے پاس موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

(التوبہ: ۱۰۰)

”اور سب سے پہلے سبقت لے جانے والے مہاجر و انصار اور وہ جنہوں نے ان کی پیروی کی اچھائی (اور اخلاص) کے ساتھ، اللہ راضی ہوگیا ان سب سے، اور یہ راضی ہوگئے اللہ سے، اور اس نے تیار فرما رکھی ہیں ان کے لیے ایسی عظیم الشان جنتیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی طرح طرح کی عظیم الشان نہریں، جہاں ان کو ہمیشہ رہنا نصیب ہوگا، یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔“

پس سلف صالحین وہ مہاجرین و انصار اور ان کے متبعین ہیں جو سچائی کے ساتھ اس منہج پر کاربند رہے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے اس منہج کی معرفت حاصل کی جائے تاکہ اس پر جہالت کی تہمت نہ آئے۔ اور یہ کہ اس منہج کو مضبوطی سے پکڑے رہے اور اس راہ میں صبر کرے۔ اسے جتنی بھی پریشانیاں اور مشکلات پیش آئیں اور جتنی بھی تکلیف اٹھانا پڑے وہ صبر کرے اور بعد میں آنے والے لوگوں نے اعتقادات اور عبادات میں جتنی بھی بدعات ایجاد کی ہیں ان سب سے برأت کا اظہار کرے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک ہے آپ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فإنه من يعش منكم يرى اختلافا كثيرا وإياكم ومحدثات الأمور فإنها ضلالة . فمن أدرك ذلك منكم فعليه بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ۔ وإياكم والأمور المحدثات فإن كل بدعة ضلالة))

"بے شک تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میرے اور خلفائے راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔ تم لوگ اس (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو۔ بدعات سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔"

حقیقی سلفیت غلو افراط وتفریط اور تساہل وانحلال سے اور ان تمام لوگوں سے بری ہے جو نرمی کے نام پر سستی اور چشم پوشی کی اور جو لوگ دین اور تمسک کے نام پر شدت پسندی کی طرف بلاتے ہیں اور اس طرح کے اقدامات کو اپنا منہج سمجھتے ہیں۔

کل یدعی وصلا بلیلی
ولیلی لا تقر لھم بذاکا

پھر آپ نے فرمایا:

یہ مبارک ملک اپنے روز اول سے امام محمد بن سعود رحمہ اللہ کے ہاتھ پر امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ سے معاہدہ کی روشنی میں سلفی منہج پر قائم ہوا ہے۔ اور ہم آج کے دن تک اس چیز کو اپنے لیے شرف وعزت سمجھتے ہیں۔ ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں:

یہ ملک پسماندگی اور فقر وفاقہ کا شکار تھا۔ دینی اور دنیاوی طور پر گروہ بندی میں مبتلا تھا۔ عقیدہ اور عبادت کے لحاظ سے یہ لوگ خلف کی راہوں پر گامزن تھے۔ اس ملک کی نہ ہی کوئی اہمیت تھی اور نہ ہی امن واستقرار۔

یہاں کے اکثر علماء عقیدہ میں خلف کے منہج پر قائم تھے۔ ان لوگوں میں کئی ایک خرافات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عبادت میں شرکیات پھیلے ہوئے تھے۔ حاکمیت کے لحاظ سے یہاں پر افراتفری اور درماندگی کا عالم تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس ملک پر امام محمد بن عبدالوہاب کے ہاتھوں دعوت توحید کے ذریعہ احسان فرمایا۔ ان کی مدد و حمایت امام محمد بن سعود رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ اس کے نتیجہ میں کتاب و سنت کے منہج پر یہ ملک معرض وجود میں آیا۔

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا:

یہ ملک ہمیشہ اس منہج پر قائم رہا۔ اور جب تک یہ اپنے تاسیسی منہج پر قائم رہیں گے الحمد للہ! اس وقت تک یہ ملک قائم و دائم رہے گا۔

اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ:

''اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو انسان اس ملک کے منہج پر قدح کرتا ہے یا ان کے متعلق شبہات کو ہوا دیتا ہے یا پھر ان پر تہمتیں لگاتا ہے وہ جاہل انسان ہے۔ ضروری ہوتا ہے کہ اس پر حقیقی صورتحال واضح کی جائے۔ اور میں یہ بات کہتا ہوں کہ: جب سے یہ مبارک ملک معرض وجود میں آیا ہے اس وقت سے ہمیں تہمتوں اور شبہات اور الزامات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ہمارے منہج کے متعلق شکوک و شبہات پھیلائے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی طرف سے کئی ایک تہمتوں اور شبہات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ان شبہات میں سے کچھ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کرتے ہوئے ان کا رد بھی کیا ہے۔ بالکل اسی چیز کا سامنا یہ ملک بھی اپنے روز اول سے کر رہا ہے۔ ہمیشہ سے ہمارے دشمن حاسدین منافقین اور اہل بدعات و خرافات اس قسم کی حرکتیں کرتے رہے۔ جیسا کہ تاریخ اور یہاں کے علماء اس بات کی گواہی دیتے ہیں؛ یہ سلسلہ امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے دور سے آج تک چلا آ رہا ہے۔ آپ چاہیں تو محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف الشبہات اور اس کے علاوہ دوسری کتابیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر دیکھ لیں ان کتابوں میں ان شبہات اور الزامات اور تہمتوں کا جواب دیا گیا ہے۔"

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا:

"آج اس یونیورسٹی کا یہ کانفرنس منعقد کرنا بھی اس منہج کے حقائق اور اصل صورت کو بیان کرنے کا ہی ایک حصہ ہے جس پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے لگائے گئے الزامات اور تہمتوں اور شبہات کا جواب اور رد اور غلط مفاہیم کی اصلاح ہے؛ جیسا کہ: تکفیر غلو اور ارہاب اور دوسری چیزیں۔ اور ہم پر واجب ہوتا ہے کہ ہم تمام لوگ مل کر ان حملوں کے جواب میں کھڑے ہوں۔

اور ہمیں چاہیے کہ ان شبہات اور باطل اقاویل جھوٹے پروپگنڈوں کا کھل کر رد کریں۔ اور ان الزامات کے جھوٹ ہونے کو بیان کیا جائے۔

میں کہتا ہوں: الحمد للہ! یہ تمام باتیں باطل اور فقط شبہات ہیں۔ جنہیں اس دعوت کے علما اور دنیا بھر کے دیگر ممالک کے ان کے برادر علما نے اپنی کئی ایک کتابوں میں خوب اچھی طرح سے رد کیا ہے۔ یہ کتابیں طبع شدہ اور متداول ہیں۔ میں جامعہ الامام کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ دوبارہ سے ان کتابوں کی اشاعت کریں۔ اور انہیں لوگوں میں تقسیم کریں۔ اور اس عمل کو اس مبارک کانفرنس کے اتمامی عمل کے طور پر انجام دیں۔

اور جو کوئی بھی اس دعوت کی راہ میں آڑے آیا اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

الحمد للہ! کہ اس دعوت کو دنیا بھر کے ثقہ علماء کی حمایت حاصل رہی ہے۔ جیسا کہ شام؛ مصر اور ہند سوڈان اور یمن اور دوسرے ممالک میں بھی مختلف جماعتیں کھڑی ہوگئیں جو اس دعوت کے مبارک منہج پر چلتے ہوئے لوگوں میں دعوتِ توحید پیش کرنے لگے۔ جیسا کہ ہندوستان میں جماعت اہل الحدیث اور مصر اور سوڈان اور بعض دوسرے ممالک میں انصار السنہ اور یمن میں جماعت اہل سنت و توحید۔ اس طرح سے مکاروں کی مکاریاں ناکامی کا سامنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے ان کے ہی گلے کا پھندا بن گئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ﴾ (الصف : ۸)

''یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔''

پھر آپ نے فرمایا:

''برادران گرامی القدر! میں آپ کو پورے وثوق کے ساتھ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے حکم سے یہ ملک اس سیدھے اور سلفی منہج پر قائم رہا ہے اور ہمیشہ اس منہج پر قائم رہے گا۔ اس سے ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ اور نہ ہی ہم اس پر کسی قسم کی سودا بازی کریں گے۔ یہ منہج عزت وتوفیق اور سر بلندی کا سرچشمہ اور مصدر ہے۔ اور یہی منہج تعمیر وترقی اور تقدم کا مصدر بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس منہج میں بنیادی اصول پسندی بھی ہے اور عصر حاضر کے ساتھ ہم آہنگی بھی۔ یہ منہج دینی اور شرعی بھی ہے اور ایسا دنیاوی بھی جو کہ ترقی اور تمدن اور پر امن زندگی گزارنے اور آگے بڑھنے کے تمام تر اسباب اختیار کرنے کی اجازت اور ترغیب دیتا ہے۔ اس منہج میں دوسروں کے ساتھ پر امن رہنے اور ان کے حقوق کا احترام کرنے کی ترغیب ہے۔

میں کہتا ہوں:

''اس بیان میں شہزادہ جناب ولی عہد کی طرف سے اس ملک کے اہل سنت مسلمانوں اور پوری دنیا کے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ یہ ملک اسی منہج پر قائم رہے گا جس منہج کی بنا پر یہ معرض وجود میں آیا ہے۔ اس بیان میں ان منحرف لوگوں کے لیے انتہائی سخت مایوسی ہے جو چاہتے تھے کہ اس ملک کو سلفی منہج سے ہٹا کر دوسرے منحرف اور باطل مناہج پر لگا دیا جائے۔ وہ مناہج جو مختلف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتوں اور گروہوں کے اپنی طرف سے وضع کردہ ہیں۔ وہ لوگ جو اہل سنت میں تفرقہ ڈال کر ان میں صوفیت اور دوسری بدعات وخرافات داخل کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہیں اعتدال کی راہ سے ہٹا کر افراط وتفریط کی راہ پر لگانا چاہتے ہیں۔ افراط وتفریط جو کہ جہلا اور متشددین کی راہ ہے جس کے لیے ملحدین سوشلسٹ اور لیبرل ازم کی حامی طمع کی نظریں گاڑے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ عزت وتوقیر رفعت وسربلندی کا مصدر ومنبع یہی منہج ہے۔''

میں کہتا ہوں:

''اس بات کی گواہی ان حالات سے ملتی ہے جن کا سامنا اس ملک کے قیام سے قبل اس علاقہ کے لوگوں کو تھا۔ جہاں ہر طرف انارکی لاقانونیت افراتفری اور فقر وفاقہ اور بدامنی تھی۔''

شہزادہ محترم کا یہ فرمانا کہ: اس منہج میں بنیادی اصول اور عصر حاضر سے ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ: اس لیے کہ یہ دین ہر زمانے اور ہر جگہ کے لوگوں کے لیے کارآمد اور کارگر ہے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح اسی راہ پر چلتے ہوئے ہوسکتی ہے جس پر چلتے ہوئے اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی۔

اور شہزادہ محترم کا یہ فرمانا کہ: یہ منہج دینی اور شرعی بھی ہے اور ایسا دنیاوی بھی جو کہ ترقی اور تمدن اور پرامن زندگی گزارنے اور آگے بڑھنے کے تمام تر اسباب اختیار کرنے کی اجازت اور ترغیب دیتا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ (المائدہ: ۳)

''آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کردیا۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَةِ﴾ (البقرة: ۱۹۵)

''اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

اور شہزادہ محترم کا یہ فرمانا کہ: اس منہج میں دوسروں کے ساتھ پر امن رہنے اور ان کے حقوق کا احترام کرنے کی ترغیب ہے۔

میں کہتا ہوں:

''یہ اللہ تعالیٰ کے اس بیان کی تفسیر کو متضمن ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾ (البقرة: ۱۹۰)

''اور زیادتی نہ کرنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو قطعا پسند نہیں کرتا۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَھُمْ﴾ (التوبة: ۷)

''تو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (المائدة: ۸)

''اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مشتعل نہ کر دے کہ تم عدل کو چھوڑ دو۔ عدل کیا کرو، یہی بات تقویٰ کے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا یَنْھٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ﴾

(الممتحنة: ۹)

''اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو نہ تم سے دین کے بارے میں لڑے اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اس بات سے کہ تم ان سے بھلائی کرو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے حق میں انصاف کرو۔ اللہ تو یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ شہزادہ محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اقوال کو ان کے میزان حسنات میں جگہ دے۔

منہج سلفی میں خلل اندازی؟

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جو لوگ اپنے اموال اور دوسرے اطراف سے حاصل ہونے والے اموال اہل بدعت وخرافات پر خرچ کرتے ہیں اور اہل توحید کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعاون کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا تمام تر تعاون ان گروہوں اور جماعتوں کے ساتھ ہوتا ہے جو گروہ بندی کا شکار ہیں۔ یا پھر سلفیوں کو حزبیوں کو بھی کو اس حجت کے تحت دیتے ہیں کہ ان کے درمیان کو فرق نہیں کیا جانا چاہیے اور انہیں ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہیے۔ ان لوگوں کی باتیں ان منافقین کی باتوں سے مشابہت رکھتی ہیں جو کہا کرتے تھے:

﴿اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا﴾ (النساء: ٦٢)

"بیشک ہمارا ارادہ تو بھلائی اور باہمی موافقت کے سوا کچھ نہ تھا۔"

تمام مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اس چیز کا رد کریں اور صحیح سلفی منہج پر گامزن رہنے کے لیے شرک اور مشرکین سے برأت کا اظہار کریں۔ اور ان کے ساتھ اپنی عداوت کا اعلان کردیں۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں جتنی بھی مشکلات درپیش آئیں انہیں برداشت کریں۔ اس لیے کہ اہل شرک اور شرک سے برأت کے بغیر ہی صرف ایمان کا اظہار کرنا ہی کافی ہوتا تو ابو طالب عم رسول ﷺ کی طرح ہوتا جو کہا کرتا تھا:

"میں جانتا ہوں کہ محمد ﷺ کا دین تمام روئے زمین کے ادیان سے بہتر دین ہے۔ اگر لوگوں کی طرف سے ملامت اور طعنہ زنی کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح طور پر اس کا اطاعت گزار پاتے۔"

طاغوت کا انکار کرنا ایمان باللہ کے اظہار سے پہلے ضروری ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کسی جگہ میں کوئی چیز داخل کرنے کے لیے اس جگہ کا اس کی مخالف اشیا سے پاک کیا جانا بہت ضروری شرط ہے۔ جس طرح دو محسوس اور مجسم مخالف چیزیں ایک جگہ پر جمع نہیں ہوسکتیں۔ ایسے ہی دو مخالف قسم کے عقائد اور ارادے بھی ایک جگہ پر جمع نہیں ہوسکتے۔ جب دل باطل عقیدہ اور اس کی محبت سے بھرا ہوا ہو تو اس میں حق عقیدہ اور اس کی محبت کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرة: ٢٥٦)

"اب جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ ایمان پر لائے تو اس نے ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں؛

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ﴾ (الممتحنة: ٤)

"تمہارے لیے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہا کہ: "ہم تم سے قطعی بیزار ہیں اور ان سے بھی جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو؛ ہم تمہارے دین کے منکر ہیں؛ اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بیر پیدا ہو چکا تا آنکہ تم اللہ اکیلے پر ایمان لے آؤ"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچے سلفی کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ وہ محرمات کو دل و جان سے چھوڑ دے واجبات کو ادا کرے اور دشمنان دین سے جہاد کرے۔ اور اس راستے کے مصائب برداشت کرے۔ جب ان لوگوں سے لڑائی لڑنا واجب ہے تو پھر ان گرہوں اور دھڑوں سے برأت کا اظہار کرنا بھی واجب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(المجادلة: ٢٢)

"تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہو خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا؛ اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو، اللہ تعالیٰ کی جماعت والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔"

اور اس راستہ میں صبر کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ﴾ (العنكبوت: ٢)

"کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔"

اور دین کا مذاق اڑانے والوں سے دور رہنا بھی واجب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ (النساء: ١٤٠)

"وہ اپنی کتاب میں یہ حکم پہلے نازل کر چکا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات الہیہ کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو وہاں ان کے ساتھ مت بیٹھو تاآنکہ یہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو جاؤ گے۔"

اور یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی خواہشات کی اتباع نہ کرے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ﴾ (البقرة: ١٢٠)

"اور اگر آپ علم آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے تو آپ کو اللہ سے بچانے والا کوئی حمایتی یا مددگار نہ ہوگا۔"

حق بات اور اہل حق (سلفیوں) کی نصرت کرنا اور کفار کی طرف کسی قسم کا میلان نہ رکھنا اور ان کی مدد سے ہاتھ کھینچنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ (هود: ١١٣)

"ان لوگوں کی طرف نہ جھکنا جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی آگ آ لپیٹے گی۔"

پس ان کے ساتھ بود باش رکھنا ان کی اطاعت گزاری کرنا ان کی تائید کرنا اور مسلمانوں کے دستور و قانون قرآن کریم کو چھوڑ کر ان کے قوانین اور دساتیر کے مطابق اپنے جھگڑوں کے فیصلے کروانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ مومنین کے راستہ کی اتباع کرنا ان سے محبت رکھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور موالات رکھنا اور قومیت وطن پرستی لسانیت قبیلہ پرستی کو پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشت ڈالنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مطلق اطاعت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس کی شریعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھا جائے دین اور اہل دین سے محبت رکھی جائے۔ دنیا کو کسی طرح بھی آخرت پر ترجیح نہ دی جائے۔ اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تمام تر نصوص پر ایمان رکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے ہوئے آپ کا ادب کیا جائے۔ اور ایمان کے چھ ارکان پر پختہ ایمان رکھا جائے۔ تکفیر اور اہل تکفیر اور ان کے افکار اور دہشت گرد گروہوں سے دوری اختیار کی جائے۔ عقیدہ اور عبادت اور شرعی معاملات کے احکام اور نظام زندگی میں کوئی تفریق نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کیا جائے۔ کفار کی مشابہت اختیار نہ کی جائے۔ اور اختلاف اور تفرقہ بازی سے دور رہیں۔ اسلام کے ارکان پر چلتے ہوئے حق کی اتباع کا خوب اہتمام کریں۔ اور جاہلیت کے دعووں سے دور رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وہ ہم میں سے نہیں جو کوئی اپنے گال پیٹے اور اپنا گریبان چاک اور جاہلیت کے سے دعوے کرے۔ (جاہلیت کی طرح کا رونا روئے)" (متفق علیه)

سلفیت کے رہنما اصول:

سلفیت کا ایک رہنما اصول: سختی سے اجتناب کرتے ہوئے آسانی پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ (الشرح: ٥، ٦)

"بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"

حدیث شریف میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو دو میں سے کسی ایک کام کا اختیار دیا جاتا تو آپ آسان کام کو پسند فرماتے جب تک کہ اس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہوتی۔

اسلام تنگی کا نہیں آسانی کا دین ہے۔ یہ خیر و بھلائی کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور تم میں سے ایسی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے۔''

دین بھلائی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

''اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔''

دین صلہ رحمی؛ نیکی و بھلائی احسان اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی دھوکا بازی حرج و تنگی اور بوجھ و تکلیف کا خاتمہ کرتا ہے۔ اس لیے کہ یہ دین محبت اور بھائی چارے کا دین ہے۔ یہ مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اچھے برتا کا دین ہے جس میں کسی پر ایمان قبول کرنے کے لیے کوئی سختی کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (الکهف: ٢٩)

''اب جو چاہے اسے مان لے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔''

جو کوئی کسی ذمی کو بھی تکلیف دے تو اس ذمی کی طرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھگڑا کرنے والے رسول اللہ ﷺ ہوں گے۔ یہ دین کفار کے ساتھ بھی اچھے معاملات کرنے کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (الممتحنة: ٨)

''اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو نہ تم سے دین کے بارے میں لڑے اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالے، اس بات سے کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو۔ اللہ تو یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران: ٦٤)

''آپ ان سے کہیے: اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے۔ یہ کہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، نہ کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو رب بنائے اگر وہ اس بات سے منہ موڑیں تو ان سے کہیے کہ: گواہ رہو کہ ہم تو اس کے فرمانبردار ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ (البقرة: ٢٥٦)

''دین میں کوئی زبردستی نہیں؛ ہدایت گمراہی کے مقابلہ میں بالکل واضح ہو چکی ہے۔''

بیشک یہود و نصاریٰ نے اسلام کے سائے میں مسلمانوں کے ساتھ صدیوں بہت اچھی زندگی گزاری۔ ان میں سے کوئی ایک اگر اسلام کے خلاف برسرِ پیکار نہ ہوتا تو اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دی جاتی۔ ہاں جو لوگ اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہوتے تو ان کے ساتھ جنگ لڑی جاتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الممتحنة: ٩)

''اللہ تعالیٰ تو تمہیں صرف ان لوگوں سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اور تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی، اس بات سے کہ تم انہیں دوست بناؤ۔ اور جو انہیں دوست بنائے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرة: ١٩١)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر وہ تم سے لڑائی کریں تو پھر ان کو قتل کرو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔''

یہ دین لوگوں کو جنت میں داخل ہونے اور جہنم کی آگ سے دور ہونے کی دعوت دیتا ہے۔اپنے ماننے والوں کو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۞ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ﴾ (زلزال : ۸۷)

''چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی﴾

(اللیل : ۵۔۷)

''پھر جس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) مال دیا اور پرہیز گاری اختیار کی۔اور بھلی باتوں کی تصدیق کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (البقرۃ : ۱۰۹)

''انہیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو تا آنکہ اللہ تعالیٰ خود ہی اپنا حکم بھیج دے۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس انسان پر رحم فرمائیں جو خرید و فروخت کرنے میں مطالبہ کرنے میں اور مطالبہ کیے جانے میں نرم رو ہو۔'' (البخاری : ۲۰۷۶)

اسلام آسانی جود و کرم؛ سخاوت اور مہربانی و احسان کی دعوت دیتا ہے اور لوگوں پر فسق و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجور (یا تکفیر) کے فتوے لگانے سے منع کرتا ہے۔ اسلام ثابت قدم رہنے اور لوگوں کے عذر قبول کرنے؛ اطمینان؛ شرح صدر اور نیک فال اور خندہ جبینی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور جو کچھ گزر چکا اس میں قضا و تقدیر پر راضی رہنے کا حکم دیتا ہے۔ خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا ہر ایک کو سلام کرنا اچھی طرح سے استقبال اور گفتگو کرنا ہاتھ ملانا بڑوں کا ادب و احترام کرنا چھوٹوں پر شفقت کرنا پیار و محبت سے پیش آنا۔ لوگوں کے ساتھ نرمی سے میل جول رکھنا صداقت و حکمت اور عدل و انصاف حلم و تحمل برائی کرنے والوں کو معاف کرنے اور اچھے اخلاق سے پیش آنے کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ (البقرۃ: ۲۵۶)

"دین میں کوئی زبردستی نہیں؛ ہدایت گمراہی کے مقابلہ میں بالکل واضح ہو چکی ہے۔"

جو انسان اپنے بھائی کی غلطی معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطی معاف کر دیتے ہیں۔ یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ تمام گروہ جیسے کہ اخوانی سروری اور دوسرے لوگ فتنوں دہشت گردی اور مظاہرات اور حکام اور علما کے خلاف بغاوت کا سبب بنتے ہیں۔

جب کہ سلفی ایسی چیزوں سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہنے والے ہیں۔ اس لیے کہ ان کا بنیادی اصول پسندیدگی اور ناپسندیدگی میں حکمرانوں کی اطاعت گزاری ہے۔ بھلے حکمران ان پر ظلم بھی کریں اور ان پر جور و جبر کرتے ہوئے ان کا مال و اسباب بھی چھین لیں۔ جیسا کہ نصوص میں آیا ہے۔ اس لیے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنے اور نوجوانوں کو ان کے خلاف بھڑکانے میں بہت بڑا نقصان اور خطرناک فتنہ ہے۔

ذرا دیکھیں تو سہی! ان جماعتوں اور گروہوں نے اسلامی ممالک میں اللہ تعالیٰ کی سر زمین میں کتنا فتنہ و فساد مچایا۔ اللہ تعالیٰ تو کبھی بھی فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنے کا حق ہر ایک کو حاصل نہیں۔ یہ صرف اہل حل و عقد کا کام ہے۔ وہ اہل حل و عقد جو کہ علماء دین؛ فوجی قیادت؛ اہل رائے تجربہ کار لوگ اور عوام کی مصلحتوں اور خیر و شر کے جاننے والے ہوتے ہیں۔ اور پھر اس کا ہدف بھی صرف یہ ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین سر بلند و سرفراز ہو۔ اور شرعی احکام کو نافذ کیا جائے۔ دنیا دین کے تابع ہو۔ لیکن جو کچھ آج کل قوت اور اقتدار کی لالچ میں اسلامی ممالک میں ..ماعتیں اور تنظیمیں کر رہی ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

جب کہ سلفی حضرات ایسی چیزوں اور فتنوں سے بہت دور رہنے والے ہیں۔ بلکہ وہ امن و امان اور خیر و ایمان کا سبب ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں جیسا کہ ان کے مخالفین دعوے کرتے اور ان پر الزامات لگاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سرکاری علما ہیں۔ یہ بہت بڑی اور بری بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ یہ صرف اور صرف جھوٹی باتیں کرتے ہیں۔ یہ اتنے سادہ لوگ نہیں ہیں بلکہ ان کے عقیدہ و عمل اور طریقہ کار میں ان کے اسلاف ہیں جن کے نقش قدم اور علم و فہم پر یہ لوگ گامزن ہیں۔ پس اس صورتحال میں واجب ہوتا ہے کہ سلفیوں کو آشیر باد دی جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور مسلمانوں کے مابین سلفیت کی دعوت کو پھیلایا جائے۔ تاکہ لوگ خوش بختی کی زندگی گزار سکیں۔ اور ملکوں میں اسلام کی دعوت عام ہو دہشت گردی اور فتنوں کا خاتمہ ہو۔

ہم تمام پر واجب ہوتا ہے کہ ہم گروہ بندی اور دھڑے بازی کو چھوڑ کر اپنے علما کے نقش قدم پر چلیں۔ اور ہمارے جو بھائی حق بات کی طرف رجوع کر لیں تو ان کی غلطیوں کی اصلاح کریں اور ان کا عذر قبول کریں۔ ہم اہل سنت والجماعت ہیں جو پیار و محبت اور اجتماعیت کے داعی ہیں ہم ہرگز تفرقہ اور نفرت کے داعی نہیں۔ اور نہ ہی اہل بدعت اور فرقہ پرست ہیں۔

یہ باتیں میری اس چھوٹی سی کتاب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ یہ کتاب کبیر الفائدہ ہے۔ میں نے اس کتاب میں کسی بھی داعی اور مصلح کو برے الفاظ میں یاد نہیں کیا بلکہ گروہوں اور دھڑوں کے سربراہوں اور مرشدین کی غلطیوں کو دلیل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ یہ دلائل خود ان علما کے اقوال سے لیے ہیں جو کہ خود ان کی کتابوں تقاریر اور مقالات میں سے اخذ کیے گئے ہیں۔[آخر میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ:]

﴿اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ﴾ (هود: ۸۸)

''میں تو جہاں تک ہو سکے اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے توفیق نصیب ہونا تو اللہ ہی کے فضل سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مہربان ذات ہمیں قول وعمل میں اخلاص نصیب فرمائے۔ اور ہمیں حق کو حق کے صحیح روپ میں دیکھائے اور اس کی اتباع کی توفیق دے۔ اور باطل کو باطل کر دیکھائے۔ اور اس سے بچ کر رہنے کی توفیق دے۔ اور ہم پر حق و باطل کو ملتبس نہ کردے کہ کسی بھی چیز کی پہچان ہی نہ کرسکیں۔ آمین۔

وصلى الله تعالىٰ على نبينا
محمد و على آله و صحبه وبارك وسلم .

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دارالمعرفہ

دارالمعرفہ
الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
0321-4210145

Copyright (c) 2013-2020 "Dar-u-Marifa" All rights reserved